ماہنامہ
دختران اسلام
لاہور
جنوری 2021ء

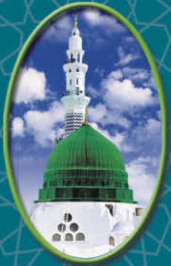

خدمتِ دین افضل ترین عمل ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خصوصی خطاب

woice
Women's Ownership, Intellectual Collaboration & Empowerment

الهداية
Let's Explore the Understanding of The Qur'an

منہاج القرآن ویمن لیگ
کا
یومِ تاسیس

مصطفوی
MSM SISTERS

eagers
Envisioning a Generation Enriched & Self-Reliant

عزم، استقامت اور خدمت دین کے 33 سال

اصلاحِ معاشرہ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کا دعوتی، تعلیمی اور تربیتی کردار

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام میلاد مہم 2020ء کی تصویری جھلکیاں

سنٹرل پنجاب A زون

سنٹرل پنجاب B زون

کشمیر زون

جنوبی پنجاب زون

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا

منہاج القرآن ویمن لیگ کے یوم تاسیس پر خصوصی پیغام

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ویمن امپاورمنٹ کے لئے 5 جنوری 1988ء کے دن منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی گئی، خواتین کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے ہم آہنگ کرنے اور ان کی علمی، فکری، دینی، اخلاقی تربیت اور خواتین کو حقیقی معنوں میں خاتونِ جنت سیدہ کائنات فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی سیرت و کردار کا عملی پیکر بنانے کے لئے عالمگیر تربیتی مساعی کا آغاز کیا گیا، الحمدللہ منہاج القرآن ویمن لیگ نے گزارتا 3 دہائیوں سے جاری اس سفر میں اپنے شاندار تنظیمی و تحریکی کردار اور فکری و نظریاتی جدوجہد سے منہاج القرآن ویمن لیگ کو عالم اسلام کی تنظیمی نیٹ ورک کے اعتبار سے خواتین کا سب سے بڑا نمائندہ اصلاحی فورم ثابت کیا، سماجی اصلاح کا فریضہ ہو یا محبت الٰہی کا حصول، عشق و ادب رسول ﷺ کا فروغ ہو یا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی دعوت منہاج القرآن ویمن لیگ نے ہر سطح پر خود کو منوایا ہے، یہ امر بھی باعث اطمینان و باعث مسرت ہے کہ منہاج القرآن ویمن لیگ نے ہر عمر کی خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے مثالی ذیلی ادارے قائم کئے ہیں جن میں ’’وائس‘‘، ’’ایگرز‘‘ قابل ذکر ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کے عالمگیر الہدایہ پراجیکٹ کے دعوتی، تربیتی نظام کے تحت شرق و غرب میں ہزاروں، لاکھوں خواتین مستفید ہو رہی ہیں، میں ویمن لیگ کے یوم تاسیس کے موقع پر اپنی تمام بیٹیوں کو ان کی شاندار کارکردگی پر مبارکباد دینے کے ساتھ ساتھ ان کی دینوی واخروی کامیابیوں کے لئے دعا گو ہوں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی

سابقہ اور موجودہ مرکزی قیادت اور فیلڈ کے تمام

عہدیداران اور کارکنان **خراج تحسین** کی مستحق ہیں جنہوں نے دین کی

سرفرازی کے سلسلہ میں بے پناہ قربانیاں دیں۔

اللہ رب العزت منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ تنظیمات کو اس مشن میں ہمیشہ

سرخروئی اور کامیابی عطا فرمائے اور تادم آخر اپنے **قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

کی رفاقت میں مصطفوی مشن کی جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظہ سحر عنبرین

(مرکزی ناظمہ دعوت وتربیت)

انیلہ الیاس ڈوگر

(مرکزی نائب ناظمہ منہاج القرآن ویمن لیگ)

منہاج القرآن ویمن لیگ کی

بہنوں نے ہر دور میں اپنی انتھک محنت سے ویمن لیگ کو پروان چڑھایا۔

ہم موجودہ مرکزی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہیں جنہوں نے

اس پرفتن دور میں مصطفوی مشن کے علم کو سربلند رکھا ہے اور

خواتین میں بیداری شعور کے لیے کوشاں ہیں۔

فرحت دلبر اعوان۔ فریدہ علی۔ اقراء اکرم۔ طاہرہ شکور۔ غزالہ رشید (فیصل آباد)

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 28 شمارہ: 1 / جمادی الاول / جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ / جنوری 2021ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
اُم حبیبہ

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت

نور اللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ سہیل، ڈاکٹر سعدیہ نصراللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعدیہ
مسز راضیہ نوید، سدرہ کرامت، مسز رافعہ علی
ڈاکٹر زیب النساء سرویا، ڈاکٹر نورین روبی

رائٹرز فورم

آسیہ سیف، ہادیہ خان، جویریہ سحر ش
جویریہ وحید، ماریہ عروج، سُمیّہ اسلام

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام ــــ فوٹو گرافی: قاضی محمود الاسلام

فہرس

اداریہ		
(منہاج القرآن ویمن لیگ کا 33 واں یوم تاسیس)		6
فکرِ شیخ الاسلام		
خدمتِ دین افضل ترین عمل ہے	مرتبہ: نازیہ عبدالستار	7
مرکزی ویمن لیگ کے تاثرات		14
MWL خواتین کی سب سے بڑی تعلیمی، تربیتی تحریک	سدرہ کرامت	18
منہاج القرآن ویمن لیگ کا سماجی کردار	عائشہ مبشر	22
محترمہ رفعت جبیں قادری کی مصطفوی مشن کیلئے خدمات	ارشاد اقبال	25
اسلام نے مرد و زن کی تفریق کیے بغیر حصولِ علم کو لازم قرار دیا	مسز حمیرا ناز	29
اصلاحِ معاشرہ، دعوتِ دین اور جدید ذرائع ابلاغ	تحریم رفعت	32
اصلاحِ معاشرہ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کا کردار	ڈاکٹر فرخ سہیل	35
علم اور تعلیم و تربیت کے فروغ میں MWL کا کردار	سعدیہ محمود	37
ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہے	سعدیہ کریم	40
سیدہ زینبؓ کی فکری محافظ منہاج القرآن ویمن لیگ	ام حبیبہ رضا	44
پرامن معاشرہ کی تشکیل میں خواتین کا کردار	سمیہ اسلام	46

مجلّہ دخترانِ اسلام میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر — مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت فی شمارہ -/35 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: www.minhaj.info E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ. (الحجرات، ۴۹: ۱۱)

”اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے وہ لوگ اُن (تمسخر کرنے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں ہی دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے وہی عورتیں اُن (مذاق اڑانے والی عورتوں) سے بہتر ہوں، اور نہ آپس میں طعنہ زنی اور الزام تراشی کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کے برے نام رکھا کرو، کسی کے ایمان (لانے) کے بعد اسے فاسق و بدکردار کہنا بہت ہی برا نام ہے، اور جس نے توبہ نہیں کی سو وہی لوگ ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! زیادہ تر گمانوں سے بچا کرو بے شک بعض گمان (ایسے) گناہ ہوتے ہیں (جن پر اُخروی سزا واجب ہوتی ہے) اور (کسی کے عیبوں اور رازوں کی) جستجو نہ کیا کرو اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کیا کرو، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے، سو تم اس سے نفرت کرتے ہو۔ اور (ان تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ کو بہت قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے“۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

فرمان نبوی ﷺ

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رضي الله عنه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ ﷺ إِلَّا سَمِعْتُهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي مَعَاجِمِهِ الثَّلَاثَةِ وَالْحَاكِمُ.

والطبراني في الكبير عن أبي أمامة ص ولفظه: قَالَ سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي...... فذكر الدعاء المذكور هنا.

”حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو دیکھا کہ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنتا: اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال اور اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال اور اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا“۔

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص ۳۴۴، ۳۴۵)

خواب

وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں
وہ قوم نہیں لائق ہنگامہ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے!

(کلیات اقبال، ضرب کلیم، ص:۱۰۲۴)

تعبیر

قائداعظم محمد علی جناحؒ نے مسلم وفد کی جانب سے غیر مبہم انداز میں یہ بات کہی کہ جب تک اقلیتی مسئلہ حل نہیں ہوجاتا کوئی دستور مرتب نہیں کیا جاسکتا۔

(گول میز کانفرنس، 26 نومبر 1931ء)

تکمیل

احیائے دین، فروغ اسلام کے اس مشن میں مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کی مدد اور معاونت کرتے ہیں۔ اگر بہنیں، بیٹیاں مصطفوی مشن کے لیے کام کررہی ہیں تو ان کے در پردہ ان کے والدین کی سپورٹ یا تعاون حاصل ہوتا ہے۔ اگر بیوی دین کا کام سرانجام دے رہی ہے تو شوہر کے تعاون کے بغیر وہ اس ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے سے قاصر ہے۔ اگر شوہر یا مرد یہ ذمہ داری ادا کررہا ہے تو بیوی تعاون کرتی ہے۔ جو افراد دین کے کام کرنے والوں کو سپورٹ کرتے ہیں تو وہ اس دین کے اجر میں برابر کے شریک ہیں اور گھر بیٹھے دین کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔۔ (ماخوذ از خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، ماہنامہ دختران اسلام جنوری 2021ء)

اداریہ

منہاج القرآن ویمن لیگ کا 33 واں یوم تاسیس

اللہ کا کروڑ ہا شکر ہے کہ منہاج القرآن ویمن لیگ نے اپنی تشکیل کی تین دہائیاں مکمل کر لی ہیں اور عجز و انکساری اور مسرت کے احساس کے ساتھ اپنا 33واں یوم تاسیس منا رہی ہے، گزرے ہوئے 33 سال کی یہ تاریخ جہاں کامیابیوں کے قابل فخر ابواب پر مشتمل ہے وہاں راہ حق کے اس سفر میں بہت سارے نشیب وفراز بھی آئے جنہیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سرپرستی، تربیت اور عملی فکری رہنمائی میں منہاج القرآن ویمن لیگ سے وابستہ قوم کی بیٹیوں نے بڑے باوقار انداز میں عبور کیا اور سرخرو ہوئیں، حضور شیخ اسلام دامت برکاتہم العالیہ نے آج سے 40 سال قبل ادارہ منہاج القرآن کے نام سے تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی تو اس وقت سے ہی اس تحریک کے بنیادی مقاصد کا تعین کر دیا گیا تھا، ان میں دعوت وتبلیغ دین، اصلاحِ احوال امت، تجدید و احیائے اسلام اور ترویج و اقامت دین سرفہرست تھے، ان مقاصد کے حصول کی جدوجہد کو مصطفوی انقلاب کا عنوان دیا گیا، تحریک منہاج القرآن کی بنیادیں رکھنے کے چھ سال کے مختصر عرصہ کے بعد منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھ دی گئی، الحمداللہ تحریک منہاج القرآن کے مقاصد کے حصول کے لئے منہاج القرآن ویمن لیگ نے جو خدمت دین انجام دی اس کی پذیرائی شیخ الاسلام سے لےکر تحریک کے ہر ذمہ دار اور عہدیدار نے کی جو ویمن لیگ کی ذمہ داران اور کارکنان کے لئے ایک ایسا اعزاز ہے جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے وہ کم ہے، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ اور حیائے اسلام کے عالمگیر مقصد کے حصول کی جدوجہد میں خواتین کو خصوصی حیثیت اور مقام دیا اور اسلامی تہذیب کی درخشندہ روایات کو زندہ کرنے کے لئے فکری و نظریاتی اور علمی و عملی جدوجہد میں خواتین کو شریک کار بنانے کے لئے 5 جنوری 1988 کو منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی، منہاج القرآن ویمن لیگ کو عالم اسلام کی تنظیمی نیٹ ورک کے اعتبار سے خواتین کی سب سے بڑی نمائندہ اصلاحی تحریک ثابت کیا جو دنیا کے 30 سے زائد ممالک میں اپنا موثر وجود رکھتی ہے، سماجی اصلاح کا فریضہ ہو یا محبت الٰہی کا حصول منہاج القرآن ویمن لیگ نے ہر سطح پر خود کو منوایا ہے اور منہاج القرآن ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے تعلیم و تربیت پانے والی ہزاروں، لاکھوں خواتین مثالی اسلامی معاشرہ اور خاندان کو تشکیل دینے میں اپنا فعال اسلامی کردار ادا کر رہی ہیں، 33ویں یوم تاسیس کے موقع پر تحدیث نعمت کے طور پر کہہ رہی ہیں کہ منہاج القرآن ویمن لیگ اپنے قیام کے بام عروج پر ہے اور اصلاح احوال اور سماجی زندگی کے ہر شعبہ میں اپنا فعال کردار ادا کر رہی ہے، منہاج القرآن ویمن لیگ نے دعوت و تربیت کے مختلف شعبہ جات کے تحت جن میں ایم ایس ایم سسٹرز، ایگرز، عرفان الھدایہ، وائس، دختران اسلام، سوشل میڈیا، منہاجین فورمز کے ذریعے ہر طبقہ فکر کی خواتین کو فکری، عملی، تعلیمی، تربیتی، اخلاقی رہنمائی مہیا کی ہے، عرفان الھدایہ کے ذریعے خواتین اور بچوں کو قرآن سے محبت کرنا سکھایا، ایگرز کے ذریعے بچوں کی اخلاقی، دینی تربیت کی، ایم ایس ایم سسٹرز کے ذریعے طالبات کو اسلام کی قدیم و جدید اقدار سے ہم آہنگ کیا، سوشل میڈیا کے ذریعے مشن اور انسانیت کی خدمت کو ایک نئے اسلوب کے ساتھ پیش کیا، دختران اسلام کے ذریعے منہاج القرآن اور شیخ اسلام کی فکر کی اشاعت کی اور اس تجدیدی فکر کو گھروں کی دہلیز تک پہنچایا۔ یوم تاسیس کے اس تاریخی موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ کی ہر سطح کی عہدیداران، ذمہ داران، کارکنان، رفقیان، وابستگان، نمائندگان کو صدق دل سے مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔

فکرِ شیخ الاسلام

خدمتِ دین افضل ترین عمل ہے

تحریک کے دعوتی فروغ میں خاندانی یونٹ کو مرکزیت حاصل ہے

قرآنی فکر کے مطابق منہاج القرآن سے وابستہ فیملی ممبرز نیکی کے فروغ میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں

مرتبہ: نازیہ عبدالستار

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللهُ ط اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ. (التوبہ، ۹:۷۱)

’’اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے‘‘۔

خدمت دین میں فیملیز کا کردار:

احیائے دین، فروغ اسلام کے اس مشن میں مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کی مدد اور معاونت کرتے ہیں۔ اگر بہنیں، بیٹیاں مصطفوی مشن کے لیے کام کررہی ہیں تو ان کے در پردہ ان کے والدین کی سپورٹ یا تعاون حاصل ہوتا ہے۔ اگر بیوی دین کا کام سرانجام دے رہی ہے تو شوہر کے تعاون کے بغیر وہ اس ذمہ داری کو کماحقہ ادا کرنے سے قاصر ہے۔ اگر شوہر یا مرد یہ ذمہ داری ادا کررہا ہے تو بیوی تعاون کرتی ہے۔ جو افراد دین کے کام کرنے والوں کو سپورٹ کرتے ہیں تو وہ اس دین کے اجر میں برابر کے شریک ہیں اور گھر بیٹھے دین کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

شاید ان کو اندازہ نہیں کتنا بڑا اجر ان کے نامہ اعمال میں جارہا ہے۔ خاص طور پر جب بیٹیاں کام کرتی ہیں تو قربانی دیتی ہیں تو اس میں صبر ہوتا ہے اور جتنا صبر زیادہ ہوتا ہے اتنا اجر زیادہ ہوتا ہے۔ جیسے جب جسم کام کرتا ہے تو پوری دنیا کا نظام چل رہا ہوتا ہے۔ آنکھیں دیکھ رہی ہوتی ہیں، کان سن رہے ہوتے ہیں، ناک سے سونگھ رہے ہوتے ہیں، منہ سے کھاتے اور چکھتے ہیں، ہاتھ سے کام کرتے ہیں، پاؤں سے چلتے ہیں، بازو سے طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس کے ذریعے حرکات وسکنات اور سارا کام ہے دراصل یہ ان اعضاء کی فیملیز ہیں جو پردوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھے ہیں اور کسی کو دکھائی نہیں دیتے۔ سر کی کھوپڑی میں دماغ ہے۔ اگر دماغ کام نہ کرے تو کوئی کام نہ ہو۔ اگر آنکھوں کی نروز بند ہوجائے تو دکھائی نہ دے۔ سننے کی نروز اگر خراب ہوجائے تو سنائی نہ دے۔ ہارٹ خراب ہوجائے تو موت واقع ہوجائے، دل کی حرکت آنکھوں سے تو نظر نہیں آرہی۔ وہ صرف ڈاکٹر ہی ای سی گرام یا انجیو گرام کے ذریعے بتاتا ہے۔ کورونا سے موت پھیپھڑوں کو ختم کرکے دل کو بند کردیتی ہے۔ گردے نظر نہیں آتے۔ فیل ہوجائیں تو انسان ختم ہوجاتا ہے۔ کتنے اعضاء ایسے ہیں اگر وہ کام کرنا چھوڑ دیں تو موت واقع ہوجاتی ہے۔

پس ظاہری اعضاء کے پیچھے باطنی اعضاء کا کردار

ہے اسی طرح جو کام نظر آتا ہے اس کے پیچھے وہ افراد ہوتے ہیں جو نظر نہیں آتے۔ ان کا رول زیادہ ہوتا ہے۔ وہی ظاہر نظر آنے والی چیزوں کو متحرک زندہ اور توانا رکھتے ہیں۔ فیملیز دو طرح کی ہوتی ہے ایک جو ساری کی ساری مشن میں شریک ہے اس نے اللہ کے اس دین کی خدمت اور نوکری کا جھنڈا اٹھا لیا ہے۔ گھر میں ماحول پیدا کردیا اسی ماحول میں بیٹے، بیٹیاں پیدا ہوئے۔ ان کو کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ وہ کام کو لے کر آگے بڑھتے رہے۔ جہاں ایسا ہوتا ہے وہاں زیادہ مشکل نہیں ہوتی۔ کچھ فیملیز ایسی ہیں جن کے والدین، میاں یا اعزا و اقارب وہ خود زیادہ Active نہیں تھے لیکن ان کی اولاد سے ایک بیٹا یا بیٹی کو اللہ نے اس مشن کی ذمہ داری دی ان کے والدین متحرک نہیں تھے یعنی گھر کا پورا ماحول مشن کے اس کام میں شریک نہیں تھا۔

لیکن انہوں نے اپنے بیٹے یا بیٹی کو ایسا ماحول نہ ہونے کے باوجود اس کام سے روکا نہیں، خاموش رہے، تعاون کیا یا حوصلہ افزائی کی اس کا بڑا اجر ہے۔ یہ ایسا کام ہے بعض اوقات 10 گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں جیسے میلاد کے انتظامات کیے تو دو، دو، تین، تین دن وہاں رہنا پڑا۔ جب ان مرحلوں سے گزرتے ہیں تو وقت کا کوئی تعین نہیں ہوتا پھر بیویاں اس چیز کو برداشت کرتی ہیں اور جھگڑا نہیں کرتی تو اس کی بیوی نے سارا اجر گھر بیٹھے لوٹ لیا۔ بیوی کو یہ سارا اجر اللہ کے خزانے سے ملا ہے لیکن شوہر کا اجر کم نہیں ہوا۔ بیوی کو کچھ مشکلات آئی ہوں گی، بچوں کے مسائل ہوں گے، شوہر کی جگہ بھی وہ خود ڈیل کرتی رہیں تو ان کا اجر ڈبل ہوگا۔

اس سوسائٹی میں جو گھرانے بے دین ہیں، جن میں دینی و روحانی قدریں نہیں یا جو مڈل کلاس ہیں جن کے اندر کچھ دین کی قدریں ہیں، شرم و حیا ہے بہت زیادہ سوشل میل میلاپ نہیں ہے حدود ہیں، بیٹیوں کو باہر آنے جانے میں اتنی اجازت نہیں دیتے، سوسائٹی کے حالات عجیب ہیں جس کی وجہ سے انہیں گھبراہٹ ہوتی ہے۔ سارے عوامل جمع ہونے کے باوجود مردوں سے بڑھ کر اگر ان گھرانوں کی بیٹیاں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سنت پر عمل پیرا ہیں اور اللہ اور رسولؐ کا کام کررہی ہیں۔ سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کا علم اٹھا کر چل رہی ہیں۔ سیدہ زینبؓ کا فریضہ ان کی باندیاں بن کر ان کی مطابقت میں سرانجام دے رہی ہیں تو ان کی فیملیز کو بہت بڑا اجر ملتا ہے۔ اس طرح اگر شوہر ہو تو بیوی کو قربانی دینی پڑتی ہے۔ بیوی ہو تو شوہر کو دینی پڑتی ہے تب جا کر کام ہوتا ہے۔ ایک فریق تنہا دین کا کام نہیں کرسکتا۔ میرے ہاں کلچر ایسا ہے کہ جوائنٹ فیملیز سسٹم ہر جگہ ہوتا ہے۔ ہر بندہ تھوڑا زیادہ ایک دوسرے پر انحصار کرتا ہے۔ اس لیے فرد کے نیک کام میں فیملی کا تھوڑا یا زیادہ حصہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر حسن محی الدین کی اہلیہ محترمہ غزالہ باجی کے سسٹرز لیگ کے ساتھ کیمپ ہوتے ہیں اور انہیں اپنی مشنری ذمہ داری نبھانے کے لیے باہر کا سفر کرنا پڑا ہے۔ پیچھے سے گھر کے معاملات ہیں اگر گھر کا ایک فرد بھی منع کردے تو باجی نہیں جاسکتیں۔ اس طرح ہر شخص مشن کے لیے قربانی نہ دے تو کام آگے چل نہیں سکتا۔

دراصل جو فرد فرنٹ پر کام کررہا ہوتا ہے اس کو اللہ پاک ایک اجر عطا کرتا ہے۔اس کے ہر کام پر دس گنا اجر دیتا ہے۔ اگر صدق و اخلاص سے کرتا ہے تو دس گنا سے بڑھ کر 70 گنا اجر دیتا ہے اور اخلاص کے ساتھ کرتا ہے تو 700 گنا کرتا ہے اور اخلاص کے ساتھ کرتا تو اللہ پاک لاکھوں، ہزاروں گنا اجر کردیتا ہے۔

یہ سارا اجر اس شخص کو ملتا ہے جو دین کا کام کررہا ہے۔ اللہ اور رسولؐ کی تعلیمات کو آگے پہنچا رہا ہے۔ اب نظامت دعوت کے جتنے سکالرز ہیں اور ذمہ داران ہیں اور جتنے ناظمین اعلیٰ ہیں جن کے پاس زون ہیں۔ وہ دائماً ہر مہینے تقریباً 15 دن یا اس سے بھی زیادہ فیلڈ میں رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے پروگرام ترتیب دیئے ہوتے ہیں۔ کتنے کتنے دن باہر رہتے ہیں پھر واپس آتے ہیں موازنہ کریں ان لوگوں کے ساتھ جن کا مقامی جاب ہے۔ 10،8 گھنٹے کے لیے جاب پر جاتے ہیں کام کرکے شام کو گھر تو آتے ہیں۔ رات اپنے بچوں کے ساتھ گزارتے ہیں۔ اس طرح میں اپنی زندگی سے چند نمونے پیش کرتا ہوں کہ 80 کا زمانہ تھا جب میں تنظیمات سیٹ کررہا تھا تو دورے ہوتے تھے۔ کبھی ایک ایک مہینہ، بیس بیس دن گزر جاتے تھے، بچے چھوٹے تھے میں ان کو

نہیں ملتا تھا۔ دو صورتیں تھیں میرا دورہ اتنا طویل ہوا کہ میں باہر چلا گیا۔ دو مہینے کا دورہ ہوگیا۔ کبھی ملک کے اندر دورے ہوئے۔ یہاں سے کراچی گیا درس قرآن ہوا۔ تین چار دن کراچی گزارے وہیں سے کوئٹہ چلے گئے وہاں درس قرآن ہوا، پھر بلوچستان میں چند دن گزارے یا پنجاب کے اندر دورے ہوئے تو لیٹ آور گھر پہنچتا تو صبح دوسری سائیڈ کا پروگرام بنانا ہوا تب بچے سوگئے ہوتے۔ میں رات کو دس بارہ بجے آیا صبح نماز پڑھتے ہی گاڑیاں تیار ہوتیں اگلے پروگرام کے لیے سفر پر روانہ ہوجاتا۔ پھر وہاں پر آٹھ دس دن لگ گئے۔ ملک کے اندر رہتے ہوئے بھی 15، 20 دن گزر جاتے تھے۔ بچوں کو مل نہیں سکتا نہ بچے مجھ سے مل سکتے تھے تو میری مسز کی قربانی ہے کہ وہ تنہا بچوں کی دیکھ بھال کرتیں، ان کی ذمہ داری نبھائی۔

بات بتانے کا مقصد یہ ہے کہ دین کی راہ آسان نہیں ہے دین کی راہ پر جو نکلتے ہیں انہیں وقت، مال کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ بعض اوقات بہت سے کانگی امور میں وقت نہیں دے پاتے لیکن اس سب کے باوجود اس راہ پر نکلنے والوں کو برکتیں بھی بہت نصیب ہوتی ہیں۔ اللہ رب العزت دینی راہ پر کام کرنے والوں کے راستے آسان کردیتا ہے اُن کے وقت اور مال میں برکت دیتا ہے۔

خدمت دین کا اجر:

خدمت دین کے نتیجے میں وہ درجات ملتے ہیں جو اولیاء کو مجاہدات، اطاعت، ریاضات کی کثرت کے باعث ملتے ہیں۔

دراصل یہ مشن اللہ کے دین کو اس صدی میں زندہ کرنے کا مشن ہے جبکہ ایک مدرسہ بنایا ہو تو اس کا بھی بڑا اجر ہوتا ہے کہ دین پھیل رہا ہے۔ ایک مسجد بنائی جائے اس کا بڑا اجر ہوتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے کام کے بھی بڑے اجر ہوتے ہیں۔ اگر اللہ اور اس کے رسولؐ کے لائے ہوئے دین کی قدریں کمزور ہوجائیں اس کا چہرہ مسخ ہوجائے تو تحریک اس دین کو زندہ کرے۔ دین کے چہرے کو دھوکر اس کی خوبصورتی کو نمایاں کردے۔ اس کے اصل تصور کو بحال کردے۔ اس کے اعتدال کو بحال کردے۔ آقا علیہ السلام کی سنت و سیرت کی اصل تشخص کو بحال کردے۔ اس کی قدروں کو پہچانیں۔ شرق سے غرب تک اس کو اونچا کریں۔ نسلوں تک پہنچائے لوگوں کے عقیدے بنیں۔ اپنے احوال کی اصلاح کریں گھرانے سنوار جائیں۔

جن گھروں میں اندھیرا ہوگیا ہے ان میں دین کی شمعیں جلا دینا جو نماز چھوڑ گئے تھے اس کو نماز پر لگا دینا جو اللہ رسول ﷺ کے منکر ہوگئے تھے ان کو دین کی طرف لے آنا۔ جن میں فسق و فجور آ گیا تھا ان کے گھر میں دین اور قدروں کو داخل کردینا۔ اتنا بڑا کام کوئی ایک تحریک کے ذریعے کررہا ہو۔ ان کے اجور کا کوئی شمار نہیں سمندروں، دریاؤں، درختوں کے پتوں، مٹی کے ریت کے ذرات کو گن لیں لاکھوں، کروڑوں اربوں اور کھربوں سے ضرب دے لیں جو ٹوٹل سم آئے گا وہ کم ہے۔ مگر خدمت دین کا اجر زیادہ ہے کیونکہ یہ پیغمبرانہ کام ہے۔ ختم نبوت کے بعد پیغمبروں کا کام آقا علیہ السلام کی امت کے کچھ طبقوں کو سونپ دیا ہے اور وہ قیامت تک آتے رہیں گے۔

اس لیے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح کام کریں گے“، جو کام اللہ رب العزت پہلے وقتوں میں انبیاء، پیغمبروں اور رسولوں سے لیتا تھا۔ وہ ختم نبوت ہوجانے کی وجہ سے اللہ پاک حضور کی امت کے کچھ لوگوں سے لے گا۔ تحریک منہاج القرآن وہ تحریک ہے اگر ان شاخوں اور شعبوں کو گنتے جائیں تو اس کا کوئی شمار نہیں۔ مختلف جہات پر کام ہورہا ہے جو اس میں شریک ہیں۔ وہ سارا خاندان خوش نصیب ہے کیونکہ جس گھر میں ایک بچہ حافظ قرآن ہوجائے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس کو اپنے سارے گھرانے کی شفاعت کرنے کا حق دے دیا ہے۔ ایک باعمل عالم ہو اس کو پورے گھرانے کی شفاعت کا حق دے دیا ہے۔ کسی کو 70 لوگوں کی شفاعت کا حق دے دیا ہے۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا: ایسے لوگ بھی میری امت میں ہوں گے ایک ایک کو پورے قبیلے کی شفاعت کروانے کا حق دے دیا ہے پھر آقا علیہ السلام نے فرمایا ایسے بھی اولیاء و صالحین ہوں گے ایک فرد ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب و کتاب بخشوا کے جنت میں لے جائے گا۔

دین کی راہ آسان نہیں ہے دین کی راہ پر جو نکلتے ہیں انہیں وقت، مال کی قربانی دینی پڑتی ہے۔بعض اوقات بہت سے گھریلو امور میں وقت نہیں دے پاتے لیکن اس سب کے باوجود اس راہ پر نکلنے والوں کو برکتیں بھی بہت نصیب ہوتی ہیں۔ اللہ رب العزت دینی راہ پر کام کرنے والوں کے راستے آسان کردیتا ہے اُن کے وقت اور مال میں برکت دیتا ہے

تحریک منہاج القرآن کے لوگوں کی زندگیوں پر اثرات

تحریک منہاج القرآن کے ذریعے لاکھوں لوگوں کے دین بچ گئے۔ پاکستان کے اندر یا باہر کے گھرانے کہتے ہیں کہ اگر منہاج القرآن سے نہ جڑتے تو بے راہ روی کا شکار ہوتے۔ اس لیے کہ ان کے گھرانے میں دین نہیں تھا۔ ماں باپ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ دوست یار برائی کی طرف تھے۔ وہ نوجوان تھے انہوں نے مجھے دیکھا کہ ایک نوجوان اٹھا ہے نوجوان، نوجوان کے ساتھ لگ گئے۔ کسی کے دل میں اور کسی کے دماغ میں بات پہنچ گئی۔ لاکھوں ایسے ہیں جو بدعقیدہ ہوگئے ہوتے۔ ان کو کوئی اس سے روکنے والا نہیں تھا۔ ان کے عقیدے بچ گئے۔ کتنی زبانیں پاکستان میں تھیں جو میلاد کے خلاف اٹھتی تھیں اب بند ہوگئی ہیں۔ کتنے شرک و بدعت کے شور اٹھتے تھے۔ اب شرک و بدعت کا نام سوسائٹی سے غائب ہوگیا۔ حضور علیہ السلام کے توسل و شفاعت کے خلاف زبانیں بند ہوگئیں۔ ادب و احترام، میلاد اور نعت خوانی کے خلاف دنگا فساد ہوتے تھے، سب ختم ہوگئے۔

پاکستان میں کوئی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ سوائے منہاج القرآن کے کہ اس نے کیا ہے۔ یہ پورے 40 سال پر محیط ایک محنت ہے جس نے لوگوں کی سوچوں کے دھارے تبدیل کردیئے ہیں۔ فکر کی سمتیں تبدیل کردی ہیں، زبانیں بند کردی ہیں، زاویہ نظر بدل دیئے ہیں۔ آقا علیہ السلام کی صحبت، نسبت، توسل، شفاعت اور میلاد کو غالب کردیا ہے۔ اس سارے اجور میں فیملیز بھی شامل ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مومن مرد اور مومن عورتیں اس میں فیملیز کا ذکر ہے۔ بعض ھم اولیاء بعض جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اگر وہ ایک دوسرے کی مدد نہ کریں تو مومن مرد اور مومن عورتیں کام نہیں کرسکتیں۔ کسی کی تنخواہ تھوڑی ہے مگر صبر کرے مدد کررہا ہے، کوئی شکر کرکے مدد کررہا ہے یعنی طرح طرح کی قسمیں ہیں۔ مگر ہر ایک کی نظر آقا علیہ السلام کے چہرے پر ہے۔ کسی چیز کی پرواہ نہیں کیا ملتا ہے کیا نہیں۔ مگر خواہش ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ خوش ہوجائیں اور آخرت سنور جائے اور یامرون بالمعروف وینھی عن المنکر میں مدد کرتے ہیں۔

نیکی کا ماحول پیدا کرنا:

نیکی کو فروغ دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے بعد میں فرمایا۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا ذکر پہلے کیا ہے۔ اچھائی کو مضبوط کرنے کی کوئی کوشش ہوگی تو تب ہی نماز پڑھنے اور پڑھانے اور نماز کو قائم کرنے کا ماحول پیدا ہوگا۔ جب نیکی کو طاقت ور نہیں کریں گے تو مسجدیں ویران ہوجائیں گی۔ نماز کی رغبت اور اہمیت ہی نہیں رہے گی۔ اللہ کے ساتھ تعلق ہی ٹوٹ جائے گا۔

لہذا تحریکی، تبلیغی، دعوتی وتنظیمی، تعلیمی اور تربیتی اجتماعی کام پہلے ہیں کیونکہ یہ وال مہیا کرتا ہے۔ بارڈر کو محفوظ کرتا ہے دراصل دین پر عمل کرنے کے ماحول کو پہلے تحفظ کی ضرورت ہے۔ منہاج القرآن پروٹیکشن کی کوشش کرتی ہے وہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو سپورٹ کرتے ہیں، رفقاء بناتے ہیں اور اس کو فیملیز مضبوط کرتی ہے۔ تب جاکر ماحول بنتا ہے۔ پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائے گا۔ اللہ پاک نے پہلے

یہ ساری شرائط رکھی ہیں۔ اس طرح سورۃ انبیاء میں فرمایا:

وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ. (الانبیاء،۲۱: ۷۳)

''اور ہم نے انہیں (انسانیت کا) پیشوا بنایا وہ (لوگوں کو) ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف اعمالِ خیر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے (کے احکام) کی وحی بھیجی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار تھے''۔

یہ پیغمبرانہ کام ہے۔ اس لیے اس کے اجر کا شمار نہیں ہے۔ تحریک منہاج القرآن سوسائٹی میں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہدایت دینے کی تحریک ہے۔ یہ پہلے نیکی کا کلچر اور ماحول پیدا کرتے ہیں۔ پھر وہ نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، مثلاً جب بھی گھر بنتا ہے تو پہلے اس کی اساس بنتی ہے۔ تب دیواریں کھڑی ہوتی ہیں، چھتیں لگتی ہیں، کھڑکیاں اور روشن دان بنتے ہیں تب گھر رہنے کے قابل ہوتا ہے۔ جب تک کوئی دیواریں قائم نہ کرے۔ اندر جو کوئی ہے اس کی پروٹیکشن نہیں ہوتی۔

تحریک منہاج القرآن دین کی پروٹیکشن کررہی ہے۔ جو لوگ جس سطح پر کام کررہے ہیں جس قدر جتنا جس کا فائدہ سوسائٹی، نسلوں اور گھرانوں کو پہنچ رہا ہے۔ اللہ پاک اجر کے اعتبار سے اسی قطار میں شامل کرتا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے:

فرمایا جتنے بھی نبی آئے اور ان نبیوں کی امتیں ہوئیں فرمایا ہر نبی کی امت میں سے کچھ اصحاب اور مددگار اللہ نے بنائے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے **مامن نبی بعثه الله فی امتی.** کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں آیا مجھ سے پہلے جسے اللہ نے کسی امت سے مبعوث کیا ہو۔ اس کی امت میں سے کچھ اس کے اصحاب بنائے۔ جو درس، ہدایت، تعلیم اس نبی نے دیا تھا۔ خود بھی اس پر عمل کرتے اس کو مضبوط، مستحکم کرتے اور آگے لے کر چلتے، پھر زمانے گزرتے ہیں تو اللہ کے نبی کی ناخلفی کرنے والے لوگ پیدا ہوجاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے فعل اور قول کے خلاف عمل کیے۔ دین سے ہٹ گئے فسق و فجور کی راہ کو اپنا لیا۔ اپنے پیغمبر کے اسوہ کی راہ کو چھوڑ دیا تو امت میں بگاڑ بڑھتا گیا۔ اللہ پاک نے اس سے بگاڑ ختم کرنے کے لیے پھر اس امت میں سے ایسے لوگوں کو پیدا کیا۔

فهم جهدهم بيده وهم مومن وهم جهده بلسانه وهو مومن وهم جهدهم بقلبه فهو مومن۔

امت میں ایسے لوگ پیدا کیے جنہوں نے قوت کے ساتھ اس دھارے کو بدل دیا پھر وہ مومن ہوگئے۔ کئی قوت کے ساتھ بدلنے والے نہیں تھے انہیں اپنی زبان کے ساتھ، دعوت وتبلیغ کے ساتھ، فہم وعلم کو پہنچا کر لوگوں کو قائل کرکے دھارا بدل دیا۔ وہ پلٹا کر اس اپنے پیغمبر کی فکر وسیرت کی طرف لے آئے۔ لوگوں کے رخ کو اصل کی طرف موڑ دیا وہ بھی مومن ہیں۔ کچھ لوگوں میں یہ ہمت بھی نہ ہوئی ایسے لوگ پیدا ہوگئے پھر جنہوں نے اپنے دلوں کو بدلنے نہیں دیا۔ دل سے برائی سے نفرت کی اور اپنے آپ کو مضبوط کیا۔ یہ تین درجے ہیں۔

تحریک منہاج القرآن نے تینوں طرح کے کام کیے۔ اس نے تنظیمیں، ادارے اور فورم بنائے اس کے کارکنان رات دن اللہ کے دین کے لیے باہر نکلتے ہیں، قربانیاں دیتے ہیں اور توانائی لگا کر محنت کرکے ان کو کھڑا کررہے ہیں۔ مٹی ہوئی قدروں کو زندہ کررہے ہیں۔ لوگوں کو پھر سے حضور کے اسوہ و سیرت کی طرف پلٹا رہے ہیں۔ فکر کے دھارے بدل رہے ہیں۔ کئی لوگ زبان کی حد تک دعوت کو پہنچا رہے ہیں دعوت کے اثرات لوگوں پر مرتب ہورہے ہیں جو پھسل رہے تھے ان کو پھسلنے سے بچالیا ہے۔ تذبذب اور متزلزل کو پرسکون کردیا ہے۔ یہ سب مومن ہیں ان کے بعد ایمان کو کوئی درجہ نہیں۔ آقا علیہ السلام نے ان کی نشان دہی کی ہے۔ حدیث پاک ہے:

لن تذال هذه امه قائمة علی امرالله.

نفس کا علاج اطاعت وفرمانبرداری:

قیامت تک میری امت کا ایک طبقہ اس منہج پر قائم

پاکستان میں کوئی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ سوائے منہاج القرآن کے کہ اس نے کیا ہے۔ یہ پورے 40 سال پر محیط ایک محنت ہے جس نے لوگوں کی سوچوں کے دھارے تبدیل کر دیئے ہیں۔ فکر کی سمتیں تبدیل کر دی ہیں، زبانیں بند کر دی ہیں، زاویہ نظر بدل دیئے ہیں۔ آقا علیہ السلام کی صحبت، نسبت، توسل، شفاعت اور میلاد کو غالب کر دیا ہے

رہے گا۔ انہیں آقا علیہ السلام کا فیض ملتا رہے گا۔ وہ میرے فیض کی تقسیم سے ہر دور میں میرے دین پر قائم ہوگا۔

پھر فرمایا لوگ ان کی مخالفت کریں گے۔ مگر کسی کی مخالفت ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکے گی۔ خوش نصیب وہ لوگ ہیں اس قافلہ میں شریک ہوئے ہیں اور مرتے دم تک اس پر قائم رہیں۔ مگر شیطان بڑے حملے کرتا ہے شیطان کو ایسے لوگ گوارا نہیں وہ وسوسے کے بیج ڈالتا ہے۔ یوسوس فی صدور الناس (الناس) اللہ نے اپنا کلام اور قرآن کا اختتام اس بات پر کیا کہ شیطان وسوسے ڈالتا ہے۔ اس وسوسے سے بچیں۔ وسوسوں کے لیے سو میدان ہیں، آپس کے معاملات ہیں۔ ہر شخص کسی شخص سے کسی وقت بھی ناخوش ہوسکتا ہے۔ ہر ایک بندے کی خواہش پوری نہیں ہوتی۔ ہر ایک بندے کی رائے پر پورا نہیں اترا جاسکتا۔ ہر شخص کی رائے کسی دوسرے شخص سے مل نہیں سکتی۔ اختلاف کو کبھی روک نہیں سکتے، ذہن، دل اور دماغ ہے سو اختلاف آئیں گے۔ دل مطمئن نہیں ہوگا، اضطراب آئے گا۔ یہ کیا کیا؟ یہ انسانی رویے ہیں جو اجتماعیت کا حصہ ہیں۔ شیطان ان کے ذریعے اپنے وسوسے کے بیج ڈال دیتا ہے۔ وسوسہ اگر داخل کرتا ہے جس سے بندے کی لگن اور استقامت کو کمزور کر دیتا ہے۔ جیسے دیمک آہستہ آہستہ لکڑی کو کھانے لگ جاتی ہے۔ وسوسہ آہستہ آہستہ داخل ہوتا ہے۔ خواہ بیٹیاں ہیں، مرکز کے لوگ ہیں، تنظیمات کے لوگ ہیں، علماء

کونسل ہیں شعبہ جات ہیں۔ آپ کا کام یامرون بالمعروف ہے۔ ایک عہدے دار کا عہدے دار کے ساتھ تعلق ہے۔ کارکن کا رکن ساتھ تعلق ہے۔ انسانی رشتے ہیں اجتماعیت ہے تو سو مواقع آئیں گے، جہاں ذہن ایک دوسرے کے کام غیر مطمئن ہوں گے۔ یہ بہت بڑا چیلنج ہے۔ آپ کی رائے اور تھی اور آپ کے امیر کی رائے اور تھی۔ ایسا نہیں ہوسکتا ایک جگہ کام کرنے والے ساروں کی رائے ایک جیسی ہو، اس لیے اطاعت کا تصور دے دیا۔ اگر رائے سب کی ایک ہوجاتی تو اطاعت کی ضرورت نہ رہتی۔ فرمایا:

اطیع اللہ واطیع الرسول واطیع اولی الامر.

اللہ کی اطاعت کرو تمہاری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ سمجھیں ٹکرائیں گی مگر اطاعت اس کا حل ہے۔ رسول کی اطاعت کرو، تمہاری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ پس رسول جان کر اطاعت کرو اور جس کو امر مل جائے اس کی اطاعت کرو۔ اگر وہ اللہ رسول ﷺ کے حکم کو پامال نہ کریں معصیت کا حکم نہ دیں۔

وسوسہ ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ سر اٹھاتی ہے۔ اس کا علاج اطاعت ہے یہ وہ چیلنجز ہے جس مرحلہ پر لوگ خود کو سنبھال نہیں سکتے۔ اختلاف جوں جوں بڑھتا ہے کہ میں نے یہ کیا، میری بات نہیں سنی گئی پھر اجتماعی نظم نہیں رہتا۔ نظم اطاعت کے ذریعے آتا ہے۔ اس طریقے سے چلیں گے تو مرتے دم تک جڑے رہتے ہیں۔ اس لیے آپ کا جڑنا ایک نعمت ہے مگر آخری سانس تک جڑے رہنا بڑی نعمت ہے، یہ آزمائش ہے۔ بڑے لوگ قافلے میں شریک ہوتے ہیں۔ نیکیاں کرتے ہیں مگر کہیں نہ کہیں جا کر شیطان اتنا بے ایمان دشمن ہے۔ وہ حملہ آور رہتا ہے۔ دین کا کام اور اپنے نفس کی راحت اگر دونوں ایک ہی سمت پر جڑے رہیں تو انسان کرتا چلا جاتا ہے۔ کبھی کوئی ایسا لمحہ آتا ہے کہ دین کا کام جو کر رہا تھا۔ اس کا تقاضا کچھ اور ہوجاتا ہے۔ نفس کی راحت نہیں رہتی۔

دین کا کام کر رہا تھا تو عزت بھی مل رہی تھی۔ بندہ جڑا رہتا ہے۔ اس کو پتہ نہیں چلتا کیونکہ دین کے کام کی محبت

اورنفس کی راحت دونوں آپس میں ضم ہوکر چل رہے ہوتے ہیں جہاں یہ پھوٹ جاتی ہے تو اس کا سمت کچھ الگ ہوجاتا ہے دین کے کام کا سمت الگ ہوجاتا ہے۔ جب ایک سمت پر کھڑے نہیں ہوتے وہاں آدمی بگڑ جاتا ہے۔ یہ ایسا عمل ہے اس کا کسی کو پتہ نہیں چلتا۔ جو کام کررہے ہیں وہ رحمٰن کا ہے جب نیک کام کرتے ہیں تو نفس ختم تو نہیں ہوجاتا۔ نفس تو قطب اور غوث کے ساتھ بھی ہوتا ہے ان کا بھی کلیتاً ختم نہیں ہوتا وہ اس کو قابو میں رکھتے ہیں۔ شیطان غائب تو نہیں ہوجاتا، اس کا وعدہ ہے کہ میں تو قیامت تک ورغلاؤں گا۔

خواطر کی اقسام:

حضرت شیخ جنید بغدادی نے لکھا ہے کہ خواطر خیالات کو کہتے ہیں۔ یہ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ خاطر رحمانی، خاطر نفسانی اور خاطر شیطانی۔ بہت سے مواقع پر ایسا ہوتا ہے کہ تینوں ایک ہی سمت میں ایسے جڑ کر چلتے ہیں کہ ان میں فرق نظر ہی نہیں آتا۔ رحمانی کام کررہے ہیں۔ اب نفس دیکھتا ہے کہ اس بندے نے ہٹنا نہیں وہ بھی اسی قافلے میں شامل ہوجاتا ہے۔ خاطر نفس، خاطر رحمانی کے تابع ہوجاتا ہے۔ مگر یہ اس کی عیاری ہوتی ہے۔ خاطر شیطانی بھی اسی لائن میں پیچھے چل پڑتا ہے۔ عارضی طور پر جیسے جاسوس لباس بدل کر دشمن کی فوج میں داخل ہوجائے۔ وہ سمجھتے یہ ہمارے بھائی ہیں، کیونکہ اس بندے پر نیکی کا جذبہ اتنا طاقتور ہوتا ہے کہ نفس کہتا ہے کہ میری نہیں سنے گا۔ شیطان کہتا ہے یہ میری نہیں سنے گا۔

ہم ناکام ہوجائیں گے۔ ہمارا مقصد تو ورغلا کر نیکی کی راہ سے ہٹنا ہے۔ لہٰذا ایک خاص وقت تک چھپ کر نیک بن جاتے ہیں۔ نماز، روزہ، تبلیغ شروع کردیتے ہیں۔ ان کو پتا ہے کہ ایک سٹیج آئے گی چلتے چلتے کہیں نفس کو پرابلم آئے گا۔ جب نفس کو پرابلم آتا ہے تو وہ تکلیف اٹھاتا ہے۔ جب اس کی راحت دین کے ساتھ جڑی نہیں رہتی تو فاصلہ دیکھتا ہے کہ میری عزت نہیں رہی، میری بات نہیں سنی جارہی۔ مجھے اہمیت نہیں دی جارہی تو اس طرح کرکے وسوسے ڈالتا ہے تو خاطر نفسانی جدا ہونے لگتا ہے۔ جب اسے راستہ الگ ہونے کا ملتا ہے تو پھر خواطر شیطانی بھی مل جاتا ہے اور مل کر حملہ کرتے ہیں اور اسے راہ راست سے ہٹا دیتے ہیں۔ بعض اوقات بندے کو بڑی راحت مل رہی ہوتی ہے۔ نیکی کا کام بھی ہورہا ہے، عزت بھی مل رہی ہوتی ہے، نفس کو تسکین ہورہی ہوتی ہے، بندے کی جان پہچان ہورہی ہے۔ جڑا رہتا ہے لوگ اس کے لیے کھڑے ہورہے ہیں۔ اس کی authority مانی جارہی ہے۔ اس کو سنا جارہا ہے، اس کو فائدہ پہنچ رہا ہے، نفس کو راحت، عزت، شہوت سے تسکین مل رہی ہوتی ہے تو اس وقت وہ حملہ نہیں کرتا۔ موقع کی تلاش میں رہتا ہے۔ شیطان بھی حملہ نہیں کرتا۔ حملہ اس وقت کرتا ہے جب اس کا تبادلہ کردیا جاتا ہے۔ پہلے وہ صدر تھا پھر نئی ٹرم آگئی تو صدر کسی اور کو بنادیا اب نفس چھٹتا ہے آپ شعبہ کے ڈائریکٹر تھے، آپ کی ذمہ داری پر کسی اور کو لگادیا۔ وہ کہتا ہے میں نے اتنی خدمت کی، مجھے کیوں ہٹایا؟ جب رنجش ہوتی ہے تو رنجش رحمٰن کے کام میں نہیں ہوتی لیکن یہ رنجش ''میں'' کو ہوتی ہے۔ جب رنجش اور ملال اس کو آتا ہے وہ مناسب وقت ہوتا ہے شیطان حملہ کرتا ہے۔ وہ رحمانی خاطر سے ہٹا کر لے جاتا ہے پھر اس کے ذہن میں وسوسے ڈالتا ہے پھر وہ نئی بولیاں بولتا ہے۔ جو پہلے ساری زندگی اس کو سوجھی بھی نہیں تھی۔ پہلے کیوں نہیں سوجھتی تھیں اس لیے کہ خاطر رحمانی سے خاطر نفسانی کو بھی تسکین تھی۔ خاطر شیطانی بھی جڑا ہوا تھا۔ جب وہ جدا ہوگئے تو شیطان پھر طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے۔ لہٰذا میرے بیٹے اور بیٹیاں ہمیشہ اس کا محاسبہ کریں۔ اس تعلق کا ملنا بڑی محنت ہے۔ اس کو مرتے دم تک سنبھالنا اس سے بڑی آزمائش ہے۔ اس لیے صالحین اطاعت کے ساتھ ساتھ استقامت پر زور دیتے۔ نیکی کی توفیق ملے مگر اس کے ساتھ استقامت بھی ملے۔ کہیں چھن نہ جائے۔ اللہ رب العزت ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اطاعت کی توفیقات میں اضافہ کرے اور ہر لمحے ہر قدم پر استقامت دے۔ آمین

☆☆☆☆☆

دعوتِ دین، شعور و آگہی اور
عزم و استقلال کے 33 سال

منہاج القرآن ویمن لیگ مرکزی ٹیم کے تاثرات

محترمہ فرح ناز (صدر ویمن لیگ)

منہاج القرآن ویمن لیگ کا 33 سالہ سفر دعوت دین، عزم و استقامت کی روشن مثال ہے۔ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے 33ویں یوم تاسیس پر تحریک سے وابستہ تمام عہدیداران، خصوصاً ویمن لیگ کی جملہ تنظیمات کو خصوصی مبارکباد پیش کرتی ہوں جو تین دہائیوں کے اس سفر میں ویمن لیگ کی تنظیمی اور فکری مضبوطی کے لیے اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی رہیں جن کی انتھک کاوشوں سے حضور شیخ الاسلام اور تحریک منہاج القرآن کی غلبہ دین حق، اصلاح احوال امت اور ترویج و اقامت دین کی فکر چہار دانگ عالم میں پھیل چکی ہے اور لاکھوں خواتین تحریک کے پلیٹ فارم سے وابستہ ہوکر تربیت حاصل کررہی ہیں۔ دعا گو ہوں اللہ رب العزت منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ تنظیمات اسی محنت اور استقامت سے دین کی سربلندی کے لیے کوشاں رہیں۔

محترمہ سدرہ کرامت (ناظمہ ویمن لیگ)

منہاج القرآن ویمن لیگ کا سفر جو 5 جنوری 1988ء کو شروع ہوا تھا آج نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتھ تاحال جاری و ساری ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی تمام ذمہ داران اس شاندار کامیابی میں برابر کی شریک ہیں کہ ان کی شبانہ روز کاوشوں اور جہد مسلسل سے منہاج القرآن ویمن لیگ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ یہ واحد اصلاح احوال امت اور خدمت دین کی تحریک ہے جس میں ہر طبقے سے تعلق رکھنے والی خواتین شامل ہیں اور خدمت دین کے کام کو نئی نسلوں میں منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کررہی ہیں۔

محترمہ عائشہ مبشر (نائب ناظمہ ویمن لیگ)

منہاج القرآن ویمن لیگ اس دور جدید میں تنوع، وسعت، ہمہ جہتی کی وہ صبح نور ہے جو ہر دن نئے عزم نئے ارادے اور لازاوال جوش کے ساتھ طلوع ہوتی ہے۔ اپنے عظیم قائد حضور سیدی شیخ الاسلام کی ردائے تجدید دین اوڑھے، احیائے دیں کے لوازم سے لیس، اقامت دین کیلئے علم حق بلند کرتے ہوئے نعرہ ایثار و وفا کی گونج میں چہار دانگ عالم کو اپنے خونِ جگر سے سینچ رہی ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کے اس 33 ویں یوم تاسیس پر میں اپنے عہد رفاقت کی تجدید کرتے ہوئے اپنی آنے والی نسلوں کو اس مشن کیلئے وقف کرنے کا عزم کرتی ہوں۔

محترمہ ام حبیبہ اسماعیل (نائب ناظمہ ویمن لیگ)

منہاج القرآن ویمن لیگ دور جدید میں خواتین کا نمائندہ فورم ہے جو دنیا بھر میں خواتین کی علمی، فکری و روحانی آبیاری کررہا ہے۔ کوئی بھی معاشرہ خواتین کو تعلیم و تربیت فراہم کیے بغیر ترقی نہیں کرسکتا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اسی مقصد کے تحت اس فورم کو قائم کیا۔ ایک عورت گھر کو جنت بناسکتی ہے تو وہی عورت معاشرے کو سنوارنے میں کلیدی کردار ادا کرسکتی ہے۔ آپ نے عورت کو مرد کے شانہ بشانہ اسلام کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے کام کرنے کا موقع دیا۔ آج ویمن لیگ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے ہزارہا خواتین کو شیخ الاسلام کے علمی، روحانی اور تجدیدی کارناموں سے روشناس کروایا ہے۔ آج ویمن لیگ جس مقام پر کھڑی ہے کہ اس کا پیغام ہر خطے تک پہنچ چکا ہے اور لاکھوں خواتین مشن کے ساتھ وابستہ ہوکر دین مبین کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔

محترمہ انیلہ الیاس (نائب ناظمہ ویمن لیگ)

ویمن لیگ کی سابقہ اور موجودہ مرکزی قیادت اور فیلڈ کے تمام عہدیداران اور کارکنان خراج تحسین کی مستحق ہیں جنہوں نے دین کی سرفرازی کے سلسلہ میں بے پناہ قربانیاں دیں اور اپنی بلند ہمت اور پرعزم ارادوں سے ہر طرح کے حالات کا بہادری سے مقابلہ کرکے ثابت کردیا کہ آزمائش اور مصیبتیں انہیں راہ حق سے نہیں ہٹا سکتیں۔ اللہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ تنظیمات کو اس مشن میں ہمیشہ سرخروئی اور کامیابی عطا فرمائے اور تادم آخر اپنے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی رفاقت میں مصطفوی مشن کی جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ فاطمہ سعید (زونل ناظمہ خیبر پختونخواہ)

حضور سیدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عصر حاضر میں خواتین کو ان کے حقیقی مقام سے روشناس کروانے کے لیے 5 جنوری 1988 کو منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے یوسی لیول تک خواتینِ معاشرہ میں شعور کی بیداری اور مقصدیت کے لیے زون وائز سٹرکچر قائم کیا۔ باقی تمام زونز کی طرح خیبر پختونخواہ میں خواتین کی اصلاح کیلیے ضلع سے لے کر یوسی تک تنظیمات بنائی گئیں۔ جنہوں نے خیبر پختونخواہ کے قدامت پسند اور روایت پسند معاشرے میں خواتین کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا اور تعلیم و تربیت اور ویلفیئر کے مختلف پراجیکٹس کے ذریعے خواتین کو ان کے فرضِ منصبی سے روشناس کروایا۔ آج منہاج القرآن ویمن لیگ خیبر پختونخواہ میں اپنا تشخص اور مقام رکھتی ہے ہم مرکزی ویمن لیگ کی جانب سے ویمن لیگ خیبر پختونخواہ کی باہمت، پرعزم اور بلند حوصلہ خواتین کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں اللہ رب العزت ہم سب کو صدق، اخلاص، حیا اور وفا کے ساتھ مشن مصطفویﷺ سے وابستہ رکھے اور خدمت دین کے اس عظیم مشن میں ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلینﷺ

محترمہ ادیبہ شہزادی (زونل ناظمہ جنوبی پنجاب)

منہاج القرآن ویمن لیگ جس طرح تحریک منہاج القرآن کا اہم فورم ہے اسی طرح ویمن لیگ کے سٹرکچر میں آنے والے زونز ویمن لیگ کی ترقی اور مشن کے پیغام کو عام کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

ویمن لیگ کے باقی تمام زونز کی طرح جنوبی پنجاب بھی بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ جنوبی پنجاب کو ٹوٹل 3 ڈویژن 19 اضلاع اور 60 تحصیلات پی پی حلقہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان علاقہ جات میں ویمن لیگ کی ذمہ داران مشکل حالات ہونے کے باوجود دن رات مصطفوی مشن کی خدمت میں مصروف عمل ہیں اور خواتین کی ذہنی سطح کے مطابق دعوتی و تربیتی سرگرمیاں منعقد کرواتی ہیں اور مرکز کی جانب سے ملنے والے تمام اہداف کی تکمیل کو یقینی بناتی ہیں۔ جنوبی پنجاب جیسے پسماندہ علاقوں میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی ان عظیم بہنوں نے خواتین کو خدمت دین کی ایک منفرد اور عظیم راہ پر گامزن کر کے ایک معیار متعین کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں مرکزی پروگرامز میں بھی ویمن لیگ جنوبی پنجاب سے نہ صرف ذمہ داران خود شریک ہوتی ہیں بلکہ نئے لوگوں کو متعارف کروا کر مرکز کے پروگرامز کا حصہ بناتی ہیں جو کہ یقیناً مشن کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر افرادی قوت میں اضافہ کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ہم مرکزی منہاج القرآن ویمن لیگ کی جانب سے مصطفوی مشن کی ان عظیم سپاہیات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت جملہ دارات ویمن لیگ کو ان فرائض منصبی کو ادا کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ ارشاد اقبال (زونل ناظمہ شمالی پنجاب)

فلاحی و سماجی سرگرمیوں میں ویمن لیگ کسی بھی کام میں پیچھے نہیں رہی بلکہ ہر میدان میں ویمن لیگ کی کارکردگی نمایاں نظر آتی ہے۔ جہد مسلسل کے 33 ویں یوم تاسیس کے موقع پر منہاج ویمن لیگ کی مائیں، بہنیں، بیٹیاں خصوصی مبارکباد کی مستحق

ہیں۔ جو ہر حال میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی کنیزیں اور سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی باندیاں بن کر مشن رسول ﷺ کا پیغام وفکر حسین علیہ السلام لیکر ملک ملک، شہر شہر، قریہ قریہ صدائے زینب لگا رہی ہیں۔

الحمد للہ شمالی پنجاب کی جملہ تنظیمات انتھک محنت سے مرکز سے دیئے گئے اہداف حاصل کرنے میں ہمیشہ صف اول میں کھڑی نظر آتی ہیں۔ دعا ہے اللہ رب العزت سے کہ ہمیں آقا ﷺ کے دین چاکری میں زندگی کی آخری سانس تک استقامت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ ممبران سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی حقیقی باندیوں کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی چادر تطہیر کا سایہ عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین

محترمہ رافعہ عروج (زونل ناظمہ سینٹرل پنجاب A)

منہاج القرآن ویمن لیگ کے 33 ویں یوم تاسیس پر ویمن لیگ کی تمام بہنوں کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ بے شک اس مشن عظیم کی رہنمائی میں ہماری زندگیوں کو جو نصب العین میسر ہے اس کے تحت ہم اپنی اور امت مسلمہ کی بہتری کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتی ہیں۔ آج دنیا منہاج القرآن ویمن لیگ کو منظّم و مربوط انداز میں مزید کامیابیوں کی منازل طے کرتے ہوئے دیکھ رہی ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ بے مثال ترقیوں کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔ آمین بجاہ سید النبی الامین۔

محترمہ عذرا اکبر (زونل ناظمہ کشمیر)

تحریک منہاج القرآن کا فیض زندگی کا سرمایہ ہے۔ میں دختران اسلام کی وساطت سے اپنی بہنوں کو پیغام دینا چاہتی ہوں کہ اپنی صلاحیتوں، وقت اور مال کو دین اسلام کے لیے وقف کردیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کشمیر زون کی بہنیں سخت موسم اور دشوار گزار راستوں کے باوجود جس طرح دین کی خدمت کے لیے کوشاں رہتی ہیں میں انہیں خصوصی مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دعا گوں ہو کہ یہی صراط مستقیم ہے اسی میں ہماری فلاح و کامیابی مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت کے ساتھ اس مشن سے وابستہ رکھے اور اس کے ثمرات سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ فوزیہ جنید (زونل ناظمہ کراچی)

منہاج القرآن ویمن لیگ کی بیٹیاں اور پوری قوم کی بیٹیوں کے لیے رول ماڈل ہیں اس کا کریڈٹ اس معلم اور ریفارمر کو جاتا ہے جسے دنیا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نام سے جانتی ہے۔ انہوں نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے وہ کردار ادا کیا ہے جو ماں باپ بھی نہیں کرپاتے کیونکہ تعلیم ویمن امپاورمنٹ کی پہلی سیڑھی ہے۔ منہاج القرآن کے سینکڑوں تعلیمی ادارے خواتین کی معیاری تعلیم و تربیت کا اہتمام کررہے ہیں۔ اس تربیت کے نتیجہ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے پوری دنیا میں خواتین میں بیداری شعور کے حوالے سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ لہذا ویمن لیگ کی کارکردگی سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔☆☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ خواتین کی سب سے بڑی تعلیمی، تربیتی تحریک ہے

شیخ الاسلام نے خواتین کے حقوق و فرائض کے بارے میں اسلام کا جامع بیانیہ پیش کیا

یوم تاسیس کے موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ کے تعارف، امتیازات و منفردات پر خصوصی تحریر

منہاج القرآن ویمن لیگ نے بچوں، طالبات، خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے مثالی پراجیکٹس دیئے

سدرہ کرامت

اللہ رب العزت نے تخلیق کائنات کے ساتھ ہی انسان کو اپنا نائب اور خلیفہ بنا کر پیدا کیا اور معاشرے کی تعمیر و ترقی میں مرد ہو یا عورت دونوں کے کردار کا تعین بھی کر دیا مگر ادیان عالم کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالیں تو اس میں عورت کا کردار بالکل مفقود ہے۔ یہ تو گزشتہ ایک دو صدیوں کی بات ہے کہ حواء کی بیٹی کو عزت و احترام کے قابل تسلیم کیا گیا اور عورت کو بھی مرد کے برابر قرار دیا گیا لیکن اسلام کی ابتدائی تاریخ میں مسلم خواتین کا جو کردار رہا ہے وہ آج دنیا کے لیے نہ صرف ایک واضح سبق، قابل تحسین کارنامہ بلکہ قابل فخر تاریخ بھی ہے۔ مگر وقت کی شکست و ریخت اور بدلتے ہوئے حالات و واقعات نے اسلامی تاریخ میں عورت کے کردار کو بھی کبھی واضح کبھی معدوم رکھا خصوصاً دینی خدمت کے حوالے سے مختلف سطحوں پر ہونے والی جدو جہد اور اس میدان میں سر گرم عمل مختلف جماعتوں، تنظیموں اور اداروں کے عمومی مزاج، مطمع نظر، دائرہ کار اور طریق کار میں خواتین کے کردار کو نظر انداز کیا گیا یہی وجہ ہے کہ معاشرے کی سیاسی و اقتصادی، سماجی و معاشرتی، تہذیبی و ثقافتی اور فکری و عملی زندگی میں پائے جانے والے اصلاح طلب پہلوؤں سے انکی سعی و کاوش کی کوئی چھاپ دکھائی نہیں دیتی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ اور احیائے اسلام کے عالمگیر مقصد کے حصول کی جدوجہد میں خواتین کو خصوصی حیثیت اور مقام دیا اور اسلامی تہذیب کی درخشندہ روایت کو زندہ کرنے کے لیے فکری و نظریاتی اور علمی و عملی جدوجہد میں خواتین کو شریک کار بنانے کے لیے 05 جنوری 1988ء کو منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ہر شعبہ بالخصوص تعلیم و تربیت، قیام امن اور معاشرتی اصلاح میں اپنا متحرک کردار ادا کیا اور پوری دنیا میں اسلام کے بنیادی عقائد اور اقدار کے تحفظ کے ساتھ خواتین میں بیداری شعور کے حوالے سے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ الحمد للہ تین دہائیوں میں منہاج القرآن ویمن لیگ نے اپنے شاندار تنظیمی و تحریکی کردار اور فکری و نظریاتی جدوجہد سے منہاج القرآن ویمن لیگ کو عالم اسلام کی تنظیمی نیٹ ورک کے اعتبار سے خواتین کی سب سے بڑی نمائندہ اصلاحی تحریک ثابت کیا جو دنیا کے 30 سے زائد ممالک میں اپنا موثر وجود رکھتی ہے سماجی اصلاح کا فریضہ ہو یا محبت الٰہی کا حصول عوامی تحریک کا سیاسی سفر ہو یا عشق و ادب رسول ﷺ کا فروغ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی دعوت ہو یا معاشی فلاح و بہبود کی ذمہ داری مجالس علم و فکر ہوں یا حقوق و فرائض کے ضمن

خواتین معاشرے کا مفید اور اہم رکن ہیں ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر نہ صرف معاشرے کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا جاسکتا ہے بلکہ معاشرہ سازی کا کام بھی لیا جا سکتا ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انھیں ایسا مناسب پلیٹ فارم مہیا کیا جائے جہاں وہ نہ صرف اعتماد بلکہ عزت و احترام کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر سکیں الحمد للہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی صورت میں خواتین کو آج ایسا ایک پلیٹ فارم میسر ہے جو حقیقی معنوں میں خواتین کے حقوق کی حفاظت اور ان کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے

میں بیداری شعور مہم منہاج القرآن ویمن لیگ نے ہر سطح پر خود کو منوایا۔ اندرون و بیرون ملک ویمن لیگ کا پھیلا ہوا وسیع نیٹ ورک بہترین علمی ،فکری ذہنی اور عملی صلاحیتوں کے ساتھ ایک روشن مستقبل کی طرف بڑھ رہا ہے یہ اصلاحی اور خدمت دین سے متعلق اپنے نیٹ ورک کے اعتبار سے خواتین کا واحد نمائندہ فورم ہے جس میں ہر طبقے سے خواتین شامل ہو کر اپنا اصلاحی و دینی کردار بخوشی ادا کرتی ہیں۔ جس نے پاکستان جیسے روایت پسند معاشرے میں خدمت دین کو ایک نئے رنگ آہنگ اور اسلوب سے ہر گھر تک پہنچایا ہے۔ کانفرنسز، علمی و تحقیقی منصوبہ جات اور اصلاحی سرگرمیوں کے ذریعے ملک بھر میں خواتین کا ایک وسیع حلقہ قائم کیا ہے۔ اصلاح احوال و معاشرہ اور احیائے دین کے جن عظیم مقاصد کے حصول کیلئے منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی گئی وہ الحمد للہ حاصل ہوئے ہیں منہاج ویمن لیگ اصلاح احوال کے ضمن میں سوسائٹی میں واضح اثرات بھی موجود ہیں منہاج القرآن ویمن لیگ نے مردوں کے شانہ بشانہ اپنا اصلاحی تعلیمی، تحقیقی اور دینی کردار ادا کیا ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اس نے علمی، فکری، روحانی اور عملی کاوشوں سے خواتین کو اپنی طرف راغب کیا۔ 30 سالہ اس سفر میں ہزاروں، لاکھوں خواتین اس پلیٹ فارم سے اخلاقی ،نظریاتی اور تربیتی مراحل سے گزر کر باعمل مسلمان اور ذمہ دار شہری کی حیثیت سے فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کا خواتین کی فلاح و بہبود میں کردار:

خواتین کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق معاشرے میں اپنا مفید کردار ادا کرنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیا گیا ویمن لیگ کے تحت دنیا بھر میں خواتین اسلامی اور جدید تعلیمات کے تناظر میں خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔

خواتین کیلئے تعلیمی اداروں کا قیام:

معاشرے میں جاری قدیم و جدید تصورات کو متوازن شکل دینے کے لیے ایک ایسے تعلیمی ادارہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں دینی علوم کے ساتھ ساتھ خواتین کو جدید علوم سے بہرہ ور کر کے معاشرہ میں اصلاح احوال کیلیے تیار کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس نظریے کے تحت کہ امت مسلمہ میں بیداری شعور اور اصلاح احوال خواتین کی تعلیم و تربیت کے بغیر ممکن نہیں۔

پیشہ ورانہ اور عائلی زندگی میں توازن:

آزادی نسواں کے نام پر تباہ ہونے والے خاندانی نظام سے مسلم معاشرے کو بچانے کے لیے ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اسلام میں خواتین کے کردار سے مسلم خواتین کو روشناس کروایا کہ جب تک عورت دونوں حیثیتوں میں توازن

قائم نہیں کرے گی وہ معاشرے کی ترقی میں فعال کردار ادا نہیں کرسکتی۔

مغرب معاشرہ اسلام میں خواتین کے کردار پر قدامت پسندانہ نظریہ رکھتا ہے اور قدامت پسند مذہب ہونے کا الزام لگاتا رہا۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خواتین کو تحریک منہاج القرآن میں نمایاں نمائندگی دیتے ہوئے ویمن لیگ کا پلیٹ فارم دیا جس کا مقصد دنیا میں خواتین کے کلیدی کردار کو متعارف کروانا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے اسوہ سے ثابت ہے کہ آپ ریاستی اور عسکری معاملات میں خواتین کی رائے کو اہمیت دیتے اور خواتین غزوات میں بھی شرکت کرتیں لہذا اسلام عورت کو معاشرے کا جزو لاینفک بنانے کا درس دیتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا معاشرے کی خواتین کو انکے حقیقی مقام سے روشناس کروانے کا نتیجہ ہے کہ آج منہاج القرآن ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے یونٹ اور گھروں کی سطح پر خواتین معاشرے میں اصلاح احوال امت اور تجدید احیائے دین کا فریضہ سر انجام دے رہی ہیں جن میں بڑا طبقہ عام گھریلو خواتین پر مشتمل ہے۔

Women Empowerment کا معتدل نظریہ:

آج Women Empowerment کا چرچا ہر طرف سننے کو ملتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ پاکستانی معاشرے میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 27 سال قبل ہی Women Empowerment کی بنیاد منہاج القرآن ویمن لیگ کے قیام کے ساتھ رکھ دی تو بے جا نہ ہوگا۔

آج اگر ہم پاکستانی معاشرہ کو دیکھیں تو تصور مساوات مرد و زن سے متعلق دو طبقات چھائے ہوئے نظر آتے ہیں ایک طبقہ عورت کو ان بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی کی تائید تو کرتا ہے جو اسلام نے اسے دیے مگر وہ عورت کے مرد کے شانہ بشانہ کام کرنے کی مخالفت کرتا ہے۔ جبکہ دوسرا طبقہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ اور احیائے اسلام کے عالمگیر مقصد کے حصول کی جدوجہد میں خواتین کو خصوصی حیثیت اور مقام دیا اور اسلامی تہذیب کی درخشندہ روایت کو زندہ کرنے کے لیے فکری و نظریاتی اور علمی و عملی جدوجہد میں خواتین کو شریک کار بنانے کے لیے 05 جنوری 1988ء کو منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی

معاشرے میں ظلم و ستم کا شکار عورت کا مادر پدر آزاد کر دینا چاہتا ہے یہ افراط و تفریط معاشرے کے بگاڑ کا باعث بن رہا تھا ایسے میں ضرورت اس امر کی تھی کہ خواتین کی نمائندہ کوئی ایسی تنظیم وجود میں آئے جو عورت کے کردار کو متوازن انداز میں لے کر چلے جو مظلوم و محکوم عورت کو بیرونی فنڈنگ پر چلنے والی تنظیموں کا آلہ کار بننے سے بچا جا سکے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے جس دور میں ویمن لیگ کی بنیاد رکھی اس وقت پاکستانی معاشرے میں عورت کے مرد کے برابر کام کرنے کا تصور نہ تھا جس پر انہیں تنقید کا سامنا بھی کرنا پڑا جبکہ آج Women Empowerment کا چرچا ہر طرف سننے کو ملتا ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کا ذیلی شعبہ WOICE بھی وجود میں آچکا ہے جو معاشرے میں خواتین کے مقام کو اسلام کی حقیقی روح کے مطابق مستحکم بنانے میں مصروف عمل ہے۔

پیشہ ورانہ اور خانگی امور میں توازن کا نظریہ:

ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خواتین کے پیشہ ورانہ اور خانگی ذمہ داریوں میں متوازن روش اختیار کرنے کا نظریہ دیا۔ آپ نے اسلام کے تصور حقوق اور فرائض کو نہایت خوبصورتی سے واضح کیا کہ مرد اور خواتین دونوں اپنے ذمے

حقوق اور فرائض پر برابر جوابدہ ہیں۔ قرآن اور سنت سے خانگی امور کی جملہ ذمہ داریاں عورت پر ہونا ثابت نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں مرد اور عورت ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ عورت کا گھریلو ذمہ داریاں سرانجام دینا اس کے فرائض میں شامل نہیں لہذا مرد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان امور میں عورت کی معاونت کرے کیونکہ معاشرہ حقوق اور فرائض کے حسین امتزاج سے تشکیل پاتا ہے۔ اس طرح مرد کی معاونت سے عورت پیشہ وارانہ امور بھی خوش اسلوبی سے انجام دے سکتی ہے۔ اس کی مثال حضرت ام کلثوم بنت علیؑ کی ہے جنہوں نے باپردہ رہ کر اسلامی اصول وضوابط کے مطابق خانگی امور کی انجام دہی کیساتھ روم کی سفیر کے طور پر خدمات دیں۔ لہذا اسلام کا اس حوالے سے نظریہ توازن اور اعتدال پر مبنی ہے۔ اسی نظریے پر عمل کرتے ہوئے منہاج القرآن ویمن لیگ میں بڑی تعداد میں خواتین مذکورہ دونوں سطحوں پر باحسن خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

عورت کا کردار بحیثیت داعیہ:

عورت معاشرہ ساز ہے اسکی تربیت معاشرہ کی تعمیر میں نمایاں مقام رکھتی ہے لہذا ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے امت مسلمہ کو کنتم خیرا امتہ کی عملی تصویر بنانے کے جس مشن کا آغاز کیا اس میں خواتین کا بحیثیت داعیہ اہم کردار شامل ہے یہی وجہ ہے کہ آج تحریک منہاج القرآن کے رفقاء میں خواتین کی ایک کثیر تعداد شامل ہے جو بطور مبلغہ اور مقررہ معاشرے میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے سپیکرز فورم کے ذریعے خواتین دنیا بھر میں اپنے موثر انداز تقریر سے اسلام کی اشاعت میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

فقہی قوانین میں اعتدال کا نظریہ:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے یہ اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کی اشاعت کے بعد مسلمان درجہ بدرجہ جس تنزلی کا شکار ہوئے اس میں عورت سے متعلقہ قوانین کے حوالے سے بھی رجعت پسندی کا عنصر غالب آ گیا اور خواتین کی حیثیت صرف ایک قیدی کی حد تک بنا دی گئی ایسے میں وہ قوانین جو اسلام نے عورت کے لیے مقرر کیے ان میں بھی تنگ نظری آ گئی۔ مثلاً عورت کی دیت نصف ہوگی یا مکمل اس پر علماء نے مختلف موقف اختیار کیے جس میں بڑی تعداد عورت کی نصف دیت کی قائل تھی۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے یہ نظریہ دیا کہ بحیثیت انسان عورت کی جان کی حرمت بھی مرد کے برابر ہے لہذا عورت کے دیت بھی مرد کے برابر مکمل ادا کی جائے گی۔

اسی طرح خلع سے متعلق یہ نظریات وجود میں آئے کہ عورت بحالت مجبوری مثلاً شوہر کی طرف سے تشدد یا نان ونفقہ نہ ملنے کی صورت میں خلع لے سکتی ہے اس پر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے یہ نظریہ دیا کہ خلع عورت کا بلا مشروط حق ہے لہذا وہ صرف اپنی ذاتی پسند اور ناپسند کی بنا پر خلع لے سکتی ہے۔ حضور ﷺ کی سنت سے بھی ثابت ہے کہ ایک عورت کو حضور ﷺ نے صرف اس بناء پر شوہر سے خلع لینے کی اجازت کی کہ وہ اپنے شوہر کو ناپسند کرتی تھی الغرض اسلام عورت کی حیثیت کے متعلق روشن خیال تصور پیش کرتا ہے۔

خواتین معاشرے کا مفید اور اہم رکن ہیں ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر نہ صرف معاشرے کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا جاسکتا ہے بلکہ معاشرہ سازی کا کام بھی لیا جا سکتا ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انھیں ایسا مناسب پلیٹ فارم مہیا کیا جائے جہاں وہ نہ صرف اعتماد بلکہ عزت و احترام کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرسکیں الحمد للہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی صورت میں خواتین کو آج ایسا ایک پلیٹ فارم میسر ہے جو حقیقی معنوں میں خواتین کے حقوق کی حفاظت اور ان کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ کا سماجی کردار

اسلام سے قبل ہر کمزور طبقہ طاقتور کے زیر نگیں تھا

دانش کدہ، میرٹ، دانش فوڈ بینک، دانش ہنر گھر، میرا ہنر میری کامیابی منہاج القرآن ویمن لیگ کے ویمن امپاورمنٹ کے حوالے سے مثالی منصوبے ہیں

عائشہ مبشر

سماج (Society) ایسے افراد کا مجموعہ یا گروہ ہے جو ایک مخصوص عمرانی معاہدے کے تحت رشتوں اور روابط کے ذریعہ باہم منسلک ہوتے ہیں۔ کسی بھی سماج میں مرد اور عورت وہ بنیادی اکائی ہیں جو معاشرے کو ریاست کے فراہم کردہ مواقع، وسائل اور حقوق کی مدد سے ایک مکمل فلاحی اور ترقی یافتہ معاشرہ بناتے ہیں۔ جب وسائل اور مواقع کی فراہمی عدم توازن کا شکار ہو جائے تو وہ طبقاتی استحصال کو جنم دیتی ہے۔ استحصال کا شکار معاشی طور پر کمزور طبقہ بنتا ہے۔ خواتین معاشرے کی وہ اہم اکائی ہیں جن کی تعداد بے شک نصف ہے مگر فلاحی ریاست کی تشکیل میں ان کا کردار کہیں زیادہ ہے کیونکہ بقیہ نصف انہیں کے بطن سے جنم لیتا اور پرورش پاتا ہے۔

اسلام انسانیت کے لئے تکریم، وقار اور حقوق کے تحفظ کا پیغام لیکر آیا ہے۔ اسلام سے قبل ہر کمزور طبقہ طاقتور کے زیر نگیں تھا۔ جبکہ اسلام کی حقوقِ نسواں کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو عورت کے مذہبی، سماجی، معاشرتی، قانونی، آئینی، سیاسی اور انتظامی کردار کو نہ صرف استحکام دیا گیا بلکہ حقوق کی فراہمی کی ضمانت بھی مہیا کی۔ آج کے جدید دور میں جہاں معاشروں نے اخلاقی و سماجی ترقی کی منازل طے کی ہیں وہیں اخلاقی تنزلی کا شکار بھی ہوئے ہیں۔ بالخصوص صنف نازک کے استحصال نے معاشرے کو عدم توازن کا شکار کردیا ہے۔ جس کے ردِعمل کے طور پر عصر حاضر میں ویمن ایمپاورمنٹ کے عنوان سے ایسے فروعی نظریات فروغ پا گئے ہیں اس سے خواتین کے حالات میں بہتری کے بجائے تنزلی آرہی ہے۔ اسلام نے معاشرے کی بنیاد جن اصولوں پر استوار کی ہے ان میں حقوق و فرائض کا حسین امتزاج پیش کیا ہے اور مرد اور عورت کے لئے برابر حقوق و فرائض متعین کئے ہیں۔

1۔ اللہ رب العزت نے درجہ تخلیق میں عورت اور مرد کو ایک ہی مرتبہ پر رکھا اسی طرح انسانیت کی تکوین و تشکیل میں عورت مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا ہے پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا۔ پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا۔" (النساء،۴:۱)

2۔ عورت سے دائمی معصیت کی لعنت ہٹا دی گئی۔ اور اس سے ذلت کا داغ دور کردیا گیا کہ عورت اور مرد دونوں کو شیطان نے وسوسہ میں ڈالا، جس کے نتیجے میں وہ جنت سے اخراج کے مستحق ہوئے تھے۔

3۔ عورت اور مرد کے لئے اللہ رب العزت کے ہاں اجر کا استحقاق برابر قرار پایا۔ ان دونوں میں سے جو کوئی بھی

WOICE Care کے پراجیکٹ کے تحت ملک عزیز میں بسنے والے پسماندہ طبقے کو خود کفالت کی راہ پر گامزن کرتے ہوئے بااثر اور بہترین و وافر وسائل رکھنے والے احباب کو ضرورت مند خواتین کی مدد کے لئے ایک شفاف موثر اور سریع پلیٹ فارم فراہم کیا جاتا ہے

عمل کرے گا اسے پوری اور برابر جزاء ملے گی ارشادِ ربانی ہے:

"ان کے رب نے انکی التجاء قبول کی (اور فرمایا) میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ تم سب ایک دوسرے میں سے ہی ہو۔" (آلِ عمران،۳: ۱۹۵)

4۔ اسلام عورت کے لئے تربیت اور نفقہ کے حق کا ضامن بنا کہ اسے روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور علاج کی سہولت "اولی الامر " کی طرف سے ملے گی۔

5۔ عورت کو عصمت وعفت کا حق عطا کیا اور معاشرے میں عورت کی عزت و احترام کو یقینی بنانے کے لئے اس کے حق عصمت کا تحفظ لازمی قرار دیا۔

"(اے رسول مکرم)مومنوں سے کہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔یہ ان کیلئے پاکیزگی کا موجب ہے۔ اللہ اس سے واقف ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں۔"

6۔ اسلام نے خواتین کو رازداری کا حق عطا فرمایا جس کے تناظر میں پردہ کے احکامات نازل فرمائے۔ سورۃ الاحزاب میں اللہ رب العزت فرماتا ہے "اور جب تم عورتوں سے کوئی چیز طلب کرو تو ان سے پردے کے باہر سے مانگ لو۔ یہ تمہارے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔"

7۔ سب سے اہم حق جو اسلام عورت کو دیتا ہے وہ تعلیم وتربیت ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان(مرد وعورت) پر فرض ہے۔“

8۔ اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی حقِ ملکیت عطا کیا وہ نہ صرف خود کما سکتی ہے بلکہ وراثت کے تحت حاصل ہونے والی املاک کی مالک بھی بن سکتی ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے "مردوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اورعورتوں کے لئے اس میں سے جوانہوں نے کمایا۔"

الغرض اسلام نے خواتین کے اجتماعی اور انفرادی حقوق کاتحفظ یقینی بنایا۔ انفرادی حیات میں خواتین کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے حقوق و فرائض کا حسین امتزاج عطا کیا جس میں نکاح کا حق، خلع کا حق، بلوغت سے قبل ولی کے کئے ہوئے نکاح کو رد کر دینے کا حق، مہر کا حق، کفالت کاحق، اعتماد کاحق، حسنِ سلوک کا حق، تشدد سے تحفظ کا حق، گواہی کاحق، قانونی شخصیت ہونے کاحق اورحقوق زوجیت مرد کے مساوی عطا فرمائے۔

محض یہی نہیں اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے خواتین کو سیاسی حقوق عطا کئے۔ عورت کا ریاستی کردار واضح کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: " اور اہلِ ایمان مرد اورعورتیں ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار ہیں اوروہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔"

اسلام عورت کو ایک مکمل قانونی فردتسلیم کرتے ہوئے سربراہ کے چناؤ، قانون سازی اور دیگر ریاستی معاملات میں مردوں کے برابر رائے دہی کا حق دیتا ہے۔ مقننہ میں نمائندگی کا حق ہے۔ اسلام عورت کو بطور سیاسی مشیر متعین کرتا ہے، انتظامی ذمہ داریوں پر تقرری کا حق دیتا ہے، سفارتی مناصب پر فائز ہونے کا حق دیتا ہے، ریاست کی دفاعی ذمہ داریوں پر نمائندگی کا حق دیتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اسلامی فلاحی معاشرے میں خواتین اسلام کے عطا کردہ حقوق کی برکات کے سبب سماجی، معاشرتی، سیاسی، اور انتظامی میدانوں میں فعال کردار ادا کرتے ہوئے معاشرے کو ارتقاء کی اعلیٰ

منازل کی طرف گامزن کرنے کا باعث بنتی ہے۔ مسائل تب جنم لیتے ہیں جب اسلام کے اس اعلیٰ نظام کو روایات و اقدار سے متصل و منطبق کرنے کی بجائے ان سے متصادم قرار دے کر ترک کردیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر ویمن لیگ کے ہمہ جہت فورم کا قیام عمل میں لایا گیا۔

WOICE منہاج القرآن ویمن لیگ کا وہ اہم ترین فورم ہے جو خواتین کے تمام سماجی، معاشرتی، معاشی مسائل کے حل کے لئے کوشاں ہے۔ WOICE مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کررہی ہے۔

1۔ Awareness Projects کے تحت خواتین کی بیداری شعور اور حقوق و فرائض سے آگاہی کے لئے آن لائن اور آن گراؤنڈ ورکشاپس اور سیشنز منعقد کروائے جاتے ہیں۔ یہ Awareness sessions درج ذیل جہات پر کام کرتے ہیں۔

تعلیمی،سماجی،قانونی،طبی اوراخلاقی۔

2۔ WOICE Care کے پراجیکٹ کے تحت ملک عزیز میں بسنے والے پسماندہ طبقے کوخود کفالت کی راہ پر گامزن کرتے ہوئے بااثر اور بہترین و وافر وسائل رکھنے والے احباب کوضرورت مند خواتین کی مدد کے لئے ایک شفاف موثر اور سریع پلیٹ فارم فراہم کیا جاتا ہے۔

3۔ WOICE Food Bank کے زیر اہتمام بیوگان ، یتیموں اور نادار خواتین کو راشن پیکجز تقسیم کئے جاتے ہیں۔ امسال پاکستان بھر میں WOICE کے تحت COVID-19 وباء کے دوران ہزاروں کی تعداد میں خاندانوں کوسپورٹ کیا گیا۔

4۔ WOICE ہنر گھر :میرا ہنر ، میری کامیابی معاشرے کو باہنر ، باصلاحیت اور کامیاب خواتین فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ خواتین میں ہنر اور مختلف فنون سیکھنے کے رجحان کو فروغ دینے کے لئے ملک بھر میں مختلف مقامات پر WOICE ہنر گھروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔جس میں مختلف النوع ہنر سکھانے کیلئے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ ویسے تو بہت سارے ادارہ جات بھی ویمن ووکیشنل ٹریننگ پر کام کر رہے ہیں مگر WOICE ہنر گھر کی انفرادیت یہ ہے کہ ان میں بے سہارا اور ضرورت مند خواتین کو مفت فنی تربیت دی جاتی ہے نہ صرف ٹریننگ بلکہ روزگار فراہم کرنے کی کاوش بھی کی جاتی ہے۔ ہنر گھر میں کروائے جانے والے کورسز میں سلائی کورس، کمپیوٹر کورس، پروفیشنل کوکنگ کورس کروائے جاتے ہیں۔

انسان کی تخلیق کے ساتھ حقوق کی فراہمی کا سلسلہ بھی شروع کردیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو زندگی عطا کی ہے تواس کی حفاظت کا حق بھی عطا فرمایا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین اپنی تمام عوام کو زندگی، مال، صحت کی حفاظت اور تعلیم کی فراہمی کا ذمہ دار ہے اور حکومتی اداروں کے ذریعے ان حقوق کی یکساں فراہمی کی یقین دہانی کرواتا ہے۔ WOICE ڈیپارٹمنٹ اپنے تمام پراجیکٹس کے ذریعے اور ملک بھر میں اپنی والنٹیر ز کی ٹیمز اور دستیاب وسائل کی مدد سے پاکستانی خواتین کے استحکام کے لئے کوشاں ہے اور پاکستانی خواتین کو معاونت اور تربیت کے ذریعے حقوق کی فراہمی کی کاوش اور فرائض کی ادائیگی کا شعور دینے کے لئے ہمہ وقت سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اس قافلے میں جتنے دردمند ہم قدم ہوں کم ہیں ہم نے اپنے عظیم قائد کی تربیت کے مطابق اپنے سفر کا آغاز کر رکھا ہے۔ آپ سب کو بھی دعوت ہے کہ آپ اس سفر میں بطورِ والنٹیر ، ٹرینر، ڈونر اور سپانسر ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ کڑی سے کڑی ملے گی ہاتھ سے ہاتھ ملے گا تو ہم سب مل کے کہیں کڑی دھوپ میں چھاؤں، کہیں تیز و تند آندھی میں مضبوط ستون اور کہیں گھپ اندھیرے میں روشن مشعل کی مانند معاشرے کی نشیب و فراز میں الجھی خواتین کو انتہائی حفاظت، نرمی اور مضبوطی سے معاشرے کا فعال فرد بننے میں اپنا کردار ادا کرنے میں متحد ہونگے۔

☆☆☆☆☆

محترمہ رفعت جبین قادری کی مصطفوی مشن کے لئے خدمات

آپ بطور بیوی، بطور ماں، ایک مثالی کردار کی حامل خاتون ہیں

خواتین کی تعلیمی، اخلاقی، روحانی تربیت کے باعث انہیں مادرِ تحریک کا مقام حاصل ہے

آپ مشن کے فروغ کے لئے اہلیہ کی حیثیت سے شیخ الاسلام کی دست و بازو ہیں

ارشاد اقبال اعوان (زونل ناظمہ شمالی پنجاب)

محترمہ رفعت جبین قادری نہ صرف بانی و سرپرست تحریک منہاج القرآن کی اہلیہ ہونے کے ناطے بلکہ اپنی ذاتی قابلیت، صلاحیت، دینی، سوجھ، بوجھ، فہم و فراست، علم و عمل کی وجہ سے ایک مثالی شخصیت ہیں۔ آیئے، مادر تحریک کی حضور سیدی شیخ الاسلام کے ساتھ چالیس سالہ تحریکی سفر میں عملی جدو جہد میں شاندار خدمات کا جائزہ لیتے ہیں۔ تاریخ اسلام و تاریخ انسانیت میں خواتین کا کردار دنیائے انسانیت کے لئے ایک واضح مثال ہے۔ عورت سیاسی و سماجی، خیر و بھلائی، دعوت و تبلیغ، علم و عمل فہم وفراست علمی بصیرت، زہد و ورع، تقویٰ، عبادت و ریاضت الغرض کسی بھی میدان میں مردوں سے کم نہیں بلکہ اسلام کی شروعات اور بنیاد اور اس کی تعمیر و ترقی عورت کی دور اندیشی، ہمت، دانائی، حوصلہ مندی اور عورت کے شاندار کردار سے عبارت ہے۔ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سیرت طیبہ ہر دور کی خواتین کے لیے مشعل راہ ہے۔ اسلام کا آغاز حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی لازوال وبے مثال قربانیوں سے ہوتا ہے۔

جب بھی اسلامی اقدار مٹنے، پامال ہونے لگتی ہیں۔ دین کی حقیقی روح اصل تعلیمات سے دوری، عالمی سطح پر فکری و نظریاتی پستی مقصدیت کے فقدان کی وجہ سے مسلمان بے وقعت و بے توقیری کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں اور بحثیت مسلم امہ معاشی، سیاسی، سماجی اور معاشرتی میدان میں زوال پذیر ہوجاتے ہیں تو قانون قدرت ہے کہ وہ دین کی نصرت و اعانت کے لئے ہر عہد میں ایسی نابغہ روزگار ہستی پیدا فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے حالات کے دھارے اور طوفانوں کے رخ موڑ کر انسانیت کی تقدیر بدل دیتی ہے۔ اس کے علم وحکمت دانش و بصیرت سے پوری انسانیت فیض حاصل کرتی ہے۔ اس بات کی نبی ﷺ نے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو یہ خوشخبری سنائی۔ تاریخ میں ایسی متعدّد ہستیوں کا تذکرہ موجود ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے حفاظتِ دین کا کام لیا۔ جب کبھی فکری اور عملی آلائشوں کے ذریعے دین کو مسموم کرنے کی سازش ہوئی تو ان نفوس قدسیہ نے دین کو ہر ایسی آلائش سے پاک کیا۔ ہر دور میں وقت کے تقاضوں کے مطابق اس کارتجدید و احیائے اسلام میں اپنے عہد کا کام کیا۔

اللہ تعالیٰ اِس اُمت کے لیے ہر صدی کے آغاز میں کسی ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس (اُمت) کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

(ابوداود، السنن، کتاب الملاحم،۴: ۱۰۹، الرقم ۴۲۹۱)

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس صدی کی عظیم تجدیدی تحریک کا کام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کو سونپا گیا۔ اس وقت ہمارا معاشرہ اخلاقی اقدار میں تنزلی کا شکار ہوچکا ہے۔ معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور

معاشرے کی بنیادی اکائی گھر اور فیملی ہے۔ گھر کا ماحول پاکیزہ صاف ستھرا، اسلامی اقدار کے مطابق ہوگا تو معاشرے کی ہر اکائی بذات خود بہتر اور پاکیزہ ہوگی۔ اس ضرورت واہمیت کے پیش نظر جب مجدد وقت حضور سیدی شیخ الاسلام نے باقائدہ 1980ء میں غلبہ دین حق کی بحالی، اصلاح احوال امت، امت مسلمہ کے احیاء و اتحاد کے لئے ایک ہمہ جہت، عالمگیر تحریک کی بنیاد رکھی تو اس وقت سے تحریک منہاج القرآن کی بنیادوں میں مادرِ تحریک محترمہ بیگم رفعت جبین قادری کی ناقابل فراموش خدمات شامل ہیں۔ جب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے شادمان میں دروس قرآن کا آغاز کیا تب منہاج القرآن ایک گھر تھا۔ ایک کرن، ایک پھول تھا۔ مادر تحریک کے ساتھ نے اسے پھول سے گلشن، کرن سے سورج بنایا اور اس مشن کو انقلابیت میں بدلنے میں اپنا مثالی کردار ادا کیا۔ آپ نے گھر کو بھی سنبھالا اور معاشرے کی خواتین کی علمی، فکری، روحانی، عملی، اخلاقی، تربیت کے لئے دروس قرآن کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ آپ نے مصطفوی مشن کی جدوجہد میں شامل ہونے کے لئے خواتین کو بیدار کیا اور انہیں منظم کیا اور خواتین کی علمی، فکری، روحانی تربیت، دعوت وتبلیغ و خدمت دین کے لئے اپنی زیرتربیت خواتین کی ایک جماعت تیار کی جو تحریک کی عملی جدوجہد میں ہراول دستہ ثابت ہوئی۔ جنوری میں قائد انقلاب کی زیرنگرانی باضابطہ طور پر منہاج ویمن لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تو انہیں منہاج ویمن لیگ کی تنظیم میں شامل کیا گیا۔ آپ ہی کی بدولت منہاج ویمن لیگ بھی تحریک کے ساتھ شانہ بشانہ ویمن لیگ تمام سرگرمیاں سرانجام دینے میں سرگرم عمل ہوئیں۔ اسی پر اکتفا نہیں بلکہ جب بانی تحریک منہاج القرآن کے افکار کو عامتہ الناس تک پہنچانے کے لئے نیٹ ورک قائم کرنے کے لئے پورے ملک کے دورے کر رہے تھے۔ اس موقع پر آپ محترمہ رفعت جبین قادری کی شاندار خدمات کو خراج تحسین پیش کیے بنا قلم روک نہیں سکتے۔

جب قائد انقلاب قومی وبین الاقوامی دوروں پر تین تین ماہ کے لئے چلے جاتے۔ تو آپ ان کی غیرموجودگی میں اپنے گھر کی ذمہ داریاں، بچوں کی تعلیم وتربیت، ویمن لیگ کی سرپرستی، تحریکی اور مشن کی ذمہ داریاں بحسن خوبی سرانجام دیتی رہی ہیں۔ آپ کا یہ تحریکی سفر کٹھن مشکل دشوار گزار بھی ہے اور سنہری کامیابیوں سے ہمکنار بھی ہے۔ جس میں آپ نے کئی نشیب و فراز دیکھے اس سفر میں بے انتہا مشکلات، رکاوٹیں، تنگیاں بھی ہیں اور تحریک کا مربوط، مضبوط، مستحکم سینکڑوں ممالک میں نیٹ ورک کا قیام جس میں ہر جگہ ویمن لیگ کا فورم بھی شامل ہے۔ حسین کامیابیوں کے ادوار بھی ہیں۔ آپ قائد تحریک کی شریک حیات بھی اور تحریکی سفر میں رفیق تحریک بھی ہیں۔ آپ نے تحریکی سفر میں مختلف جہتوں پر کام کیا ہے۔ آپ مجلّہ دختران اسلام کی پہلی ایڈیٹر ہیں اور ابتک سرپرستی فرما رہی ہیں۔ گرلز کالج منہاج ویمن میں سٹاف اور طالبات کی علمی۔ فکری، روحانی تربیت پر لیکچر دیتی رہی ہیں۔ آپ نے ہر میدان میں بطور بیوی بطور ماں بطور ساس اور بطور سربراہ و رہنما تمام تر ذمہ داریوں سے بحسن خوبی عہدہ برآں رہی ہیں۔ آپ کا ہر روپ ہر رشتہ قابل فخر بلکہ قابل تقلید اور لائق تحسین ہے۔ آپ ایک ماں، بہن، بیٹی نہیں آپ خود ایک تحریک ہیں۔

بطور شریک حیات ذمہ داریوں کی انجام دہی:

عورت معاشرے کا مرکزی کردار ہے فارسی میں اس کا معنی حیا ہے اور اسے جس نگاہ سے دیکھا جائے تو عورت ایک مقدس ہستی نظر آتی ہے۔ روئے زمین پر خواتین کی اہمیت کا انکار کرنا ممکن نہیں۔ وہ عزت وقار جرأت صبر و استقلال وفا داری ایثار وقربانی کا پیکر نظر آتی ہے۔ انسان کسی بھی منصب پر فائز ہو کسی بھی حیثیت کا حامل ہو زندگی کے سفر میں ہر مرحلے میں کسی خاتون کا مرہون منت ہوتا ہے۔ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ہر کامیاب انسان کے پیچھے کسی کامیاب عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ تو آپ نے اپنے شوہر کی اطاعت وفا

شعاری محبت وادب کا حقیقی معنوں میں حق ادا کردیا۔ آپ نے اس چالیس سالہ تحریکی سفر میں صبر و استقلال، استقامت کا پہاڑ بن کر قائد انقلاب کے شانہ بشانہ آپ کی ڈھارس، حوصلہ، ہمت بن کر ہر موڑ پر ساتھ کھڑی نظر آتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ تمام انبیاء صالحین و صالحات مومنین و مومنات جو صراط مستقیم پر چلتے ہیں ان کی زندگی آزمائش سے عبارت ہے۔ کیونکہ صراط مستقیم پر چلنا پھولوں کی سیج نہیں۔ یہ کانٹوں بھرا راستہ ہے۔ تاجدار کائنات ﷺ کی سیرت طیبہ پڑھنے سے اندازہ ہوجاتا ہے۔ دعوت وتبلیغ حق پیغمبرانہ پیشہ ہے۔ سو اس میں کامیابیوں کے ساتھ مشکلات بھی فطری بات ہے۔

؎ یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

بے مثال ماں:

ماں کی سیرت و کردار علم وعمل اور معمولات زندگی بچوں کی شخصیت پر گہرے نقوش چھوڑتی ہے اسی لئے تاجدارِ کائنات نے اہل ایمان خواتین کی تربیت وتعلیم پر زور دیا ہمارے لیے یہ اعزاز کی بات ہے کہ محترمہ رفعت جبین قادری نیک سیرت، مستجب الدعوات۔ متقی باعمل راسخ العقیدہ شخصیت ہیں۔ جنہوں نے قابل فخر فرزندانِ اسلام اس قوم کو دیئے ہیں۔ ماں کی گود اولاد کی پہلی درس گاہ ہوتی ہے۔ ماں ہی اولاد کی کردار سازی کرتی ہے۔ ماں کے اخلاق، گفتار، کردار، فکر و نظریات اور اس کی شخصیت کا اولاد پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ آپ نے نیک اور پاکیزہ سیرت ماؤں کی طرح اپنی اولاد کی تربیت کی اور ملک وملت کو دو ایسے عظیم نیک صالح سپوت ڈاکٹر حسن محی الدین اور ڈاکٹر حسین محی الدین کی صورت میں دیئے جو سیدی شیخ الاسلام کی علمی، فکری، اخلاقی، روحانی، فلاحی، تجدیدی واصلاحی و دعوتی جدوجہد میں عملاً مسلم امہ کو بحر ظلمات سے نکال کر صراط مستقیم پر گامزن کرنے میں اپنا دینی، اسلامی، ملی وقومی فریضہ انجام دے رہے ہیں اور تحریک کے جملہ فورمز کی رہبری و رہنمائی کررہے ہیں۔ آج کے دور فتن میں ان کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ آج کی عورت جوئی نسل کی معمار ہے۔ اگر وہ آج بھی اسلامی تعلیمات، اسلامی تہذیب وتمدن اسلامی اقدار کو اپنا لے تو آج کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ ایسی نیک وصالح ماؤں کی گود میں پلنے والے ایسے فرزند عطا فرماتا ہے جن پر ملت اسلامیہ رشک کرتی ہے۔ تو مادر تحریک نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں ایک مثالی ماں کا کردار ادا کیا۔ الحمدللہ ایسی تربیت کی جو بالخصوص تحریکی خواتین اور بالعموم اس معاشرے کی تمام خواتین کے لئے مثال قائم کردی۔ موجودہ دور میں اولاد کی اس طرح تربیت کرنا غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ یقیناً انسان خود جس قدر متقی، پرہیز گار، صالح اور دعا گو ہوگا اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کی اولاد اور نسل میں تقویٰ، نیکی و صالحیت رکھے گا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ آج بڑے سے بڑا ناقدین بھی شیخ الاسلام کی اولاد کے کردار پر انگلی نہیں اٹھا سکتا۔

بحیثیت سربراہ خاندان:

نبی کریم ﷺ نے خواتین کو خانگی اور معاشرتی سطح پر خاص مقام عطا فرمایا۔ گھر اور معاشرہ ان دونوں سطحوں پر خواتین کو عظمت و وقار اور احترام سے سرفراز کیا اس لئے کہ اگر خاتون کو اس کا اصل مقام دیا جائے تو اس کے گھر کے ساتھ ساتھ معاشرہ بھی اس کی قابلیت و صلاحیت سے بھرپور استفادہ کرسکتا ہے۔ عورت ماں ہے اور ماں کی گود میں نسل نو پروان چڑھتی ہے۔ ماں اپنی تربیت سے نسل نو کو علم و امن و فکر و نظر اور عمل و کردار کا ایسا نمونہ بنا سکتی ہے جس پر انسانیت فخر کرتی ہے۔ خود نیکی کے راستے پر چلنا بڑی بات نہیں اس نیکی اور بھلائی کو اپنی اولاد اور نسلوں میں منتقل کرنا اور نسل در نسل ایمان کی حفاظت کرنا یہ خدا کے خاص فضل و احسان سے آپ نے اپنی اولاد کی تربیت وتعلیم اور ایمان کی حفاظت کے عملی اقدام اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کا عمل جاری رکھا۔ لہذا آپ نے بطور ساس اپنی بہوؤں اور بیٹیوں کی تربیت میں ایسا رول پلے

کیا اور انہیں اسلامی روحانی اخلاقی اقدار کا ایسا پیکر بنایا۔ ان کے سیرت و کردار کو نکھارا مصطفویﷺ مشن کا فکر و نظریہ انہیں ودیت کیا۔ محبت الٰہی عشق مصطفیٰ ادب رسولﷺ عظمت صحابہ محبت اہل بیت کے جذبہ سے سرشار مشن ان کے قلب و روح میں اتار دیا۔ انہیں علم حاصل کرنے کے لیے ایک ایسا ماحول دیا کہ ہرطرح کی معاونت کی یہی وجہ ہے کہ آپ کا پورا گھرانہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے آپ کی بہوئیں آپکی بیٹیاں اعلیٰ اخلاق، باکردار، نیک سیرت، متقی و پرہیزگار ہیں۔ جو آپ کی تقلید میں اپنے گھر کے امور بحسن خوبی نبھانے کے ساتھ ساتھ تحریک منہاج القرآن کے افکار و نظریات گھر گھر پہچانے کے لیے دنیا بھر میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی ہرلمحہ رہنمائی بھی کر رہی ہیں۔

آپ اس حیثیت میں تحریک کی تمام خواتین کے لیے رول ماڈل ہیں۔ اپنے خانگی امور کو بہترین چلانے کے ساتھ دین کی خدمت کیسے سرانجام دے آپ اس کی روشن مثال ہیں۔

آپ بطور سرپرست و رہنما:

منہاج القرآن ویمن لیگ کا قیام جب عمل لایا گیا تو آپ منہاج القرآن ویمن لیگ کی مکمل رہنمائی و سرپرستی فرماتی رہی ہیں۔ ویمن لیگ کی تربیت، ورکنگ، پلاننگ، عملی جدو جہد میں اس کی بنیادوں میں آپ کی انتھک محنت شامل ہے۔ آپ کا ایک قدم گھر میں امور خانہ داری کے انجام دہی بچوں کی تعلیم و تربیت میں ہوتا، تو دوسرا قدم ویمن لیگ کی سرپرستی و تربیت، منہاج گرلز کالج کے سٹاف اور طالبات کو دینی، علمی، فکری، محبت۔ ادب، عشق رسول پر لیکچر دینے مرکز و کالج میں ہوتا۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ خواتین کی عملی، دینی فکری، اخلاقی اصلاح کے لئے فیلڈ میں جاکر اپنے دروس و بیانات کے ذریعے دعوت و تبلیغ کا فریضہ بحسن خوبی سرانجام دیتی رہی ہیں۔ قائد تحریک کی سیاسی جدو جہد میں بھی آپ کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہیں۔ قائد تحریک کی مصروفیات بڑھنے سے آپ کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوگیا۔ جس طرح آپ منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرپرستی کرتی رہیں درس و تدریس کے لئے فیلڈ میں جاتی رہی ہیں۔ اسی طرح اپنی بیٹیوں، بہوؤں اور ویمن لیگ کے ساتھ ڈور ٹو ڈور کمپینز، کارنر میٹنگز کیں اور ریلیوں میں بھی شرکت کرتی رہی ہیں۔ آپ کی طبیعت میں مہمان نوازی و فیاضی بھی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ آپ کے گھر عید الفطر پر دسترخواں سجتا ہے اور نماز عید کے بعد سب خواص وعوام آپ کے دسترخوان سے مزیدار کھانے کھاتے ہیں۔ ماہ ربیع الاول پر آپ کے گھر کے باہر پارک میں دس دن ہر ایک کے لئے خصوصی ضیافت میلاد کا اہتمام ہوتا تھا۔ جس میں شیخ الاسلام آپ اور آپ کی پوری فیملی اپنے ہاتھوں سے کھانا تقسیم کرتے تھے۔

معاشرے کیلئے فلاحی کردار:

آپ غریبوں مسکینوں کے لئے درد دل رکھتی ہیں۔ آپ کچی آبادیوں میں جاکر غربا و مساکین میں کھانے اور دیگر ضروریات کی اشیا خود اپنے ہاتھوں سے تقسیم کرتی رہی ہیں۔ آپ نے جو ویمن لیگ کا پودا لگایا آج طاقتور تناور درخت بن چکا ہے۔ جس کی شاخیں پوری دنیا میں پھیل چکی ہیں بلکہ ان کی زیر سرپرستی ہونے والی منہاج القرآن ویمن لیگ اندرون و بیرون ممالک میں تحریک منہاج القرآن کے اہداف کی تکمیل کے لئے خواتین تک عظیم مقاصد کی دعوت فکر پہنچانے میں شب و روز مصروف عمل ہیں۔ اب ویمن لیگ کے اس قافلے میں آپ کے نقش قدم پر چل کر ہزارہا کارکنان اپنی اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ ویمن لیگ کے اس ترقی اور کامیابی کے سفر کا تمام سہرا آپ کو جاتا ہے۔ قارئین گرامی! تحریکی جدوجہد میں محترمہ ڈاکٹر رفعت جبین قادری کی گراں قدر خدمات ہیں جنہیں احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ اپنے کام، محنت اور کردار کی وجہ سے آپ کا نام ہمیشہ تاریخ کے سنہرے حروف میں جگمگا تا رہے گا۔

☆☆☆☆☆

اسلام نے مرد و زن کی تفریق کئے بغیر حصولِ علم کو لازم قرار دیا

پرامن اور باوقار معاشرہ کی تشکیل کے لئے خواتین کو علم کے زیور سے آراستہ کرنا ہوگا

خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے شیخ الاسلام نے منہاج کالج
فار ویمن کے نام سے عظیم الشان ادارہ قائم کیا

نافع علم اور سیرت و کردار کی تشکیل ویمن کالج کا طرہ امتیاز ہے

مسز حمیرا ناز (وائس پرنسپل MCW)

معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور فرد ہمیشہ اصلاح طلب رہتا ہے۔ افراد کا تشکیل پذیر معاشرہ بھی بالکل افراد ہی کی طرح ہمیشہ اصلاح چاہتا ہے خصوصا ہمارا معاشرہ جو اس وقت سماجی و اخلاقی حوالے سے جس تنزلی کا شکار ہے اسکی وجہ سے اچھائی کا تناسب کم اور برائیوں کا تناسب بڑھ رہا ہے۔ لہٰذا اصلاح معاشرہ کے لیے جدوجہد کی ضرورت آج ماضی کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ معاشرے کی بنیادی اکائی گھر اور خاندان ہے۔ گھروں کا ماحول پاکیزہ اور اعلیٰ اقدار کا حامل ہو تو گویا معاشرے کی ہر اکائی بہ ذات خود بہتر، ستھری اور پاکیزہ ہوگی اور اس طرح ایک مثالی معاشرہ وجود میں آئے گا۔

کسی بھی معاشرے کی ترقی کا انحصار افراد معاشرہ کی ذہنی وفکری استعداد پر مبنی ہوتا ہے۔ مرد وزن اس ترقی کے بنیادی اجزاء ہیں۔ بحیثیت انسان اسلام نے مرد و زن کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی دینی درجات اور مراتب کے حصول کی خاطر بطور روحانی انسان دونوں کے سامنے یکساں میدان عمل رکھا ہے اور جسمانی تخلیق میں فرق کے لحاظ سے انکے دائرہ ہائے عمل الگ الگ مقرر کیے ہیں۔ عورت کا کردار اسلامی معاشرہ میں بہت متنوع قسم کا ہے بطور بیٹی، بہن، بیوی اور ماں اسکے کردار کی اہمیت کی بناء پر اسکی تعلیم وتربیت کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اصلاح معاشرہ میں خواتین کے کردار پر غور کرتے ہوئے یہ حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے کہ خواتین کم وبیش دنیا کے ہر معاشرے میں تعداد کے لحاظ سے مردوں کے تقریباً مساوی ہوتی ہیں، لہٰذا اگر ہر خاتون اپنی ذات کی اصلاح پر توجہ دے تو وہ معاشرہ کے عمومی اخلاق کو سنوارنے کا ذریعہ ثابت ہوسکتی ہے۔

خواتین کی تعلیم و تربیت میں علمی درسگاہوں کا کردار:

اصلاح معاشرہ میں نمایاں کردار ہمارے تعلیمی نظام کا ہوتا ہے جو ذہن اور کردار سازی کر کے ایسے افراد تیار کرتا ہے جو فکری و تربیتی عمل سے گزر کر معاشرے کے لئے مد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کسی ملک یا معاشرے کا نظام تعلیم ایسے افراد تیار نہ کر سکے تو پھر ترقی کا عمل کبھی بھی پروان نہیں چڑھ سکتا اور خواتین کے لئے یہ نظام تعلیم اس لئے بھی مہیا کیا جانا ضروری ہے کہ انکی گود میں جو نسلیں پروان چڑھیں وہ معاشرہ کی مفید رکن ثابت ہوں۔

اسلام نے جس معاشرہ کی بنیاد رکھی اس میں مرد وزن کی تخصیص کیے بغیر تعلیم کو دونوں کے لیے لازمی قرار دیا خصوصاً عورت کے حوالے سے معاشرہ قبل از اسلام میں افراط کا شکار رہا اسلام نے اپنی آفاقی تعلیمات سے اسکی حیثیت کو مستحکم کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے عورت کی تعلیم وتربیت کے لیے انقلابی اقدامات اٹھائے یہی وجہ ہے کہ آگے چل کر مسلمان خواتین نے اصلاح وتعمیر معاشرہ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے منہاج

القرآن ویمن لیگ اسلامی فکر و نظریے کو مدنظر رکھ کر قائم کی کیونکہ اصلاح احوال اور غلبہ دین حق کے جس عالمگیر مشن کا آغاز انھوں نے تحریک منہاج القرآن کے قیام کی صورت میں کیا اسکا حصول تب تک ناممکن تھا جب تک کہ وہ معاشرہ کے نصف سے زائد 52% طبقہ خواتین کو ان مقاصد کے حصول کی جدوجہد کے لیے تیار نہ کریں ۔لہذا آغاز سے ہی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق خواتین کے حقوق اور انکے عملی کردار کی اہمیت کو اجاگر کیا ۔اس غرض سے انہوں نے دوسطحوں پر کام کا آغاز کیا۔

1۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ معاشرہ میں فکری و نظریاتی سطح پر بیداری شعور ہو اور خواتین کی تنظیم سازی کے ذریعے اصلاح احوال امت اور غلبہ دین حق کے مقاصد کا حصول ممکن ہو سکے ۔

2۔ منہاج کالج برائے خواتین کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ اسلامی اقدار اور جدید علوم پر مبنی درسگاہ سے متوازن فکر و عمل کے حامل دماغ معاشرے کو سرو کریں کیونکہ تعلیمی درسگاہیں معاصر چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے تربیت یافتہ افراد کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جن سے معاشرہ کی فکری رہنمائی کا فریضہ انجام دیا جاسکتا ہے ،اعلیٰ اخلاقی اقدار ہی اعلیٰ تہذیب کو جنم دیتی ہیں۔ لہذا ایسے کسی تعلیمی ادارے کی ضرورت تھی جہاں عمدہ سیرت و کردار سے مزین طالبات معاشرتی اصلاح میں اپنا کردار ادا کریں۔

منہاج کالج برائے خواتین کے مقاصد و اہداف:

1۔طالبات کو انسان اور ذات باری تعالیٰ کے درمیان ارتباط سے روشناس کروانا تاکہ وہ خود شناسی سے خدا شناسی تک پہنچ جاسکے۔

2۔ قرآن و سنت اور سیرت رسول ﷺ کا ایسا مطالعہ جس سے تعلق باللہ اور ربط رسالت کی بحالی ممکن ہو سکے۔

3۔ ایمانیات و اعتقادات سے ایسی آگاہی جسکے ذریعے عقائد صحیحہ کا اثبات اور عقائد باطلہ کا رد کیا جاسکے ۔

4۔ مذہبی، مسلکی، لسانی اور گروہی تعصّبات سے بالاتر ہو کر ایسی تعلیم کا اہتمام کرنا جس سے ملت اسلامیہ کا تشخص اجاگر ہو سکے۔

5۔ طالبات میں اسلامی فکر کے حوالے سے واضحیت پیدا کرنا تاکہ ان کو اقامت دین کی جدوجہد کے لیے تیار کیا جاسکے ۔

6۔ ایسی اخلاقی وروحانی تربیت کا اہتمام کرنا جس سے تزکیہ نفس کی منزل کا حصول ممکن ہو تاکہ معاشرہ میں روحانی قدروں کو از سر نو زندہ کیا جاسکے ۔

7۔ جدید و قدیم علوم کے امتزاج سے ایسی باصلاحیت طالبات تیار کرنا جو اسلامی معاشرہ کے تمام شعبہ ہائے حیات میں رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔ امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز سے آگاہی حاصل کرنا اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انکا حل تلاش کرنا۔

کالج ھذا کی طالبات درس و تدریس، دعوت و تبلیغ، علمی و فکری رہنمائی،اور انتظامی امور کے حوالے سے اہم کردار ادا کر رہی ہیں اور کئی میادین میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا چکی ہیں جسکے اہم خدوخال درج ذیل ہیں ۔

1۔ بہت سی فاضلات سرکاری سکولز اور کالجز میں تدریسی و انتظامی فرائض انجام دے رہی ہیں ۔

2۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام منعقدہ الھدایہ کیمپس اور دروس عرفان القرآن اور عرفان القرآن کورسز کے ذریعے ان طالبات نے قرآن کے پیغام کو پورے ملک میں پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

3۔ حلقہ ہائے درود، اور روحانی محافل کے ذریعے تزکیہ نفوس کرنے میں بنیادی محرک کا کردار ادا کر رہی ہیں ۔

4۔ تقریر و تحریر کے ذریعے یہ طالبات نہ صرف امت کی فکری رہنمائی کر رہی ہیں بلکہ احیائے دین کے عملی میدان میں بھی ہمیشہ ہراول دستہ کا کردار ادا کرتی رہی ہیں ۔

منہاج کالج فار ویمن کے منفردات اور امتیازی خصائص:

بہترین معاشرہ کی تشکیل میں افراد کی تعلیم و تربیت کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے ۔معاشرے کی تعمیر میں مرد سے زیادہ عورت کا کردار اہمیت کا حامل ہے اگر عورت تعلیم یافتہ ،باشعور اور تربیت یافتہ ہوگی تو معاشرے کا مفید رکن ثابت ہو سکے گی۔ عصر حاضر میں جہاں علمی مراکز ،یونیورسٹیز ،مدارس

کی بہتات نظر آتی ہے وہیں بہت کم ایسے تعلیمی ادارے ہیں جو تعلیم کے ساتھ فرد کی تربیت کو ملحوظ خاطر رکھ کر اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان بھر میں ایسے تعلیمی اداروں کی تعداد شاید آٹے میں نمک کے برابر ہو جو بیک وقت اسلامی اور جدید علوم کو نصاب کا حصہ بناتے ہوں ہمارے ہاں یا تو مدارس کا نظام ہے جہاں کی طالبات صرف شریعہ علوم حاصل کرتی ہیں مگر جدید ترقی یافتہ دور میں معاشرے کے تقاضوں کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے وہ عضو معطل بن جاتی ہیں ۔دوسرا طبقہ جو جدید یونیورسٹیز سے تعلیم حاصل کر رہا ہے وہ اسلامی اقدار وروایات سے نابلد نظر آتا ہے۔ اسلام کا نظریہ تعلیم یہ ہے کہ علم کے ساتھ عمدہ اخلاق اطوار کو بھی متصف کیا جائے تاکہ بندے کے جملہ امور اللہ کی رضا کے تابع ہوجائیں ۔اسی مقصد کے پیش نظر تحریک منہاج القرآن کے بانی وسرپرست اعلیٰ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اسلام کے آفاقی اصول تعلیم اور قدیم وجدید علوم سے متصف ایک ایسی درسگاہ قائم کی جہاں نہ صرف طالبات کی علم سے بہرہ ور ہوں بلکہ انکی ذہنی،اخلاقی اور روحانی ترقی ان اصولوں پر کی جاسکے جو آج سے چودہ سوسال پہلے حضور اکرم ﷺ نے عطا کیے یہ وہ نظریات ہیں جو آج مفقود ہیں۔ آج ہمارے ہاں تعلیم تو موجود ہے مگر تربیت اور علم نافع کا فقدان ہے جدید دور میں مادیت پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان نے والدین کو مشکل سے دوچار کردیا تھا جو اپنی بیٹیوں کے لیے ایسی تعلیمی درسگاہ کے خواہاں تھے جو جدید تقاضوں کے مطابق علم وتربیت دونوں کا ماحول فراہم کرے بحمداللہ یہ ضرورت MCW کی صورت میں پوری ہوگئی۔ یہی وجہ ہے کہ کالج ہذا کی طالبات ایک طرف اسوہِ سیدنا فاطمۃ زہرہ رضی اللہ عنہا و زنیب رضی اللہ عنہا کی امین بن کر معاشرے میں کُنتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ ۔۔۔۔ کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیتی ہیں تو دوسری طرف جدید تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہوکر معاشرے کی خدمت کرتی ہیں۔

اس کالج میں طالبات کی عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی،نظریاتی اور فکری تربیت بھی کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کالج ھذا کی طالبات درس وتدریس ،دعوت وتبلیغ علمی وفکری رہنمائی،اور انتظامی امور کے حوالے سے کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اندرون وبیرون ملک مختلف انداز کی دعوتی تحریکی،تربیتی اور تعلیمی ذمہ داریاں نبھارہی ہیں۔کئی فاضلات گورنمنٹ سیکٹر میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔اب تک سینکڑوں فاضلات پرائیویٹ اور گورنمنٹ سیکٹر میں بطور معلمات نئی نسل کی تعمیر سیرت وکردار میں کوشاں ہیں۔ اس درسگاہ میں دنیا بھر سے طالبات حصول تعلیم وتربیت کے لئے آتی ہیں ۔اور یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے علاقوں میں اپنی خانگی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ معاشرہ میں طبقہ نسواں میں شعور کی بیداری اور اسلامی تعلیمات کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں ۔کئی فاضلات منہاج القرآن ویمن لیگ کے پلیٹ فارم پر اسلام کی آفاقی وانقلابی تعلیمات کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔

مگر انسان کو وہی علم فائدہ دیتا ہے۔ جو علم نافع ہو اسی لیے حضور ﷺ کی دعاؤں میں "علم نافع " کا سوال مذکور ہوتا ہے اور ایسے علم سے پناہ مانگی گئی ہے جس سے انسان کو نفع نہ ملے۔علم کو نافع بنانے کے لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے علم پر عمل کرتے ہوئے اپنی سیرت وکردار میں نکھار پیدا کرے ۔مولانا جلال الدین رومی نے علم کے اثرات بیان کرتے ہوئے کہا تھا:

علم رابرتن زنی مارے بود
علم را برمن یارے بود

علم کو اگر تن پروری کے لیے پڑھ لیا جائے تو خطرناک اور مضر ہوتا ہے۔یہ سانپ کی طرح نقصان دہ ہوتا ہے اور اگر علم کے حصول میں اخلاص وللّٰہیت ہو تو پھر یہ مونس وغم خوار ہوجاتا ہے۔

منہاج کالج برائے خواتین کی حکمت عملی یہ ہے کہ اس مادرِعلمی میں آنے والی طالبات کے علم کو نافع بنایا جائے۔ان کی سیرت وکردار کی تشکیل کی جائے۔طالبات کو جس طرح عصری اور دینی تعلیم سے بہرہ ور کرایا جاتا ہے۔اسی طرح ان کی خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا اہتمام ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اصلاحِ معاشرہ، دعوتِ دین اور جدید ذرائع ابلاغ

تحریک میں منہاج القرآن ویمن لیگ آن لائن دعوت و تربیت کا بانی فورم ہے

شیخ الاسلام نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیشہ سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی کے مثبت اور بروقت استعمال کی ضرورت و اہمیت پر زور دیا

تحریم رفعت

معاشرے کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے اصلاح وتجدید کی کوششیں ہر دور میں ناگزیر رہی ہیں ۔موجودہ دور سائنسی انکشافات و ترقی اور جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے، جس کی بدولت عصر حاصر میں مختلف النوع جدید ذرائع ابلاغ بھی وجود میں آ چکے ہیں اور یہ ذرائع ابلاغ بھی معاشرے کا نہ صرف اہم شعبہ ہیں ، بلکہ یہ دوسرے تمام شعبوں پر اثر انداز ہو کر ان کی صورت گری کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، جدید ذرائع ابلاغ کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے مگر اس کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کرنے کا مقصد ہرگزر دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے دعوت وتبلیغ کی نفی کرنا نہیں بلکہ اصلاح معاشرہ کیلئے جدید ذرائع ابلاغ سے بہتر سے بہترین استفادہ کرنا ہے۔

جدید ذرائع ابلاغ جن میں موجودہ دور میں سب سے مشہور اور اہم شعبہ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سے منسلک دیگر ذرائع ابلاغ ہیں، جنہیں آج بدقسمتی سے اصلاح معاشرہ کے استعمال کی بجائے فقط تفریح اور وقت گزاری کا ذریعہ سمجھ لیا گیا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ کا یہ شعبہ مختلف النوع مواد کا مجموعہ ہے اور جس کی قوتِ تاثیر دیگر تمام ذرائع سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اسے عوام کا میڈیا بھی کہا جاتا ہے، اس کا استعمال نہایت آسان اور عام فہم ہے، مگر عوام اس میڈیم کی قوت و طاقت سے بے خبر ہیں اور ان کی توجہ اس امر کی جانب مرکوز نہیں کہ اس زبردست ذریعہ ابلاغ کے مثبت پہلو اصلاح معاشرہ کے لئے کس قدر مفید و مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں اور وہ افراد خود بھی اصلاح معاشرہ کیلئے کس قدر کارگر ثابت ہو سکتے ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کے بانی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فقید المثال بصیرت کی بدولت اس وقت کے جدید ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لاتے ہوئے سرکاری و غیرسرکاری مذہبی و ثقافتی ہر ادارے سے پہلے 1992ء میں

تحریک منہاج القرآن جدید ذرائع ابلاغ کے میدان میں اپنا نمایاں مقام رکھتی ہے، اس میدان کو تبلیغ دین اور اشاعت و ترویج دین کیلئے تحریک منہاج القرآن کی دنیا بھر میں موجود تنظیمات بھرپور انداز میں نہ صرف استعمال کر رہی ہیں بلکہ ان ذرائع ابلاغ کے استعمال سے متعلق وقتاً فوقتاً مختلف نوعیت کی ٹریننگ ورکشاپس بھی کروائی جارہی ہیں

ضرورت اس امر کی ہے کہ اصلاح معاشرہ کیلئے جدید ذرائع ابلاغ کے تحت ہمیں اپنی حکمت عملی کو جدید خطوط پر استوار کرنا ہوگا تا کہ درپیش چیلنجز کا مقابلہ کیا جا سکے

تحریک منہاج القرآن کی ویب سائٹ وجود میں آ چکی تھی، یہ وہ وقت تھا جب پاکستان میں انٹرنیٹ کا آغاز نہیں ہوا تھا،مگر جدید ذرائع ابلاغ کی اہمیت کے پیش نظر اس کے استعمال کو بیرون ملک سے شروع کیا گیا اور آج تحریک منہاج القرآن کا ہر شعبہ جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال میں دنیا بھر کی بیشتر جماعتوں میں نمایاں نظر آتا ہے۔ دورہ حاضر کی ضرورت کے پیش نظر بالخصوص منہاج القرآن ویمن لیگ نے جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے وطن عزیز کے تقریباً ہر چھوٹے بڑے شہرحتی کے گاؤں اور دیہاتوں تک بھی ترویج و اشاعت دین اورتبلیغ دین کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے۔آن لائن کانفرنسز ہوں یا سیمینارز، دروس قرآن ہوں یا پھر حلقات درود، ٹریننگ ورکشاپس ہوں یا پھرتخلیقی وتکنیکی مہارت پرمشتمل تعلیمی تدریسی کورسز ہر ایک شعبہ میں جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال اپنی مثال آپ ہے۔

حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے معاشرے کے ہر فرد کو جدید ذرائع ابلاغ کا مثبت استعمال سیکھنا اور پھر اسے سب سے پہلے خود پر لاگو کرنا ہوگا۔ جدید ذرائع ابلاغ کی ضرورت و اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصاً نوجوان نسل کو ان صفات سے متصف ہونا انتہائی ضروری ہے ۔تحریک منہاج القرآن جدید ذرائع ابلاغ کے میدان میں اپنا نمایاں مقام رکھتی ہے، اس میدان کوتبلیغ دین اور اشاعت و ترویج دین کیلئے تحریک منہاج القرآن کی دنیا بھر میں موجود تنظیمات بھرپور انداز میں نہ صرف استعمال کر رہی ہیں بلکہ ان ذرائع ابلاغ کے استعمال سے متعلق وقتاً فوقتاً مختلف نوعیت کی ٹریننگ ورکشاپس بھی کروائی جارہی ہیں۔

اصلاح معاشرہ کیلئے جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال نوجوانوں کیلئے ایک ذمہ داری بھی ہے، کیونکہ مرد و خواتین بلاتفریق معاشرے کے تشکیلی عناصر کا جزو لاینفک ہیں اور معاشرے کی اصلاح اور اسلامی وخوشگوار معاشرے کی تشکیل کے لیے نوجوانوں کی ذمہ داری سب سے اہم ہے، ان کے اسلامی کردار وگفتار، اخلاق اور اعمال حسنہ کے بغیر معاشرے کی اصلاح اور اسلامی معاشرے کا وجود ناکام وناتمام رہتا ہے۔اس امر میں کوئی شک نہیں کہ اگر خلقت کے مقاصد اور انسان کی اجتماعی زندگی کے ناقابل انکار پہلو کوملحوظ نظر رکھا جائے تو جدید ذرائع ابلاغ کی ناگزیریت اور ایک مثالی معاشرے کی ضرورت خودبخود عیاں ہوجاتی ہے۔

اگر ہم انسانی تاریخ کی ورق گردانی ہیں تو یہ بات ہم پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ انسان ہر دور کے ذرائع ابلاغ ہی کی بدولت ازل سے حالات سے باخبر رہنے کا خواہش مند رہا ہے اس کی یہ خواہش مختلف ادوار میں مختلف طریقوں سے پوری ہوتی رہی ہے۔شروع میں تحریریں پتھروں اور ہڈیوں پرلکھی جاتی تھیں، پھر معاملہ درختوں کی چھال اور چمڑے کی طرف بڑھا۔ زمانہ نے ترقی کی تو کاغذ او رپریس

جدید ذرائع ابلاغ کے اس میدان میں اسلام دشمن عناصراور باطل کے اسلام مخالف پروپیگنڈا کے جواب میں اسلام کا حقیقی چہرہ اور پیغمبراسلام کی حقیقی تعلیمات دنیا کو نہ صرف دکھانے کیلئے مصروف عمل ہے بلکہ نوجوان نسل کے عقائد ونظریات اور ان کی بہترین تعلیم و تربیت کا بیڑہ بھی اٹھائے ہوئے ہے

تحریک منہاج القرآن کے بانی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فقید المثال بصیرت کی بدولت اس وقت کے جدید ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لاتے ہوئے سرکاری و غیرسرکاری مذہبی و ثقافتی ہرادارے سے پہلے 1992ء میں تحریک منہاج القرآن کی ویب سائٹ وجود میں آ چکی تھی

وجود میں آیا، پھر انٹرنیٹ کا دور شروع ہوا تو ذرائع ابلاغ میں انقلاب برپا ہوگیا جس کے بعد سے صحافت میں انتہائی تیزی کے ساتھ بے مثال ترقی جاری ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ کی بدولت نظریاتی اور اسلامی صحافت معاشرہ کی مثبت تشکیل ،فکری استحکام، ملکی ترقی کے فروغ ، ثقافتی ہم آہنگی ،تعلیم وتربیت اصلاح وتبلیغ ، رائے عامہ کی تشکیل ، خیر وشر کی تمیز اور حقائق کے انکشاف میں بہت مدد دیتی ہے۔

جدید ذرائع ابلاغ کے مثبت و کارآمد استعمال کیلئے تربیت و اہلیت اورفنی قابلیت شرط اوّل ہے۔ فی زمانہ بدقسمتی سے مثبت سرگرمیوں سے کنارہ کشی و درست رہنمائی و تربیت کی کمی کی بدولت معاشرے کے بیشتر افراد جو جدید ذرائع سے تو منسلک ہیں مگر ان کا مطمع نظر اصلاح معاشرہ نہیں ، ایسے افراد دینی اور اخلاقی اہلیت سے عاری ہیں، اصول وکردار کے لحاظ سے قطعاً غیر ذمہ دار، مغربی یلغار کی حمایت اور لادینی افکار کو نمایاں کرنے میں سرگرم ہیں، ایسے افراد کو اگر راہ راست پر لانے کی بات کی جائے اور اگر ان سے کہا جائے کہ معاشرے میں بگاڑ پیدا نہ کریں بلکہ معاشرے کا مفید فرد اور مؤثر رکن بنیں تو ان کا جواب وہی ہوتا ہے جو قرآن مجید میں مکالمہ کی صورت میں بیان ہوا ہے کہ وہ جواباً کہتے ہیں کہ ہم ہی تو معاشرے میں اصلاح کرنے والے ہیں۔

نوجوان نسل کو جدید ذرائع ابلاغ کا مثبت استعمال سیکھانا، ان کی فکری ونظریاتی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا اور معاشرے کیلئے جدید ذرائع ابلاغ کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کرنا معاشرے کے اہم افراد اور مؤثر دینی و مذہبی تنظیمات کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔اگر اصلاح معاشرہ کیلئے جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال سے متعلق رہنمائی کی جائے تو یہی افراد ملک و ملت کی بہترین خدمت کریں گے اور دیگر افراد معاشرہ کو بھی اصلاحی کاموں کی طرف راغب کریں گے۔

عصر حاضر جدید سائنس اورٹیکنالوجی میں ترقی کی جس سطح پر ہے آج سے پہلے کبھی نہ تھا اور ہر آنے والا دن اس ترقی میں اضافہ اور بڑھوتری کی طرف گامزن ہے، لہٰذا منہاج القرآن ویمن لیگ نے بھی حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے جدید ذرائع ابلاغ کے اس میدان میں اسلام دشمن عناصراور باطل کے اسلام مخالف پروپیگنڈا کے جواب میں اسلام کا حقیقی چہرہ اور پیغمبراسلام کی حقیقی تعلیمات دنیا کو نہ صرف دکھانے کیلئے مصروف عمل ہے بلکہ نوجوان نسل کے عقائد ونظریات اور ان کی بہترین تعلیم وتربیت کا بیڑہ بھی اٹھائے ہوئے ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ آج دنیا بھر میں اس پیغام کو عام کرتی نظر آتی ہے کہ مثالی اور باوقار معاشرے کی تشکیل کیلئے اسلام نے جہاں مسلمانوں کوتبلیغ دین کا حکم دیا ہے وہاں تبلیغ دین کے باوقار طریقے اورآداب گفتگو بھی سکھائے ہیں ۔لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اصلاح معاشرہ کیلئے جدید ذرائع ابلاغ کے تحت ہمیں اپنی حکمت عملی کو جدید خطوط پر استوار کرنا ہوگا تاکہ درپیش چیلنجز کا مقابلہ کیا جاسکے، جدید ذرائع ابلاغ معاشرے کی تعمیر وترقی میں مثالی کرداراس وقت تک ادانہیں کر سکتے جب تک معاشرے کے سلیم الطبع افراد اس کی ضرورت و اہمیت کو اپنا نصب العین نہ بنالیں، اور اپنے افکار و خیالات کی صحیح ترجمانی کیلئے فکر ونظر میں وسعت وگہرائی پیدا نہ کرلیں۔

☆☆☆☆☆

اصلاحِ معاشرہ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کا کردار

MWL اسلام اور انسانیت کی خدمت کا سب سے بڑا فعال پلیٹ فارم ہے

ویمن لیگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصورِ حقوق نسواں پر عمل پیرا ہے

ویمن لیگ تعلق باللہ، ربطِ رسالت اور رجوع الی القرآن کی دعوت عام کر رہی ہے

ڈاکٹر فرخ سہیل

اسلام کے ابتدائی دور سے لے کر اب تک مسلم خواتین کا جو کردار رہا ہے وہ ادیان عالم کی تاریخ میں ایک عظیم الشان مثال ہے کیونکہ اولین مسلمان ہونے والی خواتین میں جناب خدیجۃ الکبریٰؓ کا نام سر فہرست ہے۔ سرچشمہ نبوت کے لیے حوصلہ افزائی کا سرچشمہ اسی بی بی کی ذات مبارکہ تھی کہ جب حضور اکرم ﷺ غار حرا سے اتر کر پہلی وحی کی صورت میں پیغام الٰہی کو لے کر گھر پہنچے تو گھبراہٹ اور پریشانی کو کم کرنے والی اور آپ ﷺ کے صدق و امانت کی پہلی گواہ کے طور پر جناب خدیجہؓ کا کردار و عمل کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ ﷺ کے بلند کردار اور صداقت و امانت کی گواہ کے علاوہ اسلام کے ابتدائی مشکل دور میں حضرت خدیجہؓ ہمت و بہادری کا ایک بلند اور مضبوط ستون نظر آتی ہیں جنہوں نے قدم قدم پر دعوت اسلام میں آپ کے ساتھ رہیں اور یہاں تک کہ شعب ابی طالب میں خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپ کا ساتھ دیا۔

خدیجہؓ کے علاوہ اسلام کے دور اولین میں دیگر خواتین کے بلند کردار پر اگر نظر ڈالی جائے تو ہمیں حضرت رقیہؓ جو حضرت عثمانؓ کے ہمراہ مکہ سے ہجرت فرماگئیں اسلام کی پہلی مہاجر خاتون ہیں کہ انہوں نے اپنے شوہر کی معصیت میں عربوں کے جاہل معاشرے میں یہ مہر ثبت کردی کہ راہ حق کی حفاظت و اشاعت کے لیے اگر اپنا علاقہ بھی چھوڑنا پڑے تو صنفِ نازک بھی اس میدان میں اپنے شوہر کے ہمقدم ہوتی ہے، اس کے علاوہ اگر عورتوں کے کردار کی اور مثال دینا ہو تو اسلام کی سب سے پہلی شہید حضرت سمیہؓ نے بھی معاشرتی ظلم و استبداد کے سامنے سینہ سپر ہوکر اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا اور ثابت کردیا کہ اصلاح معاشرہ کے لیے اگر اپنی جان بھی پیش کرنی پڑے تو وہ بھی باعث اعزاز ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارکہ میں مسلم خواتین نے زندگی کے تمام شعبہ جات میں بھرپور کردار ادا کیا۔ علم کی ترویج و اشاعت ہو یا میدان کارزار، معاملات سیاست ہوں یا اولاد کی پرورش و تربیت غرض کہ ہر عملی زندگی کے ہر محاذ پر خواتین کا کردار نمایاں نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد امہات المومنینؓ نے معاشرے کے نونہالوں کی تربیت میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ بچوں کو دینی مسائل کی تعلیم اور فہم دین کی تعلیم و تدریس میں بھرپور خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد بھی آج تک مسلم خواتین کا کردار اصلاح معاشرہ کے حوالے سے قابل فخر ہی رہا ہے۔

منہاج ویمن لیگ کے قیام سے لے کر اب تک فروغ اسلام اور احیائے دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے علاوہ ویمن لیگ کی خواتین اصلاح معاشرہ کے لیے سرگرداں نظر آتی ہیں کیونکہ منہاج ویمن لیگ کے قیام کا مقصد بھی یہی تھا کہ امت مسلمہ کے نونہالوں کی اصلاح و تربیت کو عمل میں لایا جائے اور جب تک مائیں بہترین مثال نہیں ہوں

گی تب تک معاشرہ سنور نہیں سکتا۔

منہاج ویمن لیگ کے قیام کے بنیادی مقاصد میں معاشرے کی خواتین کو تعلق باللہ کی دعوت، خواتین کو ربط رسالت کی دعوت، رجوع الی القرآن کا جذبہ، ایک قوم ہونے کا شعور بیدار کرنا اور پاکستانی معاشرے کی مسلم خواتین کو اصلاح معاشرہ کے لیے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا تھا۔ اس کے علاوہ خواتین میں امت مسلمہ کے زوال کے اسباب کا شعور بیدار کرتے ہوئے اصلاح معاشرہ کے عروج کے لیے جدوجہد کا جذبہ بیدار کرنا بھی شامل ہے۔

منہاج ویمن لیگ کی خواتین کا اس حوالے سے کردار قابل قدر ہے کیونکہ اسلامی معاشرے کی تشکیل و اصلاح میں خواتین کو ایک پلیٹ فارم کی از حد ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں پر سب اکٹھی ہوکر خواتین کے اندر اپنے حقوق کے تحفظ اور فرائض کی ادائیگی کا احساس اجاگر کیا جائے ان کی تعلیم و تربیت کے فروغ کے لیے جدوجہد کی جائے اور انہیں اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانے کے مختلف مواقع فراہم کیے جائیں تا کہ بے سہارا اور مفلس و نادار خواتین کے تحفظ اور امداد کو یقینی بنایا جاسکے اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے خاطر خواہ کام کیا جائے تا کہ بے سہارا اور مجبور و بے بس خواتین جو معاشرے کے ظلم وستم کا شکار ہوکر حالات کی چکی میں پس رہی ہیں ان کو قانونی مدد فراہم کی جائے اور یہ بھی کہ خواتین کی معاشی کفالت بھی ہوسکے اور ان میں اخلاقی اقدار کی ترویج و اشاعت کی جاسکے۔

اس سلسلے میں پاکستان کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک میں منہاج ویمن لیگ کا کردار مثالی رہا ہے اور آج تحریک منہاج القرآن کے ویمن لیگ کا ونگ 50 سے زائد ممالک میں اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ دنیا کے بے شمار ممالک میں اسلامک سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جہاں خواتین و طالبات حفظ القرآن، تجوید وقرات کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی فیض حاصل کررہی ہیں اور اس کے علاوہ جدید تعلیم سے بھی بہرہ مند ہورہی ہیں۔

پاکستان کے مختلف علاقوں میں ویلفیئر سوسائٹی کے پلیٹ فارم سے مستحق و نادار خاندان کی بچیوں کی شادیاں کرائی جاتی ہیں اور ضروریات زندگی کے لیے اشیاء بطور جہیز فراہم کی جاتی ہیں اور اس کے علاوہ مستحق خواتین کی عید کے موقع پر بھی امداد کی جاتی ہے۔

پاکستان کے مختلف علاقوں میں طالبات کے لاتعداد تعلیمی ادارے منہاج پبلک سکولز اور ماڈل سکولز کے نام سے معاشرے کی تعلیمی بحالی کے لیے سرگرداں ہیں، اس کے علاوہ لاہور میں خواتین کی اعلیٰ سطح پر (ایم فل/ پی ایچ ڈی) کی تعلیم کی سہولت بھی میسر ہے جہاں سے آج بے شمار سکالر خواتین میدان عمل میں اپنے اپنے شعبہ ہائے زندگی میں فرائض کی انجام دہی کررہی ہیں اور اس کے علاوہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں قرآن فہمی کے دروس کے لیے بے شمار حلقہ جات قائم ہیں اور خواتین کی اخلاقی و روحانی تربیت کے لیے ہر سال اعتکاف کیمپ کی شکل میں تربیتی پروگرام منعقد ہوتا ہے جہاں بے شمار خواتین کی اخلاقی و روحانی تربیت ہوتی ہے جن سے تعلق باللہ اور تعلق بالرسول بحال ہوتا ہے اور اصلاح احوال کی یہ محافل، نعت خوانی کی محافل، سیمینارز اور کانفرنس میں خواتین کی نمائندگی کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے تا کہ ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ان کی بھرپور تربیت ہوسکے اور اس طرح باقاعدہ تربیت یافتہ اور اصلاح یافتہ ہونے کے بعد اپنی قابلیت کے بل بوتے پر اصلاح معاشرہ کے لیے مفید اور کار آمد ثابت ہوسکیں۔

☆☆☆☆☆

اظہار تعزیت

گزشتہ ماہ محترمہ عابدہ پروین زوجہ غلام علی (صدر یوسی ننگل ساہداں۔مریدکے) قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

علم اور تعلیم و تربیت کے فروغ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کا کردار

شیخ الاسلام کی تربیت یافتہ خواتین سکالرز ملک بھر میں اصلاح احوال کا فریضہ انجام دے رہی ہیں

عورت معاشرہ کی وہ اکائی ہے جو قوموں کے عروج وزوال کا موجب بن سکتی ہے

منہاج القرآن ویمن لیگ خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے مختلف جہات پر کام کررہی ہے

تحریر: سعدیہ محمود

عورت کا علم عمل میں ڈھلتا ہے تو قوموں کا کردار بنتا ہے۔ عورت معاشرے کی وہ اکائی ہے جو قوموں کے عروج وزوال کا براہ راست موجب بن سکتی ہے کیونکہ اگلی نسل اس کی گود میں پروان چڑھ رہی ہوتی ہے۔ عورت چاہے ماں ہو، بہن ہو، بیٹی ہو یا بیوی، ہر روپ میں اس کا کلیدی کردار مسلم ہے مگر ماں کا کردار نہ صرف مقام بلکہ ذمہ داری کے اعتبار سے بھی سب سے منفرد اور ممتاز ہے کیونکہ ماں سے سیکھا ہوا سبق اور ماں کے قول وفعل سے ملنے والا عملی نمونہ اولاد اپنے کردار کی صورت میں ماحول پر منعکس کرتی ہے۔اور یوں فردا فردا سماجی اقدار تشکیل پاتی ہیں جو مجتمع ہوکر قوم کی شناخت بن جاتی ہیں۔

منہاج ویمن لیگ،منہاج القرآن انٹرنیشنل کی ایک ذیلی تنظیم ہے۔جس کا منشور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی خواتین کی دینی،معاشرتی اور اخلاقی بنیادوں پر تربیت کرنا ہے۔ تربیت کے ساتھ ساتھ عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق علم وہنر، تحقیق و مطالعہ اور خوداعتمادی سے ہمکنار کر کے عورت کو معاشرے کا موثر اور معتبر حصہ بنانا بھی اس کے منشور میں شامل ہے ۔ ویمن لیگ اس عزم کے ساتھ مصروف عمل ہے کہ ہر عورت چاہے وہ خاتونِ خانہ ہو یا کسی اور پیشے سے منسلک ہو، اسے اسلام کی بنیادی تعلیمات سے لیکر فہم قرآن وحدیث اور جملہ انفرادی، خاندانی،سماجی و معاشرتی حقوق وفرائض سے آگاہ کر کے معاشرے میں اپنا موثر کردار اور مقام حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جا سکے۔ مزید برآں شخصی اوصاف کو مزید نکھار کر مضبوط کردار اور متوازن شخصیت کی حامل خواتین کے ذریعے مستقبل کے معماروں میں علم وعمل کی شمعیں روشن کرنے کا پیشگی سامان کرنا ویمن لیگ کے مشن کا اہم حصہ ہے۔

ویمن لیگ محقق عصر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سربراہی میں مشرق تا مغرب 90 سے زائد ممالک میں دین و ملت کی خدمت میں مصروف ہے ۔ وسیع تنظیمی نیٹ ورک کی صورت میں ویمن لیگ نے بہت سے چھوٹے بڑے منصوبے شروع کیے ہوئے ہے جن کا مقصد عورت میں بااختیار اور بامقصد زندگی گزارنے اور دین کی خدمت کرنے کی سوچ اور صلاحیت پیدا کرنا ہے ۔اور اس کا سب سے پہلا نمونہ خود ویمن لیگ کا تنظیمی نظام ہے جو اوپر سے نیچے تک براہ راست خواتین کے زیرانتظام کام کررہا ہے ۔

مجموعی طور پر ویمن لیگ خواتین کے لیے چہار جہات پر کام کر رہی ہے اور ہر جہت میں دیگر بہت سے چھوٹے بڑے پروگرام اور منصوبے ترتیب دیئے گئے ہیں جو وقت، موقع اور خطے کی نسبت سے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان جہات میں چار بڑے منصوبہ جات دعوۃ، تربیۃ ، تنظیمات اور سٹوڈنٹس افیرز ہیں ۔

دعوۃ پروجیکٹ کا مقصد خواتین کو بنیادی دینی،

جو شخص بچپن میں ادب کرنا نہیں سیکھتا بڑی عمر میں اس سے بھلائی کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی

شرعی اورفقہی تعلیمات سے روشناس کروا کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹوٹے ہوئے تعلق کو بحال کر کے مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا ہے، تاکہ جس عظیم مقصد کے لیے انسان کی تخلیق عمل میں آئی اس میں کوتاہی سے مکمل اجتناب ہوجائے۔ اس سلسلہ میں حلقہ عرفان القران، حلقہ درودوسلام، عرفان القران کورسز،میلادمحافل، سیرت کانفرنس اور معلوماتی سیمینار کا انعقاد کرکے عملی بنیادوں پر عوامی سطح تک خواتین کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جاتا ہے۔

تربیۃ پروجیکٹ اپنی نوعیت کا ایک منفرد پروجیکٹ ہے جس کا مقصد دینی اور دنیاوی تقاضوں کے مطابق مروجہ تعلیمات کوعمل میں ڈھالنے کی مشق کرنا اورتعمیری کردار کی عملی بنیاد رکھنا ہے ۔ یعنی تربیۃ، علم کوعمل میں ڈھالنے کا پروجیکٹ ہے ۔عبادات میں باقاعدگی سے لیکر شخصی ترقی، عملی پختگی اور متوازن فکروعمل کوفروغ دینا اس منصوبے کے مطلوبہ اہداف ہیں ۔

مزید برآں ذیلی تنظیمات جیسے کے منہاج سسٹرز ایک نہایت وسیع اور کثیر المقاصد منصوبہ ہے جس کا نصب العین نوجوان خواتین کومتحرک کرکے علم وتربیت کے اس عمل کا حصہ بنانا ہے ۔اس کے علاوہ ایگرزبچوں میں مثبت رجحانات اور تعمیری سرگرمیوں کوفروغ دینے کا منصوبہ ہے۔سٹوڈنٹس افیرز کا شعبہ براہ راست سکول،کالج اور یونیورسٹی میں موجود طالبات کو تربیتی سرگرمیوں میں شامل کر کے مضبوط قوم کی بنیاد بنانے میں سرگرم عمل ہے ۔ان تمام امور سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس طرح ویمن لیگ انفرادی اور اجتماعی سطح پر قوم کوایک بہتر مستقبل دینے کے لیے برسرِ پیکار ہے ۔

ویمن لیگ کے منشور اور جملہ منصوبہ جات سے عورت کا جو خاکہ تشکیل پاتا ہے اس سے مراد ایک ایسی خود مختار، باکردار، باصلاحیت، باعمل،تعلیم یافتہ اور خود اعتمادعورت ہے جو اپنے گھریلو امور سے لے کر معاشرتی ذمہ داریوں اور جملہ حقوق سے نہ صرف مکمل آگاہ ہے بلکہ بطریقِ احسن ان کی انجام دہی کی مکمل صلاحیت بھی رکھتی ہے۔

وہ نہ صرف ایک خوشحال خاندان بلکہ ایک متوازن

ویمن لیگ میں وقت کی بہترین عالمہ اور فاضلہ خواتین موجود ہیں جو ملک کے کونے کونے میں جا کر دین، امن، عبادات اور اخلاقیات کا سبق ہر گھر اور ہر عورت تک پہنچا رہی ہیں

معاشرے کوبھی مکمل عملی حمایت مہیا کرسکتی ہے۔ وہ دنیوی علوم میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی باعمل تعلق کی حامل ہے۔

اب اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ایسی صلاحیت کی حامل خواتین جب کسی بھی فرد یا خاندان کی تربیت میں حصہ لیں گی تو ایک مثالی کردار کا حامل خاندان وجود میں آئے گا جو ملتِ اسلامیہ کو ایسی نسلوں کی دولت سے سرفراز کرے گا کہ اسلام اور مسلمان اپنی متاعِ گم گشتہ کو پھر سے پانے کے قابل ہو جائیں گے۔

اسلام کے ابتدائی ادوار جن میں مسلمانوں نے اقوامِ عالم پر ہزارہا سال حکومت کی، ایسی ہی زندہ مثالوں سے بھرپور ہیں۔ مثال کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارکہ میں حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا جو ایک کامیاب کاروباری شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین بیوی بھی تھیں۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا احادیث کی راوی ہونے کے ساتھ ساتھ تاریخ، ادب، طب، شاعری اور علومِ فلکی کی ماہر خاتون تھیں۔ عائشہ بنتِ طلحہ علومِ فلکی، تاریخ اور ادب میں اپنی مثال آپ تھیں۔ میمونہ بنتِ علی وہ خاتون راوی ہیں جن سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے احادیث روایت کیں۔ امام بخاری نے بھی ان سے روایت احادیث رقم کیں۔ اسی طرح امام ابنِ عساکر نے اسی (80) مختلف خواتین علماء سے علم حاصل کیا۔نفیسہ بنت الحسن جو کہ امام جعفر صادق کی بہوتھیں،علم میں اس قدر مقام کی حامل تھیں کہ امام شافعی آپ کے شاگردوں میں شامل تھے۔

ریاستی اور سیاستی امور کے حوالے سے بہت سی بھی

سماجی، فلاحی سرگرمیوں اور علم و تحقیق کو فروغ دینے کے لئے باضابطہ تنظیمی ڈھانچہ ویمن لیگ کی زیرِ سرپرستی کام کر رہا ہے۔ جس کا مقصد علم سے دوستی اور تحقیقی رجحان کو پیدا کرنا ہے اور فلاحِ عامہ کے کام کرنے کی رغبت پیدا کرنا ہے

تاریخ میں نامور خواتین کا تذکرہ ملتا ہے جن میں سے ایک سیدہ شریفہ فاطمہ ایک مشہور مسلمان رہنما تھیں جو یمن، سنا اور نجران کی گورنر تعینات رہیں۔ حضرت عمر فاروق نے اپنے دور میں شفا بنتِ عبداللہ کو احتساب عدالت کا سربراہ مقرر کیا۔ اسی طرح خلیفہ مقتدر کی والدہ بغداد کی عدالت کی چیف جسٹس تعینات رہیں۔

تاریخِ اسلام کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خواتین ہر دور اور ہر میدان میں اسلام کا ہراول دستہ رہی ہیں۔ گویا اسلام کا نظام عورت کو اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طبعی میلان کے ساتھ ہر میدان میں کام کرنے کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ کام کرنے کے جملہ حقوق اور تحفظ بھی فراہم کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عالمِ اسلام میں ہر شعبہِ علم و فن سے منسلک خواتین کا تذکرہ تاریخ میں ملتا ہے۔ فلسفہ، ریاضی، فزکس، کیمیا، علم الاعداد، علومِ بحر و بر، علومِ نباتات و حیوانات، انتظامی، ریاستی ، سیاسی، کاروباری، دفاعی گویا زندگی کا کوئی میدان ایسا نہیں جہاں مسلم خواتین نے اپنا لوہا نہ منوایا ہو۔ گویا اسلام ایک ایسا نظامِ عمل دیتا ہے جس میں عورت نہ صرف تمام عائلی امور بلکہ گھر سے باہر تمام پیشہ ورانہ امور مکمل حقوق، تحفظ اور عزت کے ساتھ سرانجام دے سکتی ہے۔

گویا ویمن لیگ جیسی تنظیم کا قیام اسلام کی ان عظیم روایات کا تسلسل ہے جو ہمیشہ سے ایک کامیاب اسلامی معاشرت کا حصہ رہی ہیں۔ عورت پر اعتماد کر کے اس کو با اختیار ، فرض شناس اور وفا شعار پیکر کی صورت میں سماج میں مکمل نمائندگی اور مقام دینا ہمارے اسلاف کی روایات کا خاصہ رہا ہے۔ آج ویمن لیگ میں بہترین عالمات و فاضلات خواتین موجود ہیں جو ملک کے کونے کونے میں جا کر دین، امن، عبادات اور اخلاقیات کا سبق ہر گھر اور ہر عورت تک پہنچا رہی ہیں ۔ اسی طرح حافظِ قرآن اور ثنا خوانِ مصطفیٰ خواتین دلوں میں ایمان کی شمع کو جلا بخشنے میں برسرِ پیکار ہیں۔ تربیتی حلقہ جات میں مختلف علوم اور امور کی ماہر خواتین جن میں ڈاکٹر، انجینئر، وکلاء، سیاستدان، اساتذہ، سماجی کارکنان، انتظامی اور کاروباری خواتین شامل ہوتی ہیں جو دیگر خواتین اور طالبات کو اپنے اپنے متعلقہ شعبہ جات سے متعلق مکمل راہنمائی فراہم کرتی ہیں اور اپنے تجربے سے عام خواتین کو معاشرے میں اچھی زندگی گزارنے کے اصول فراہم کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا کے صحیح اور متوازن استعمال کی تربیت ویمن لیگ کی ترجیحات میں سے ایک ہے تا کہ اس دور کی نسل کو جدید ٹیکنالوجی کے درست استعمال کی ترغیب اور غلط استعمال سے محفوظ رکھا جا سکے۔

اسی طرح سماجی، فلاحی سرگرمیوں اور علم و تحقیق کو فروغ دینے کے لئے باضابطہ تنظیمی ڈھانچہ ویمن لیگ کی زیرِ سرپرستی کام کر رہا ہے۔ جس کا مقصد علم سے دوستی اور تحقیقی رجحان کو پیدا کرنا ہے اور فلاحِ عامہ کے کام کرنے کی رغبت پیدا کرنا ہے۔

مختصراً ویمن لیگ نے اپنے قیام کے وقت تعلیم اور تربیت کا جو بیڑا اپنے سر اٹھایا تھا آج یہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ جانبِ منزل گامزن ہے۔ چند خواتین سے شروع ہونے والا یہ سفر آج ایک عظیم تحریک کی صورت اختیار کر چکا ہے جو مکمل فرض شناسی کے ساتھ قوم کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی تربیت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ اور بعید از قیاس نہیں کہ یہی قافلہ عظیم پرامن انقلاب کے ذریعے قوم کا مقدر ہمیشہ ہمیشہ بدلنے کے لئے میدانِ عمل میں اتر کر اپنا فیصلہ کن اور تاریخ ساز کردار ادا کر رہا ہے اور رہتی دنیا کے لئے ایک ایسی عظیم مثال قائم کرے گا جسے دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی۔

☆☆☆☆☆

ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہے

بچپن کی تعلیم و تربیت پتھر پر نقش کی طرح ہوتی ہے

منہاج القرآن ویمن لیگ کا ذیلی شعبہ ’ایگرز‘ بچوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے

اولیائے اللہ کی پہلی استاد ان کی عظمت والی مائیں تھیں

سعدیہ کریم

ہمارے بچے ہماری خوشیوں اور شادمانیوں اور مسرتوں کے گلشن کے پھول اور کلیاں ہوتے ہیں۔ ان کی آبیاری ہمہ وقت ان کی آبادکاری، ان کی نگہبانی اور باغبانی کرنا والدین کا فرض ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے ایک باغبان باغ میں پیڑوں، پودوں اور پھولوں کی باغبانی کرتا ہے۔ وقت پر پنیری لگاتا ہے، زمین کونمو کے قابل بناتا ہے، بے موسمی اثرات سے بچاتا ہے، نقصان دہ حشرات اور کیڑوں مکوڑوں کے حملوں سے بچاتا ہے، ان کی تراش خراش کرتا ہے، ان کی نزاکت، خوبصورتی، رعنائی و زیبائی اور دلربائی کو بچانے کے لیے ہر جتن کرتا ہے۔ بالکل ایسے ہی بلکہ اس سے بڑھ کر والدین خصوصاً مائیں اپنی زندگی کے گلشن اور چمن کے کلیوں اور پھولوں یعنی اپنے بچوں کی بہترین پرورش کے ذمہ داری ہوتی ہیں تاکہ وہ عالم شباب میں پہنچ کر والدین کے لیے اور خود اپنے لیے نیک نامی اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا باعث بن سکیں۔

بچے کسی بھی قوم کا بیش قدر سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی اعلیٰ تربیت، عمدہ تعلیم، مناسب پرورش اور مہذب نگہداشت والدین کی اولین ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسی لیے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

’’ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنادیتے ہیں‘‘۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اب بچوں کی تعلیم و تربیت کا حکم دیتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’اپنی اولاد کے ساتھ نیک سلوک کرو اور انہیں ادب سکھاؤ‘‘۔ (سنن ابن ماجہ)

اسی مقصد کے حصول کے لیے والدین خصوصاً مائیں ہمیشہ اپنی زندگیاں باغبان بن کر گزار دیتی ہیں اور پھر بہترین تربیت کی بنیاد پر تیار ہونے والی اولاد کے لیے تیز دھوپ میں سایہ ثابت ہوتی ہے اور ان کو راحت و آرام پہنچا کر خود راحت محسوس کرتی ہے اور اپنے پروردگار سے ان کے لیے یوں دعا کرتی ہے کہ

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا.

(الاسراء، ١٧:٢٤)

’’اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت و شفقت سے) پالا تھا‘‘۔

ماں کی گود پہلی تربیت گاہ:

ماں کی گود بچے کی پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے بچوں کی اچھی تربیت کرنا عورت کی خوبی ہوتی ہے، بچوں کی تربیت نہایت ہی صبر آزما کام ہوتا ہے۔ اس کے لیے بے پناہ صبر و تحمل، ایثار و قربانی، دل سوزی، نرمی، رحمت و محبت اور ہمہ وقت

خواتین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ بچپن سے ہی وہ نیکیوں کی طرف مائل ہوں اچھائیوں سے پیار کریں اور برائیوں سے بیزار رہیں۔ نیکیوں پر بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور بُرے کاموں پر مناسب انداز میں روک ٹوک کی جائے۔ بچے کو شروع ہی سے توحید اور رسالت کے عقائد کا حقیقی تعارف کروانا چاہیے۔ بچے کا ایمان مضبوط کرنے کی کوشش کی جائے بچپن سے ہی بچوں کو طہارت و پاکیزگی کا عادی بنایا جانا چاہیے

شفقت بھری نگرانی درکار ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ماں کے دل میں بچے کی زبردست محبت پیدا فرمائی ہے جس کی وجہ سے اس کے لیے بچے کی تربیت کا مرحلہ انتہائی خوشگوار اور آسان مشغلہ بن جاتا ہے۔ بچے اپنی ماں کی گود سے جو تعلیم و تربیت حاصل کرتے ہیں اس کی حیثیت پتھر پر لکیر جیسی ہوتی ہے۔ وہ علم ایسا مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے جو زندگی بھر تازہ رہتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

''حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچپن کی تعلیم (بچے کے دل و دماغ) پر ایسے پختہ ہوتی ہے جیسے پتھر پر نقش (کہ جو کبھی نہیں مٹتا)''۔

اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوتا کہ اگر بچپن سے ہی بچے کو تہذیب، اخلاق، ادب و شائستگی کے قالب میں ڈھالا جائے تو زندگی کے آخری لمحات تک اس کے اچھے، بہتر اور ثمر آور اثرات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

کسی مفکر کا قول ہے:

''ابتدائی زندگی کے نقوش خواہ مسرت کے ہوں یا ملال کے ہمیشہ گہرے ہوتے ہیں، یہی ابتدائی نقوش مسلسل ترقی کرتے رہتے ہیں''۔

لہذا اگر ماں بچپن سے ہی بچے کی تربیت اسلامی اقدار کے مطابق کرے تو یہ اقدار بچے کے دل و دماغ میں اتر جائیں گی اور اس کے کردار پر اسلامی اقدار کی چھاپ ہوگی لیکن اس کے برعکس مائیں بچپن سے ہی اپنے بچوں کو غیر اسلامی باتیں سکھائیں یا بچوں کو غیر اسلامی ماحول کا دلدادہ بنائیں تو وہی باتیں ان کے دل و دماغ پر مرتب ہوجائیں گی اسی لیے شیخ سعدی نے کہا کہ

خشت اول چوں نہد معمار کج
تاثر یامی رود دیوار کج

''معمار جب پہلی پشت (بنیاد) ٹیڑھی رکھتا ہے تو آخر تک دیوار ٹیڑھی ہی رہتی ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بچوں کی حفاظت اور تربیت کا ذمہ دار ماں کو ٹھہراتے ہوئے فرمایا:

''عورت اپنے شوہر کے گھر اور اولاد کی نگران کار ہے''۔ (صحیح بخاری)

اور عورت اپنی اس ذمہ داری سے اسی وقت بخوبی عہدہ برآ ہوسکتی ہے جب وہ خود اسلامی تعلیمات کی پابند اور اسلام کے سائے میں ڈھلی ہوئی ہو۔

عربی کا مشہور مقولہ ہے کہ

الام مدرسة اذا اعددتها
اعددت شعبا طيب الاعراق

''یعنی ماں ایک مدرسہ ہے اگر اس کو تیار کرو گے، تو تم ایک پوری بااخلاق قوم کو پیدا کردو گے''۔

تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ بہترین ماں نے ہی حقیقت میں قوم و ملت کو ایسے سپوت عطا کیے ہیں جنہوں نے تاریخ کو عظمت بخشی۔

حضرات حسنین کریمین کی شخصیت سازی میں ان کی ماں سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے بچوں کو رضائے الٰہی کی بنیاد پر ہر کام کرنے کی تاکید کرتی تھیں۔ ایک دفعہ بچپن میں دونوں بھائی آپس میں کسی بات پر الجھ پڑے جب معاملہ ماں تک پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ میں یہ نہیں جاننا چاہتی کہ کس نے کس پر ظلم کیا ہے، میں تو صرف اتنا جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ جھگڑا کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے تم دونوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کردیا ہے۔ یہ سن کر دونوں بھائیوں کو اپنی غلطی

کا احساس ہوا۔ دونوں نے صلح کرلی اور اپنی ماں سے درخواست کی کہ وہ ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

ماں بچے کے جنتی یا دوزخی ہونے کی ضامن ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے''۔

اس حدیث پاک سے یہ پتہ چلتا ہے انسان کی دنیوی اور اخروی کامیابی کا انحصار ماں پر ہے کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ہونے کا مطلب ی ہے کہ ماؤں کو اختیار دیا گیا کہ وہ چاہیں تو ان کا بچہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ اگر وہ اپنے بچے کی بہتر تربیت کریں تو ان کا بچہ جنتی ہوگا لیکن اگر تربیت بُری ہوگی تو وہ بچے کو دوزخ کے راستے پر چلادے گی۔ اس لیے ضروری ہے کہ ماں خود بھی نیک سیرت و کردار کی حامل ہو تا کہ بچہ جنتی بن جائے۔ حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص اپنے بچے کی شکایت لے کر آیا اور کہا کہ میرا بیٹا میرے حقوق پورے نہیں کرتا۔ حضرت عمرؓ نے اس کے بیٹے کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ تو اپنے والد کے حقوق پورے کیوں نہیں کرتا؟ لڑکے نے کہا کہ پہلے مجھے بتائیے کہ میرے باپ پر میرے کیا حقوق ہیں اور کیا اس نے وہ پورے کیے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے والد پر اولاد کے حقوق بیان کیے جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ صحیح ماں کا انتخاب کرنا

۲۔ اچھا نام رکھنا

۳۔ اچھی تربیت کرنا (تعلیم دلوانا) وغیرہ

اس لڑکے نے جواب دیا کہ میرے باپ نے میرے یہ تینوں حقوق پورے نہیں کیے۔ سب سے پہلے تو اس نے ایک مجوسیہ عورت سے شادی کی۔ پھر میرا نام ایک کپڑے کے نام پر رکھا اور سب سے بڑھ کر مجھے صحیح اور غلط کا شعور ہی نہیں دیا۔ میری دینی، دنیاوی اور اخلاقی تربیت نہیں کی مجھے کسی عالم کے پاس حصول تعلیم کے لیے نہیں بھیجا جب اس نے میرے حقوق پورے نہیں کیے تو میں کس طرح اس کے حقوق پورے کرسکتا ہوں۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ بچے کی تربیت میں ماں کا بنیادی اور اہم کردار ہوتا ہے، اس کے لیے بہترین

منہاج القرآن ویمن لیگ نے خواتین کی بچوں کی تربیت میں معاونت فراہم کرنے کے لیے ذیلی شعبہ ''ایگرز'' قائم کیا جس کی ایکٹیوٹیز اور لٹریچر آج ہزاروں بچوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کروا رہے ہیں۔ ایگرز بچوں کی اخلاقی، ادبی تربیت کے لیے بھرپور کاوشیں کررہا ہے

ماں کا انتخاب ضروری ہے اگر ماں اسلامی اخلاق و کردار کی حامل ہوگی تو بچہ دونوں جہاں میں کامیاب و کامران ہوگا۔ اس کی اور بہت سی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ اسی لیے نپولین نے بھی کہا تھا کہ

''تم مجھے بہترین مائیں دو میں تمہیں بہترین قوم دوں گا''۔

اگر اولیاء اللہ کے حالات زندگی پر نظر دوڑائیں تو ان کی ماؤں کا کردار ان کی شخصیات سے جھلکتا نظر آتا ہے۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کو جب قرآن کریم سیکھنے کے لیے استاد کے پاس داخل کروایا گیا تو وہ چودہ پاروں کے حافظ تھے استاد صاحب حیران ہوکر کہنے لگے کہ جس استاد کے پاس ۱۴ پارے حفظ کیے ہیں انہی کے پاس باقی قرآن کریم بھی پڑھ لیتے۔ حضرت بختیار کاکیؒ نے جواب دیا کہ میری ماں کو صرف ۱۴ پارے ہی آتے تھے۔ وہ ہر کام کاج کرتے ہوئے وہ تلاوت کرتی رہتی تھیں اور انہیں سے میں نے یہ ۱۴ پارے حفظ کیے ہیں۔

مائی راستی جو حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کی والدہ تھیں وہ چاہتی تھیں کہ ان کا بیٹا ولی اللہ بنے۔ اس کے لیے انہوں نے بچپن سے ہی اپنے بیٹے کی تربیت ایسے منہج پر کی کہ آج دنیا بابا فرید کو گنج شکر کے نام سے جانتی ہے۔ اپنے بیٹے کو نماز کا پابند بنانے کے لیے وہ مصلے کے نیچے شکر کی پڑیا رکھ دیا کرتی تھیں کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ ان کے بیٹے کو شکر

بہت پسند تھی۔ اپنے بیٹے سے کہتی تھیں کہ بیٹے نماز پڑھا کرو تو شکر ملے گی۔ فریدالدین شکر کی محبت میں بہت ذوق و شوق سے نماز پڑھتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد مصلے کا کونا اٹھاتے اور انہیں شکر مل جایا کرتی تھیں۔ ایک دن بازار گئیں تو شکر رکھنا بھول گئیں بہت پریشان ہوئیں کہ اگر شکر نہ ملی تو کہیں بیٹا نماز پڑھنا نہ چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مولا فرید کی ماں کی لاج رکھ لینا۔ جب گھر پہنچی تو بیٹے سے پوچھا کہ نماز پڑھی؟ شکر ملی؟ تو بیٹے نے جواب دیا کہ ہاں شکر تو ملی مگر آج والی شکر کا ذائقہ پہلے والی سے بہت اچھا تھا۔ ماں نے جواب دیا کہ پہلے شکر ماں دیتی تھی آج شکر رب نے دی ہے تو ذائقہ تو اچھا ہی ہوگا۔

آج ماؤں کو اپنی اولاد کی تربیت کرتے وقت بابا فرید کی ماں سے insipiration لینی چاہیے۔

ایک دفعہ حضرت بابا فریدالدینؒ اپنی ماں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے کبھی میری تہجد قضا نہیں ہوئی۔ ان کی والدہ نے فرمایا کہ فرید خدا کی عزت کی قسم اس کی وجہ تمہاری ماں ہے کیونکہ تمہاری ماں نے تجھے کبھی بے وضو دودھ نہیں پلایا۔ اسی دودھ کی تاثیر ہے کہ تمہاری کبھی تہجد قضا نہیں ہوتی۔

ان تمام روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بچے کی شخصیت میں ماؤں کی تربیت کا رنگ نظر آتا ہے۔ ماں کی صالحیت کے اثرات بچے کی شخصیت پر مرتب ہوتے ہیں کیونکہ بچے کی آئیڈیل اس کی استاد اور اس کی پیرو مرشد اس کی ماں ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے نسل نو کی تربیت میں خواتین کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اگر ماں فاطمہؓ ہو تو بیٹے حسن و حسین علیہم السلام ہوتے ہیں۔ اگر ماں زینبؓ ہو تو بیٹے عون و محمد علیہم السلام ہوتے ہیں۔ اگر ماں ام سلیمؓ ہو تو بیٹے انس بن مالکؓ ہوتے ہیں۔ اگر ماں ایسی پاکیزہ صفت ہو جس نے کسی غیر محرم کو نہ دیکھا ہو تو بیٹے سید عبدالقادر جیلانیؒ جیسے ہوتے ہیں۔ اور اگر ماں مائی راستی ہو تو بیٹے فریدالدین گنج شکرؒ ہوتے ہیں۔

خلاصہ کلام:

آج کی اولاد کی تربیت کے لیے ضروری ہے کہ خواتین بطور ماں پہلے اپنی اصلاح کریں کیونکہ نسل نو کی بہترین تربیت تب ہی ممکن ہے جب ماں خود اسلامی اقدار و کردار کی حامل ہو۔ آج امت کی نئی نسل کا مستقبل خواتین اسلام کے ہاتھوں میں ہے۔ ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو صحابہ کرامؓ، تابعین عظام اور اسلامی شخصیتوں سے متعارف کروائیں ان کی زندگیوں سے عبرت آموز واقعات وقصص اپنے بچوں کو سنائیں اپنے بچوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کا شوق پیدا کریں تا کہ بچوں میں دینی و اسلامی جذبات و احساسات پروان چڑھیں اور نئی نسل اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ بن سکے۔

خواتین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ بچپن سے ہی وہ نیکیوں کی طرف مائل ہوں۔ اچھائیوں سے پیار کریں اور برائیوں سے بیزار رہیں۔ نیکیوں پر بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور بُرے کاموں پر مناسب انداز میں روک ٹوک کی جائے۔ بچے کو شروع ہی سے توحید اور رسالت کے عقائد کا حقیقی تعارف کروانا چاہیے۔ بچے کا ایمان مضبوط کرنے کی کوشش کی جائے بچپن سے ہی بچوں کو طہارت و پاکیزگی کا عادی بنایا جانا چاہیے۔ قرآن و حدیث سے صفائی و پاکیزگی کی اہمیت بتائی جائے بچوں کے سامنے جھوٹ بولنے لڑائی جھگڑا کرنے سے گریز کیا جائے کیونکہ بچوں کے سامنے جھوٹ بولنا اس کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے۔

ماں بچے کی دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضامن ہوتی ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے خواتین کی بچوں کی تربیت میں معاونت فراہم کرنے کے لیے ذیلی شعبہ ''ایگرز'' قائم کیا جس کی ایکٹیوٹیز اور لٹریچر آج ہزاروں بچوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کروا رہے ہیں۔ ایگرز بچوں کی اخلاقی، ادبی تربیت کے لیے بھرپور کاوشیں کر رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی فکر کی محافظ منہاج القرآن ویمن لیگ

اسلامی انقلاب ایثار شعار عظیم خواتین کی بے مثل قربانیوں سے برپا ہوا

واقعہ کربلا کو دختر بتول سلام اللہ علیہا کے کردار نے سبق آموز بنا دیا

منہاج القرآن ویمن لیگ کے لئے سیدہ زینبؓ کی پاک سیرت رول ماڈل ہے

ام حبیبہ رضا

تاریخ میں کوئی بھی عظیم فتح ایسی دکھائی نہیں دیتی جس میں مردوں کے شانہ بشانہ خواتین نے اپنا اخلاقی، نظریاتی اور عملی کردار ادا نہ کیا ہو۔اس کی بے شمار مثالیں ہمیں اسلام کے دور آغاز سے لے کر واقعہ کربلا تک نظر آتی ہیں۔ ایثار، قربانی، صدق، وفا، صبر، استقامت، جرات اور شجاعت کا سفر جو سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے شروع ہوا میدان کربلا میں وہ سیدہ زینب علیہ السلام کی صورت میں درجہ کمال تک پہنچا۔فضائل اور کرامات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معمور معزز ومحترم گھرانے میں پیدا ہوکر، علی حیدر کرار کے جاہ وجلالت کا مظہر بن کر، آغوشِ زہرا کی پاکیزہ تربیت کا پیکر بن کر، اخلاق وکمالات سے مزین جو کردار تاریخ کی پیشانی کا جھومر بنا زمانہ اُسے بی بی زینب سلام اللہ علیہا کے نام سے یاد کرتا ہے۔ درحقیقت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی شخصیت تاریخ بشریت میں کردار کی بلندی کا وہ مینارہ نور ہے جسکی کرنیں انسانیت کے لئے ہمیشہ کیلئے مشعل راہ بن چکی ہیں۔

واقعہ کربلا میں دخترِ بتول سلام اللہ علیہا کی بے مثال شرکت نے تاریخ بشریت میں اعلائے کلمۃ الحق کیلئے لڑی جانے والی سب سے بڑی جنگ میں بپا ہونے والے انقلاب کو رہتی دنیا کیلئے جاوداں بنا دیا۔کربلا کے عظیم معرکے کے دوران اور اسکے بعد سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے کردار کا ہر پہلو اہمیت کا حامل اور چراغِ راہ کی مانند ہے مگر آپ کا انقلابی کردار تاریخ کی کتاب میں درخشندہ باب بن کر چمک رہا ہے۔

سیدہ زینب علیہ السلام کا انقلابی کردار:

امام عالی مقام خانوادۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ عظیم سپوت ہیں جن کو آغوشِ تربیت میں شہادت جیسا عظیم جذبہ ملا، شہزادۂ رسول بخوبی آگاہ تھے کہ معرکہء کربلا درحقیقت معرکہء حق و باطل ہوگا جس میں حق کی سربلندی کیلئے سر کو کٹانا ہوگا مگر سلام ہو امام حسین علیہ السلام کی قابلِ فخر بہن کی عظیم شخصیت کو کہ آپ صنفِ نازک سے تعلق رکھنے کے باوجود جذبہء جہاد اور شہادت سے سرشار تھیں۔ یہی وجہ تھی کی وقت آنے پہ آپ نے اپنے معصوم بیٹے حق کی فتح کیلئے قربان کر کے اپنے جذبہء قربانی کا اظہار کیا۔بی بی زینب سلام اللہ علیہا نے نہ صرف اپنے بیٹوں کی شہادت کا غم سہہ بلکہ اپنے شیر جوان بھتیجوں شہزادہ علی اکبر، شہزادہ قاسم، معصوم علی اصغر، باوفا بھائی عباس علیہ السلام اور فخر انسانیت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا غم سہہ کر قربانیوں کی تاریخ میں تمام خواتین کیلئے واضح نمونہ عمل قائم کر دیا۔

سیدہ زینب علیہ السلام کے اسی کردار کی پیروی کرتے ہوئے منہاج القرآن ویمن لیگ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک ہر میدان میں اپنی خدمات پیش کیں۔منہاج القرآن ویمن لیگ کی خواتین نے ہر میدان میں بے مثال کامیابیاں حاصل کیں۔ عصر حاضر میں کہیں امت مسلمہ کی خواتین تعلق باللہ قائم کرنے کی دعوت دیتی ہیں تو کہیں حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور تعلق کی پختگی کا پرچار کرتی ہیں۔ مسلم خواتین کو ایک پلیٹ فارم پر منظّم کرتے ہوئے قرآن کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرنے کی دعوت دیتی نظر آتی ہیں اور ساتھ ہی خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے خواتین میں جدوجہد کا جذبہ بیدار کرتی ہیں۔ اگر ایک طرف خواتین میں حصول تعلیم کے لیے کوشاں ہیں دوسری طرف خواتین کو اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانے کی ترغیب دیتی ہیں۔ خواتین کی فلاح و بہبود اور ان کی اخلاقی اقدار کی ترویج و اشاعت کرتے ہوئے حکومتی ظالمانہ اور بے اعتدال نظام کی تبدیلی کے لیے قوم میں شعور بیدار کرتی نظر آتی ہیں۔

باطل کے سامنے کلمہ حق:

جنابِ سیدہؑ زینب سلام اللہ علیہا محاسن اور اخلاق کا مجسم پیکر تھیں حق گوئی، جرات مندی، حشمت وجلالت وجودِ زینب سلام اللہ علیہا کی عظمتوں کے ترجمان تھے۔ حق کے مشکل سے مشکل مرحلے میں باطل کے سامنے ڈٹ جانا حضرت علی کی بیٹی کا سب سے بڑا وصف تھا۔ فصاحت و بلاغت آپ کو گھٹی میں ملی یہی وجہ تھی کہ نواسیء رسول قولِ مصطفیٰ ﷺ کی فضیلتوں کی امین بن کر ظالم کے سامنے کلمہء حق کہہ کر افضل ترین جہاد کی عملی تصویر بن گئیں۔ سیدہ زینب نے میدان کربلا مین خواتین کے لیے حق کا معیار مقرر کر دیا کہ جب بھی کسی یزیدکا سامنا ہو تو اپنے خاندان کو قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے اور سیدہ زینب کی باندیاں بن کر یزیدیت کو للکارنا چاہیے۔ جب یزیدصفت حکمرانوں نے ماڈل ٹاؤن میں گولیاں برسا کر ظلم وستم کی داستان رقم کی تو ویمن لیگ کی بیٹیوں نے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح دفاع کیا۔

بیدارء شعور:

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد حُسینی وقار، عظمت، شجاعت، استقامت، حق گوئی اور دلیری کا حقیقی اظہار وجود زینب سلام اللہ علیہاکے ذریعے سے ہوا اور باوفا و باکمال بہن نے پیغام و فلسفہء شہادتِ امام حُسین کو قیامت تک زندہ اور پائندہ رکھا۔ آپ سلام اللہ علیہا نے سالارِ قافلہ بن کرکوفہ وشام کے گلی کوچوں میں امتِ مسلمہ کے شعور کی بیداری کا بیڑہ اٹھایا جس سے خوابیدہ ضمیروں کو زندگی ملی، یزید کی اسلام دشمنی اور بربریت بے نقاب ہوئی اور واقعہ کربلا حق کی فتح اور باطل کی عبرتناک شکست کا سنگِ بنیاد بن گیا۔ منہاج ویمن لیگ نے بھی آج کے اس پرفتن دور میں خواتین میں شعور بیدار کر کے ان کے حقوق سے آگہی دی۔ اور معاشرے میں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔

دعوتِ فکر وعمل:

ثانیء زہراسیدہ زینب سلام اللہ علیھا کی پاکیزہ سیرت اور حیاتِ طیبہ ہر دور کی مسلمان خواتین کے لئے نمونہء کمال اور واجب الاتباع ہے۔ اس لئے ہر خاتون بالخصوص نسلِ نو کی بیٹی کیلئے لازم ہے کہ اگر وہ معاشرے میں باوقار، کامیاب اور مقام حاصل کرنا چاہتی ہے تو اپنی ذات کو اسوہ زینب سلام اللہ علیھا کے قالب میں ڈھالے اور اسوہؑ زینب سلام اللہ علیھا سے مستفید ومستنیر ہوکر اسلام کے آفاقی و عالمگیر پیغامِ امن و محبت، مساوات و برابری، عدل و انصاف، تکریم انسانیت اور حقوق کی بالادستی کو عام کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔ سیدہ کی مبارک سیرت سے روشنی کشید کرکے دورِ حاضر کی خواتین کو واضح نمونہ عمل دکھانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تاکہ خوابیدہ شعور کو آگہی ملے اور خدمتِ دین و اصلاحِ معاشرہ میں خواتین کے کردارکی اہمیت و ناگزیریت اجاگر ہو۔ منہاج ویمن لیگ نے دعوت فکروعمل کے میدان میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ محافل نعت سے لے کر خواتین کی روحانی اور فکری تربیت تک ایک عملی مثال قائم کر دی۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ خواتین کو معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے کے لیے اس عظیم پلیٹ فارم پر جمع ہونا ہوگا تاکہ خواتین کے حقوق کے متعلق جو انقلابی فکر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے اس امت کی خواتین تک پہنچائی ہے اسے اپنی آنے والی نسل تک منتقل کیا جا سکے۔ کیونکہ منہاج ویمن لیگ صحیح معنوں میں سیدہ زینب علیہ السلام کی فکر کی محافظ ہے۔ ☆☆☆☆

پرامن معاشرہ کی تشکیل میں خواتین کا کردار

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غلبہٗ دینِ حق کے لئے جان و مال وقف کیا

اسلامی تاریخ خواتین کی خدمات اور قربانیوں کے ذکر کے بغیر نامکمل ہے

اسلام نے کامیابی و کامرانی کے حصول کے لئے مرد و زن کو شانہ بشانہ کھڑا کیا

سمیہ اسلام

اسلام سے پہلے دنیا نے جتنی بھی ترقی کی ہے اس میں صرف مرد کا حصہ ہے عورت کا کہیں بھی کوئی کردار نہیں لیکن اسلام آیا تو اس نے دونوں صنفوں کی کوششوں کو وسائل ترقی میں شامل کر لیا۔اسلام نے جو عزت اور مقام عورت کو عطا کیا ہے اُس کی مثال نہ تو قومی تاریخ میں ملتی ہے اور نہ ہی دنیا کی مذہبی تاریخ میں۔اسلام نے صرف عورت کے حقوق ہی نہیں مقرر کئے بلکہ ان کو مردوں کے برابر درجہ دے کر مکمل انسانیت قرار دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عورت چاہے ماں، بہن، بیوی اور بیٹی ہر روپ میں قدرت کا قیمتی تحفہ ہے جس کے بغیر کائناتِ انسانی کی ہر شے پھیکی اور ماند ہے۔اللہ تعالیٰ نے مرد کو اس کا محافظ اور سائبان بنایا ہے ۔عورت اپنی ذات میں ایک تناور درخت کی مانند ہے جو ہر قسم کے سرد و گرم حالات کا دلیری سے مقابلہ کرتی ہے ۔اسی عزم و ہمت ،حوصلہ اور استقامت کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو اس کے قدموں تلے بچھا دیا۔عورت ہی وہ ذات ہے جس کے وجود سے کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار انبیائے کرام علیھم السلام نے جنم لیا اور انسانیت کے لئے رشد و ہدایت کا پیغام لے کر آئے ۔حضرت حوا علیہا السلام سے اسلام کے ظہور تک کئی نامور خواتین کا ذکر قرآن و حدیث اور تاریخ اسلامی میں موجود ہے جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازواج حضرت سارہؓ ،حضرت ہاجرہؓ ،فرعون کی بیوی آسیہ، حضرت ام موسیٰ، حضرت مریم، ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، ام المومنین حضرت ام سلمہؓ، سیدہ کائنات حضرت فاطمہؓ، حضرت سمیہؓ اور دیگر کئی خواتین ہیں جن کے کارناموں سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔

مثالی خواتین کا مثالی کردار:

تاریخ اسلام خواتین کی قربانیوں اور خدمات کا ذکر کئے بغیر نامکمل رہتی ہے۔اسلام کی دعوت و تبلیغ میں مردوں کے ساتھ عورتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ان میں سے چند ہستیوں کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہے۔ ان پاکیزہ خواتین کے تذکرے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ آج کی خواتین اِن محترم ہستیوں کی زندگی کو اپنا آئیڈیل بنائیں اور اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کریں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا:

اسلام کی ابتدائی تاریخ میں مسلم خواتین کا جو کردار رہا وہ آج ساری دنیا کی خواتین کے لئے ایک واضح سبق بھی ہے۔اسلام کو سب سے پہلے قبول کرنے کی سعادت حاصل کرنیوالی ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راز دار ،ہمسفر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی ہے۔حضرت خدیجہؓ نے نہ صرف سب سے پہلے اسلام قبول کیا بلکہ سب سے پہلے عمل کیا اور اپنی پوری زندگی جان و مال سب کچھ دین اسلام کے لئے وقف کر دیا۔حضرت خدیجہؓ نے 3 سال شعب ابی طالب میں محصوررہ کر تکالیف اور مصائب برداشت کئے اور جب 3 سال کے بعد مقاطعہ ختم ہوا تو آپؓ اس قدر بیمار اور کمزور ہو

گئیں کہ اسی بیماری کے عالم میں خالق حقیقی سے جاملیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں ایک ایسی خاتون بھی ہیں جن کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان سے صحابیات تو درکنار صحابہ کرام نے بھی علم حدیث حاصل کیا۔ وہ خوش نصیب حضرت عائشہؓ ہیں۔ حضرت عائشہؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں منفرد مقام حاصل ہے۔ آپؓ اپنے ہم عصر صحابہ کرام اور صحابیاتِ عظامؓ میں سب سے زیادہ ذہین تھیں۔ اسی ذہانت و فطانت اور وسعتِ علمی کی بنیاد پر منفرد مقام رکھتی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا آدھا دین عائشہؓ کی وجہ سے محفوظ ہو گا۔ 8ہزار صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے شاگرد ہیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا:

خاتون جنت، سردارانِ جنت کی ماں اور دونوں عالم کے سردار کی بیٹی حضرت فاطمہؓ کی زندگی بھی بے مثال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چہیتی بیٹی حضرت فاطمہؓ ایک عظیم اور ہمہ گیر کردار کی مالکہ تھیں جو ایک بیٹی کے روپ میں، ایک ماں کی شکل میں اور ایک بیوی کے کردار میں قیامت تک آنے والی خواتین کیلئے نمونہ حیات ہیں جنہوں نے اپنے عظیم باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا حق ادا کرتے ہوئے بچپن میں سرداران قریش کے ظلم وستم کا بڑی جرات مندی، شجاعت، ہمت اور متانت سے سامنا کیا۔ حضرت فاطمہؓ چھوٹی تھیں۔ ایک دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحن کعبہ میں عبادت الٰہی میں مشغول تھے کہ ابوجہل کے اشارہ پر عقبہ بن ابی معیط نے مذبوحہ اونٹ کی اوجھڑی کو سجدہ کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن پر رکھ دیا، حضرت فاطمہؓ دوڑتی ہوئی پہنچیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذیت وتکلیف کو دور کیا۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نہایت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ آپ دوران جنگ بے خوف وخطر ہوکر زخمیوں کو میدان جنگ سے باہر لاتیں اور ان کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ انہوں نے غزوہ خندق کے موقع پر نہایت بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جب دوران جنگ ایک یہودی مسلمان خواتین پر حملہ آور ہوا تو آپؓ نے اس پرزور دار وار کیا جس سے اس کا کام تمام ہوگیا۔

حضرت ام عمارہؓ:

حضرت ام عمارہؓ مشہور صحابیہ تھیں۔ انہوں نے غزوہ احد میں جبکہ کفار مکہ نے یہ افواہ پھیلا دی کہ نعوذ باللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں ایسی انتہائی نازک حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کیا اور شمشیر زنی کا ناقابل فراموش مظاہرہ کیا۔

حضرت حاجرہؑ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت حاجرہؑ کا تذکرہ کرنا نہایت ہی اہم ہوگا۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب مکہ کی بے آب وگیاہ بنجر زمین میں حضرت حاجرہ کو چھوڑ دیا تو حضرت ہاجرہ ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اپنے خاوند کے حکم کی تعمیل میں حضرت اسماعیلؑ کے لئے پانی کی تلاش میں دیوانہ وار صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کی تقلید قیامت تک کیلئے تمام مردوں اور عورتوں پر لازم کر دی۔

اقبال اور خواتین کا کردار:

اقبال بھی اپنی شاعری میں خواتین کے ہر کردار کی اہمیت کو سراہتے ہیں۔ علامہ کے نزدیک دین اسلام کی تعلیمات کے عین مطابق عورت ہر حیثیت یعنی بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کے روپ میں قابلِ تکریم ہے۔ عورت اپنی زندگی میں بتدریج مختلف کردار نبھاتی ہوئی آگے بڑھتی ہے۔ علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں تاریخ سے عمدہ مثالوں کی مدد سے عورت کے بہترین کردار کے راہنما اصولوں کا تعین کیا ہے۔ پس علامہ اقبال عورت کو بیٹی کے روپ میں معصوم، با حیا، تعلیم یافتہ، کافرانہ ادا سے عاری، ایک بہن کے روپ میں جرأت مند، بیوی کے روپ میں صبر اور تسلیم و رضا کا پیکر، شوہر کی دلجو، ماں کے روپ میں اولاد کی تربیت گاہ اور تقدیر امم، ایک مجاہدہ

کے روپ میں، نڈر انسان، آبروئے امت،اور ایک فرمانروا کی حیثیت میں نیک نام،غمگسار، عادل اور فرض شناس انسان پاتے ہیں۔ ان خصوصیا ت کی حامل مثالی عورت ایک مثالی خاندان اور اس کے نتیجے میں ایک مثالی معاشرہ اور مثالی ملت تشکیل دیتی ہے اور ایسی ہی خواتین کے لئے اقبال نے فرمایا کہ:

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ

اقبال کے نزدیک عورت شروع سے ہی ایک مقدس ہستی رہی ہے، جو محبت ووفا کی دیوی سمجھی جاتی ہے۔جس نے اپنی پاکیزہ محبت سے عشق کی ایک نئی بنیاد قائم کی اور اسی وجہ سے خدا نے بھی عورت کی ذات میں ساری رنگینیاں ، رعنائیاں اور دلفریبی کو سمودیا ہے۔عورتوں کی شجاعت وبہادری اور ان کی عزت واحترام کا عکس ہمیں اقبال کے کلام میں جابجا نظر آتا ہے۔ اقبال نے فاطمہ بنت عبداللہ کو شجاعت کی مثال کہا ہے۔ جو پہلی جنگ عظیم کے وقت غازیوں کو پانی پلاتے وقت شہید ہوگئی تھیں۔ ان کو امت کی آبرو بتایا ہے اور ان کی شہادت پر فخر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

فاطمہ تو آبروئے امت مرحوم ہے
ذرہ ذرہ تیری مشت خاک کا معصوم ہے

عورت کے متعلق اقبال کے تمام اشعار سے پتہ چلتا ہے کہ اقبال عورت کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتا اور اس کو مخاطب کرتا ہے۔اقبال نے عورت کی تعلیم پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ عورتوں کو تعلیم یافتہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ ایک عورت سات خاندان کو تعلیم یافتہ کرتی ہے۔ اور وہ ایک عورت ہی ہے جس کے وجود سے قوم بنتی ہے اور اگر عورت ہی تعلیم یافتہ نہیں ہوگی تو وہ پوری قوم تباہ وبرباد ہوجائے گی۔ اسی لیے اقبال یہ درخواست کرتا ہے کہ عورتوں کو تعلیم سے مزین کرو۔ عورت اور تعلیم کے عنوان سے ان کی نظم کے چند اشعار پیش ہیں:

بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق ومحبت کے لیے علم وہنر موت

قائداعظم اور خواتین کا کردار:

قائداعظم محمد علی جناح نے بھی عورت کے کردار کی ناگزیریت کو بھانپتے ہوئے ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا تھا کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتی جب تک کہ اس قوم کے مردوں کے شانہ بشانہ عورتیں بھی ملک ترقی میں حصہ نہ لیں۔

اگر تاریخ کے اوراق پلٹے جائیں تو اس خودمختار ریاست پاکستان کی تشکیل میں خواتین کا کردار روز روشن کی طرح عیاں نظر آتا ہے۔

قومی ترقی میں عورتوں کا کردار:

اگر کوئی ملک حقیقی معنی میں تعمیر نو کا خواہاں ہے تو اس کی سب سے زیادہ توجہ اور اس کا بھروسہ افرادی قوت پر ہونا چاہئے۔ جب افرادی قوت کی بات ہوتی ہے تو اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ ملک کی آدھی آبادی اور نصف افرادی قوت عورتوں پر مشتمل ہے۔ اگر عورتوں کے سلسلے میں غلط طرز فکر جڑ پکڑ لے تو حقیقی اور ہمہ جہتی تعمیر و ترقی ممکن ہی نہیں ہے۔خود عورتوں کو بھی چاہئے کہ اسلام کے نقطہ نگاہ سے عورت کے مرتبہ و مقام سے واقفیت حاصل کریں تاکہ دین مقدس کی روشنی میں اپنے حقوق سے بخوبی آگاہ ہوسکیں، اسی طرح معاشرے کے تمام افراد اور مردوں کو بھی اس سے واقفیت ہونا چاہئے کہ عورت کے تعلق سے، زندگی کے مختلف شعبوں میں عورتوں کی شراکت کے تعلق سے،عورتوں کی سرگرمیوں، ان کی تعلیم، ان کے پیشے، ان کی سماجی، سیاسی، اقتصادی اور علمی فعالیتوں کے تعلق سے اسی طرح خاندان کے اندر عورت کے کردار اور معاشرے کی سطح پر اس کے رول کے تعلق سے اسلام کا نقطہ نگاہ کیا ہے۔

خاندان میں عورت کا کردار:

اگر اسلامی معاشرہ عورتوں کو اسلامی تربیت کے نمونوں میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عورت اپنے شایان شان مقام ومنزل پر پہنچ گئی ہے۔ اگر معاشرے میں عورت علم ومعرفت اور روحانی و اخلاقی کمالات پر فائز ہو جائے جو اللہ تعالی اور ادیان الٰہی نے تمام انسانوں، بشمول مرد و زن، کے لئے یکساں طور پر معین کئے ہیں تو بچوں کی بہتر تربیت ممکن ہو سکے گی، گھر کی فضا زیادہ پاکیزہ اور محبت آمیز ہو جائے گی، معاشرہ زیادہ ترقی کر سکے گا، زندگی کی مشکلات زیادہ آسانی سے برطرف ہوں گی۔ یعنی مرد

اور عورت دونوں خوشبخت ہو جائیں گے۔ مقصد عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں صف آرا کرنا نہیں ہے، مقصد عورتوں اور مردوں کی معاندانہ رقابت نہیں ہے۔ ہدف یہ ہے کہ عورتیں اور لڑکیاں اسی عمل کو دہرا سکیں جس کو انجام دے کر مرد ایک عظیم انسان میں تبدیل ہو جاتے ہیں، یہ ممکن بھی ہے اور اسلام میں اس کا عملی تجربہ بھی کیا جا چکا ہے۔

انتہائی اہم چیزوں میں ایک، گھر کے اندر کے فرائض یعنی شوہر اور بچوں سے برتاؤ کی نوعیت کے تعلق سے عورتوں کو صحیح طریقوں سے آگاہ کرنا ہے۔ ایسی عورتیں بھی ہیں جو بہت اچھی ہیں، ان میں صبر و تحمل، حلم و بردباری، درگزر اور رواداری کا جذبہ اور اچھا اخلاق پایا جاتا ہے لیکن وہ بچوں اور شوہر کے سلسلے میں اپنا رویہ درست نہیں کرتیں۔ یہ رویہ اور روش با قاعدہ ایک علم ہے۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جو انسانی تجربات کے ساتھ روز بروز بہتر ہوئی ہیں اور آج اچھی صورت حال میں موجود ہیں۔ بعض لوگ ہیں جن کے پاس بڑے گرانقدر تجربات ہیں۔ کوئی ایسا راستہ اختیار کیا جانا چاہئے جس سے یہ عورتیں گھر کے اندر رہتے ہوئے ان روشوں اور طریقوں سے آگاہ ہو سکیں اور رہنمائی حاصل کر سکیں۔

بچوں کی تربیت، ایک اہم فریضہ:

گھر اور کنبے کے اندر عورتوں کی ایک بڑی ذمہ داری بچوں کی تربیت کرنا ہے۔ بچوں کی پرورش کی بہترین روش یہ ہے کہ ان کی پرورش ماں کی آغوش میں اس کی مہر و الفت اور ممتا کی چھاؤں میں ہو۔ جو خواتین اپنے بچوں کو اس خداداد نعمت سے محروم کر دیتی ہیں، ان سے بہت بڑی غلطی سرزد ہو رہی ہے۔ ان کا یہ عمل ان کے بچوں کے لئے بھی نقصان دہ ہے، خود ان کے اپنے لئے بھی ضرر رساں ہے اور معاشرے کے لئے زیاں بار ثابت ہوتا ہے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ عورت کا ایک اہم ترین فریضہ یہ ہے کہ بچوں کو اپنے جذبات کی گرمی سے، اپنی صحیح تربیت سے اور اپنی پوری توجہ اور دلجمعی کے ذریعے ایسا بنائیں کہ یہ بچہ جب بڑا ہو تو ذہنی اور نفسیاتی لحاظ سے ایک صحتمند انسان ہو، احساس کمتری سے دوچار نہ ہو، نفسیاتی پیچیدگیوں میں گرفتار نہ ہو۔

اصلاحِ معاشرہ میں خواتین کا کردار:

معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور فرد ہمیشہ اصلاح طلب رہتا ہے۔ افراد کا تشکیل پذیر معاشرہ بھی بالکل افراد ہی کی طرح ہمیشہ اصلاح چاہتا ہے اور خصوصاً ہمارا موجودہ معاشرہ۔ آج کے معاشرے میں اعلیٰ اقدار زوال پذیر ہیں۔ اچھائیوں کا تناسب روز بہ روز کم ہوتا جارہا ہے اور برائیوں کا تناسب بڑھ رہا ہے۔ لہٰذا اصلاح معاشرہ کی ضرورت آج کچھ زیادہ ہی پائی جاتی ہے۔ معاشرے کی بنیادی اکائی گھر اور خاندان ہے۔ گھروں کا ماحول پاکیزہ اور اعلیٰ اقدار کا حامل ہو تو گویا معاشرے کی ہر اکائی بذات خود بہتر، ستھری اور پاکیزہ ہوگی اور اس طرح ایک مثالی معاشرہ وجود میں آئے گا۔

اصلاح معاشرہ میں خواتین کے کردار پر غور کرتے ہوئے یہ حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے کہ خواتین، مجموعی معاشرے میں تعداد کے لحاظ سے مردوں کے تقریباً مساوی ہوتی ہیں۔ لہٰذا اول تو اگر ہر خاتون اپنی ذات کی اصلاح پر توجہ دے تو پھر اس طرح عورتیں معاشرے کی اصلاح پر اثرانداز ہوسکتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ معاشرے کی بنیادی اکائی گھر ہے جو کہ خواتین کے دائرے کار کا محور و مرکز ہوا کرتا ہے اس لیے معاشرے کی بگاڑ کی اصلاح کے لیے گھر یعنی معاشرے کی بنیادی اکائی کو مستحکم کرنا نہایت بنیادی بات ہے اور خانگی زندگی کا دار و مدار صنفِ نازک پر ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو خانگی اور معاشرتی ہر سطح پر ان کا صحیح مقام و درجہ عطا فرمایا۔ خانگی اور معاشرتی ہر دو سطح پر عورت کو انسانی عظمت و احترام سے سرفراز کیا۔ دراصل کسی معاشرے میں عورت کو جو مقام عطا کیا جائے وہ اس لیے بہت بنیادی اہمیت رکھتا ہے کہ ایک تو اس مقام کی بہ دولت خود عورت کی ذات، شخصیت اور معاشرے میں اس کے کردار کا تعین ہوتا ہے، دوسرے لازمی طور پر خود پورا معاشرہ بھی متاثر ہوتا ہے۔ اگر بالفرض عورت کو اس کا صحیح مقام و مرتبہ نہ دیا جائے تو نہ صرف معاشرہ اس کی قابلیت و صلاحیت سے استفادہ کرنے سے محروم رہتا ہے بل کہ عورتیں اپنے مخصوص دائرۂ کار یعنی گھر میں بھی خاطر خواہ اور بھرپور کردار ادا نہیں کر سکتیں۔

اصلاح معاشرہ کے عمل میں خواتین کا کردار

مردوں کے کردار کے مقابلے میں بہت زیادہ اہم ہے۔ کیوں کہ عورت ماں ہے اور ماں کی گود میں ہر معاشرے کی نئی نسل پروان چڑھتی ہے۔ ماں اپنی تربیت سے نسلِ نَو کو کردار و عمل کا ایسا نمونہ بنا سکتی ہے جو انسانیت کے لیے باعث فخر ہو۔ نئی نسل تک زندگی کی اعلیٰ اقدار کو پہنچانے میں عورتوں کا حصہ زیادہ ہو تا ہے اور نئی نسل کی ذات و شخصیت میں اعلیٰ اقدار اور اوصاف حمیدہ کا رچاو ماں ہی کرتی ہے۔ غیر محسوس طور پر اپنے نظریات، اپنے طرز فکر اور اپنی شخصی خوبیوں کو اپنی گود میں پلنے والی نئی نسل کو منتقل کرتی رہتی ہے۔ ماں کی گود انسان کی اولین درس گاہ ہو تی ہے۔ یہ درس گاہ جتنے بلند معیار کی ہوگی، یعنی ماوں کی تربیت جتنے بلند معیار کی ہوگی، اگر جذبہ ایمانی کی سچائی کے ساتھ ہوگی اور اسلام کی تعلیمات کی روح کے مطابق ہوگی تو معاشرہ بھی اسی معیار کا ہوگا۔

لہٰذا ثابت یہ ہوا مسلمان خواتین تربیت اولاد اور اصلاح اولاد کے متعلق ذمے دار ہیں اور ان سے اولاد کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ ہم مسلمان خواتین پر ان احادیث کی روشنی میں فرض عائد ہو تا ہے کہ جو اولاد اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے لطف و کرم سے عنایت کی ہے اس کی تربیت و پرورش پوری ہوش مندی سے کریں۔ کیوں کہ یہ ایک ایسا اہم کام ہے جس سے پورا معاشرہ بنتا ہے۔ لہٰذا حکیم و بصیر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تربیت اولاد، شخصیت سازی اور اصلاح معاشرہ کا جو بے حد اہم اور بنیادی فریضہ مسلمان خواتین کو تفویض کیا ہے اس کے لیے ان سے یوم حشر سوال کیا جائے گا۔ آج جب ہم اپنے معاشرے میں اخلاقی گراوٹ، اعلیٰ اقدار کی کمی اور عملیت کا فقدان دیکھتے ہیں۔ آج جب ہم مسلمانوں کو کردار سے عاری دیکھتے ہیں تو یہ صورتِ حال دراصل اس حقیقت کو اُجاگر کرتی ہے کہ آج کی مسلمان مائیں یا تو اخلاصِ عمل سے، جذبہ ایمانی کے لحاظ سے اس معیار اور اس درجے کی مسلمان خواتین نہیں رہیں یا پھر اپنے فرائض سے کوتاہی کی مرتکب ہو رہی ہیں، جس معیار پر تعلیمات نبوی ﷺ کے مطابق مسلمان ماؤں کا کردار ہونا چاہیے۔

ماؤں کی سیرت و کردار، علم و فضل اور معمولات تو بچے کی شخصیت و ذات پر اس کی ولادت سے پہلے یعنی دوران حمل سے اثر انداز ہوتا ہے اور رحم مادر میں بچے کے ذہن کی ساخت و تعمیر پر گہرے نقوش چھوڑتا ہے۔ تمام اولیائے کرام اور نیک ہستیوں کی مائیں ہمیشہ بہت نیک، متقی اور باعمل خواتین رہیں۔ راسخ العقیدہ اور باعمل مسلمان خواتین کے بطن سے ہی قابل فخر فرزندان اسلام اور بطل جلیل پیدا ہوا کرتے ہیں۔ یہی حکمت تھی کہ کائنات کے محسن اعظم حضرت محمد ﷺ نے اہل ایمان خواتین کی تربیت و تعلیم پر زور دیا اور مسلمان مردوں کے ساتھ مسلمان عورتوں کے لیے بھی طلبِ علم کو فرض قرار دیا۔ ماہرین عمرانیات کی نظر میں معاشرتی اصلاح کا جامع اور ہمہ گیر پروگرام یہی ہے کہ افراد معاشرہ کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کے اجالوں میں لایا جائے۔ یعنی معاشرتی اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ معاشرے کے افراد کو تعلیم یافتہ بنادیا جائے۔ اور یہ صرف ایسی وقت ہوسکتا ہے جب مسلمان خواتین کو حصول علم سے محروم نہ رکھا جائے، آج اگر بیٹوں کی تعلیم پر والدین یہ سوچ کر توجہ دیتے ہیں کہ وہ باشعور شہری بنیں، اپنی معاش بہتر طور پر کما سکیں تو بیٹیوں کو بھی اسی طرح تعلیم سے بہرہ مند ہونے کا موقع دیں کہ وہ باشعور شہری بنیں نیز بہتر ماں، بیوی، بہن اور بہتر بیٹی بن سکیں۔ مسلمان خواتین حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں اگر طلب علم کے فریضے کو اولین اہمیت دیں اور اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے حصول علم کی راہ ہموار کریں تو یہ معاشرہ تعلیم یافتہ افراد کا معاشرہ ہوگا اور جہالت کے باعث، جو معاشرتی بُرائیاں ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہیں ان کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

آج ہمارے معاشرے میں ایسے اقدامات کی سخت ضرورت ہے جو خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے متوازن فکر کے ساتھ مواقع فراہم کیے جائیں اور انہیں ایسی سرگرمیاں فراہم کی جائیں جن میں وہ پورے اعتماد کے ساتھ نہ صرف حصہ لیں بلکہ معاشرے کی تعمیر و ترقی کے لیے بھی اپنا مفید کردار ادا کرسکیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ اس متوازن فکر و نظریے کے تحت خواتین کو ایسے مواقع فراہم کررہی ہے جس میں خواتین معاشرے کی اصلاح کے لیے اپنا کلیدی کردار ادا کررہی ہیں۔

☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ کا

یہ قافلہ اپنے قائد کی قیادت میں سوئے منزل رواں دواں ہے۔

میں موجودہ منہاج القرآن ویمن لیگ کو 33 سالہ کامیاب سفر پر صمیمِ قلب سے مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ اقامت دین کی جدوجہد میں وہ اپنا کردار ادا کرتے ہوئے شیخ الاسلام کا فخر بنیں۔

منجانب: میمونہ شفاعت (سابقہ زونل ناظمہ جنوبی پنجاب)

منہاج القرآن ویمن لیگ کی دنیا بھر میں موجود تنظیمات مبارکباد کی مستحق ہیں، جنہوں نے دین کی سربلندی کے لیے اہم کردار ادا کیا اور قریہ قریہ، نگر نگر ہر شعبہ زندگی میں کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

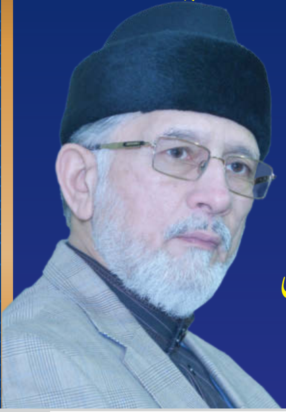

33 یوم تاسیس

دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ منہاج القرآن ویمن لیگ کو ہمیشہ سرخروئی عطا فرمائے اور تادم آخر اس مشن سے وابستہ رکھے۔ آمین

روبینہ کوثر (سرپرست MWL کھاریاں)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے خواتین میں یہ شعور بیدار کیا کہ اسلامی اقدار کو اپنانے میں ہی ہماری فلاح پوشیدہ ہے۔لہٰذا منہاج القرآن ویمن لیگ نے اپنے قائد کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین مصطفیٰ ﷺ کو قریہ قریہ، بستی بستی پہچانے کا عزم کیا ہے۔جس کا ثبوت ویمن لیگ کے تحت دنیا بھر میں جاری علمی، تربیتی کورسز اور ورکشاپس ہیں۔

میں منہاج القرآن ویمن لیگ کو ان کے 33 ویں یوم تاسیس پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے **مبارکباد** پیش کرتی ہوں۔

ثوبیہ ابرار (شارجہ)

ہم اپنے محبوب قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی شکرگزار ہیں کہ جن کی بدولت ہم مصطفوی انقلاب کی جدوجہد کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہمیں منہاج القرآن جیسا منفرد اور اچھوتا پلیٹ فارم ملا۔ ہمارا یہ یقین ہے کہ یہی وہ تحریک ہے جو قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کے طریقے سکھا رہی ہے۔

ہم منہاج القرآن ویمن لیگ کو ان کے یوم تاسیس پر **مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔

صفیہ بانو۔ثمرہ سلیم۔آسیہ قادری۔تسمیہ قادری۔عطیہ رسول

گوجرانوالہ PP-92

ہم منہاج القرآن ویمن لیگ کے یوم تاسیس پر

مبارکباد پیش کرتی ہیں۔جنھوں نے لاکھوں خواتین کو اس تحریک کے پلیٹ فارم سے منسلک کیا اور اپنی زندگیاں دین متین کی خدمت کے لیے وقف کرنے کے لیے تیار کیا۔بلاشبہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی کاوشیں زریں حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔

اقصیٰ طاہرہ ہاشمی۔عائشہ فاطمہ ہاشمی (جلالپور جٹاں)

First Time in Pakistan Halal Education Program by a Chartered University

MINHAJ UNIVERSITY LAHORE
DISCIPLINE - INNOVATION - EXCELLENCE - CHARITY
MUL

Admissions Open

One Year Post Graduate Diploma

PGD in Halal Standards and Management System

HALAL

MINHAJ university Lahore *offers* Short Courses | Advance Diploma Course | Post Graduate Diploma

a new area of studies in Pakistan
Halal Standards and Management System
True blend of Sharia and Scientific knowledge

فكلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا

پس جو حلال اور پاکیزہ رزق تمہیں اللہ نے بخشا ہے، تم اس میں سے کھایا کرو (القرآن)

Flexible, cost Effective
on campus/Home based Learning Program in a safe and convenient environment.

Minhaj University in collaboration with Minhaj Halal Certification, FMRI, COSIS has designed PGD in Halal Standards and Management to meet the needs of the Modern workforce and provide an alternative solution for companies and employees prevented from accessing face to face learning.
A wide range of topics including, Sharia Laws, Food unit operations, Auditing System, Halal Standards for Food, Pharmaceutical, Cosmetics, Media, Muslim friendly tourism ,and Modest Fashion allow you to gain a higher level of knowledge according to your role and responsibilities.Other than on campus classes you will be granted sufficient online access to pre-recorded and live lectures so you can complete the courses successfully, at your own pace.

- **Fundamentals of Halal & Haram in Islam**
- **Sharia Laws for Halal Food Industry**
- **Food Unit Operations**
- **Global Halal Standards and Certification Process**
- **Halal Ingredients in Food Processing**
- **Sharia Laws in Halal Non Food Industry**
- **Halal Food Safety Management System**
- **Auditing Management System**
- **Global Halal Economy**
- **Practical Exposure in Halal Industry**

On Campus Saturday/Sunday Classes

Top notch Trainers from Industry

موجودہ اور آنے والے دور میں ان ڈپلومہ اور شارٹ کورسز کی ایک عام طالبعلم، شریعہ اسکالر،
فوڈ اور نان فوڈ انڈسٹری کے ہر طرح کے اسٹاف اور
کاروباری افراد کیلئے کیا اہمیت ہوگی؟ یہ جاننے کیلئے ابھی رابطہ کیجیے:

WhatsApp: 0300-1774242, 042-35142024

Join this program to equip yourself for an exciting career in rapidly growing
Halal Industry

Last Date for Registration:	**31st** January 2021

HALAL Minhaj Halal Certification

STEP into your Future

منہاج حلال سرٹیفیکیشن
Minhaj Halal Certification

International Center of Excellence

For Details WhatsApp: 0300-1774242, 042-35142024
Email: info@minhajhalal.com, admissions@minhajhalal.com
website: www.mul.edu.pk, www.minhajhalal.com
Facebook.com/minhajhalal

Registration Fee:
PGD Program Pkr: 10,000/= , Other courses Pkr: 5,000/=

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام میلاد مہم 2020ء کی تصویری جھلکیاں

شمالی پنجاب زون

سندھ زون

خیبر پختونخواہ زون

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
JAN-2021
LAHORE
Regd CPL No.45

منہاج القرآن ویمن لیگ کے 33ویں یوم تاسیس

کے پرمسرت موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ اور بالخصوص شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو صمیم دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جنہوں نے منہاج القرآن ویمن لیگ کے شعبہ کا اجراء کرکے ثابت کردیا کہ اسلام بامقصد جدوجہد کے ذریعے خواتین میں علم و آگہی اور شعور مقصد حیات کو عام کرنے کا درس دیتا ہے۔

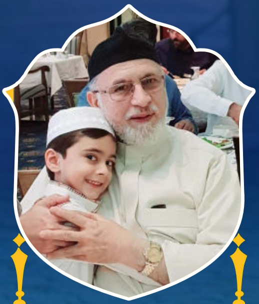

عرفان ظہور احمد۔ شمسہ نور۔ ماہ نور عرفان احمد۔ حسان عرفان احمد (ڈنمارک)